بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرمایۂ حیات

[illegible]

[illegible]

مصنف

[illegible] الغنی

[illegible] دربار [illegible]

[illegible] کشمیر

786

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرمایۂ حیات

نعت

سرورِ دو عالم ؐ کے حضور میں

مصنف

حاجی میر عبد الغنیؒ

خاکسار : دربارِ محمدیہ ، قادریہ ، ہمدانیہ ، نقشبندیہ ، سلطانیہ

ساکن : شاہ کدل آخون ملا طیب صاحبؒ ، سرینگر کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

میں پائیں شہر کے ایک محلے، میر محلہ راہ بابا صاحب عالی کدل کا رہنے والا تھا۔ لیکن کچھ عرصے سے شاہ کدل سرینگر میں سکونت اختیار کرلی ہے ——————

میرے والد صاحب شال اور پشمینہ کا کاروبار کرتے۔ اس کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے اتنی ترقی عنایت کی کہ والد صاحب کشمیر کے بڑے اور مشہور تاجروں کی صف میں کھڑے ہوگئے۔ میرے والد صاحب کی تجارت کا سلسلہ کشمیر سے دہلی، بمبئی اور کلکتہ تک پھیل گیا تھا ——————



ہمارے خاندان کا نسبتی تعلق سلطان العارفین، محبوب العالم رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان سے جاملتا ہے —— محبوب العالمؒ کے روحانی کمالات لوگوں کے زبان زد عام ہیں —— جنہوں نے روحانی اور زندگی کی قدروں کو پامالی سے بچایا۔ اس لحاظ سے کشمیری عوام سلطان العارفین محبوب العالم رحمتہ اللہ علیہ کے احسان مند ہیں۔

حاجی میر عبدالغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

والدین کے نام

میں اپنی کتاب "سرمایۂ حیات" نعت پاک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اجر و ثواب کا صحیح حقدار اپنے والدین کو سمجھتا ہوں، جن کی تربیت اور دعا سے یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔

اللہ تعالےٰ اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے صدقہ وطفیل سے انہیں غریق رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ط

احقر العباد ـــــ حاجی میر عبد الغنی، شاہ کدل سرینگر

نام کتاب ـــــ سرمایۂ حیات

مصنف ـــــ حاجی میر عبد الغنی

ہدیہ ـــــ ۲۰ روپے

طبع اول ـــــ اول رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۹۱ء ـــــ ایک ہزار

ناشر ـــــ میر سعید احمد فرزند ارجمند حاجی میر عبد الغنی ـــ ڈائمنڈ آفسیٹ پریس دہلی

ـــــ کتابت ـ محمد صدیق، راہ بابا صاحب سرینگر

ترتیب

حصہ اول

حصۂ دویم ــ نعتِ پاک

سرمایۂ حیات

سرمایۂ حیات

سرمایۂ حیات

سرمایۂ حیات

حصّہ سویم۔ مناقب

سرمایۂ حیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

کسی بھی مسلمان کا ایمان تب تک نامکمل ہے، جب تک اُس کے رگ وریشہ میں دنیائے فانی سے اپنی جان اور مال سے اپنے عزیز بیٹے سے خلاصۂ موجودات، منبعِ برکات، فخرِ موجودات سیّد المرسلینؐ، شافع یوم الدّین، حبیب الالعالمین، احمد مجتبیٰ، محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار نہ ہوگا۔ یہی محبّت مسلمان کے لئے نجات کی خدائی سند ہے، اہلِ سنت الجماعت کا یہی ایمان ہے اور اسی پر دینِ اسلام کی بنیاد ہے۔ بندۂ ناچیز کو اسی بندہ نواز کی عنایات نے یہ توفیق عطا کی کہ مجھ ناچیز کو مدینہ منوّرہ میں اپنی کاشانۂ نبوت، دربارِ رسالت میں شرف باریابی کا ابدی فخر عطا فرمایا تجلّیات دربارِ رسالت نے میرے قلب و جگر کو جو سرور عطا کیا ہے۔ اس کی سرمستی میں مجھے ہر لمحہ نعت زبان پر رواں دواں ہے۔ حالانکہ نہ میں عالم ہوں، نہ شاعر ہوں نہ ادیب ہوں، لیکن نعت گوئی نہ مجھے چین ہے اور نہ قرار۔ میں اپنے آقا و مولا کو اپنے جذباتِ شوق والہانہ انداز میں گزارش کرتا ہوں کہ شاعری مقصود نہیں، یہ درد و سوز کا آہ و نالہ ہے، قافیہ، ردیف وغیرہ ضروریاتِ شاعری سے عاری۔ عاشقینِ دربار رسالت اسی پسِ منظر میں اس مجموعہ کو پڑھیں اور میرے حق میں دُعا کریں۔ مجموعہ کو شایع کرنے سے قبل میرے بزرگ محترم غلام رسول کاؤسہ نے اسے غور و فکر سے پڑھا ہے اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کاؤسہ صاحب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین!

حاجی میر عبد الغنی

سرمایۂ حیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنی بات

"سرمایۂ حیات — نعت سرورِ دو عالمؐ کے حضور میں" منظرِ عام پر آگئی ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ مصنف خداداد قابلیت اور ذہانت کا مالک ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں کم ہی دکھائی دیتے ہیں۔

"سرمایۂ حیات" میں ایک عظیم ترین روحانی لذت اور عشقِ خدا اور محمدی اور قرآنی تعلیمات کی ضیا پاشیاں بھری ہوئی ہیں۔ نعت، مناجات اور مناقب گہرائی کے لحاظ سے بے مثال اور دقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ کلام کافی دل نشین اور اثر آفرین ہے۔ یہ کتاب مسلمان کے لئے رہتی دنیا تک مفید اور درس دیتی رہے گی۔ اور آنے والے لوگ اس پر فخر کرتے رہیں گے۔ کیوں کہ اس میں اسلام اور اس کی فضیلت کا ڈنکا بجایا گیا ہے۔ اس میں جو اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے وہ بلند تر فضا میں پرواز کرنے کی رہبری کر سکتی ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور عشقِ محمدی اور اسلام کی تڑپ دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اہلِ دل حضرات کے لئے موجبِ اطمینان اور سببِ نجات ہے۔ لہٰذا مسرت ہے کہ اسلامی کتابوں میں ایک اور کتاب کا اضافہ ہو گیا ہے۔ کتاب میں علم کا خزانہ ہے، جس سے اچھی زندگی بسر ہو جائے گی۔

میری دعا ہے کہ "سرمایۂ حیات" پڑھنے کے بعد آپ کو خوشگوار عملی زندگی گزارنے کی بصیرت عطا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کتاب کے مصنف حاجی میر عبدالغنی کو مزید خدائی فیض عنایت کرے۔ اور مصنف کی عزت اور عظمت قائم و دائم رکھے۔ اور ہمارے دلوں کو ایمانی جلال و جمال سے معمور فرمائے۔ آمین!

خواجہ غلام نبی برادر حاجی میر عبدالغنی
شاہ کدل سرینگر

توبہ استغفار

خداوندا بحضرت جلال تو باز گشتیم توبہ کردیم از ہر بدی

اے خداوند آپ کی اطاعت کے سامنے آپ کے حضور میں توبہ استغفار کرتے ہیں، ہر برائی بدی

و سہو و خطا و غفلت و بیکاری کہ گزشتہ باشد از زمان

فراموشی گناہ اور بیکاری سے جو گزرے ہیں اور مکلّف وقت سے

مکلّف تا ایندم دانستہ و نادانستہ از ہمہ باز گشتیم

اس وقت تک جان کر یا بھول سے سرزد ہوا ہو۔ توبہ کر کے واپس آیا

توبہ کردیم بصدقِ دل میخوانیم

اور توبہ استغفار کیا۔ ہم نے اور سچے دِل سے پڑھ رہا ہوں

اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں، کہ خدا کے بغیر کوئی نہیں ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور گواہی دیتا ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا بندہ اور رسول ہے

حضرت ابوبکر صدیقؓ

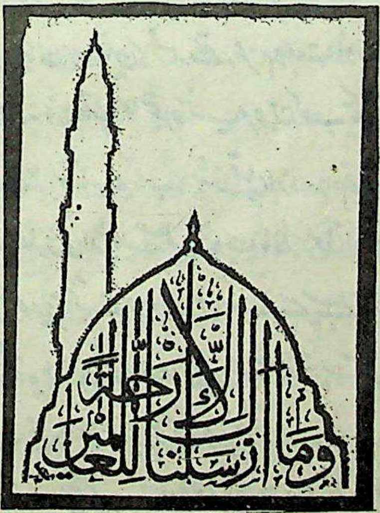
امیر المومنین حضرت صدیقؓ اکبر خلیفہ اوّل کے والد بزرگوار کا نام عبداللہ تھا۔ کنیت ابوبکر اور لقب صدیقؓ سے شناخت کئے جاتے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام اُم الخیر سُلمیٰ تھا۔ آپ کو احترام کے لحاظ سارے عرب میں ممتاز سمجھا جاتا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ واقعہ فیل کے دوسرے یا تیسرے سال پیدا ہوئے تھے۔ اس طرح بلحاظ عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یا تین برس چھوٹے تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ از حد نرم دل اور نیک تھے۔ شفقت اور محبّت آپ کی فطرت تھی۔ آپ ایمان اور یقین کا مجسمہ تھے۔ عزم و ہمت اور قول و عمل میں پختگی میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ آپ کا شجرۂ نسب مرہ بن کعب تک پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ آپ کا مشغلہ قبل از اسلام تجارت تھا۔ کپڑے کا کاروبار تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت نازل ہوئی اور لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دی گئی تو صدیقِ اکبرؓ نے مردوں میں سب سے پہلے اس دعوت کو قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔ بلا لحاظ کسی بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی قوم کے مذہب اور اپنے آباد اجداد کے طریقے کو یکسر ترک کر دیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے اور رفیقِ غار بننے کی سعادت نصیب ہوئی حضور اکرمؐ کی معراج کی رات میں لامکان سیر کرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی غائبی آواز سنائی دی، جس کی وجہ سے

سرمایۂ حیات

حضرت محمدؐ کی بے حد ہمت اور حوصلہ افزائی ہوئی۔ مکہ معظمہ کے بڑے بڑے معزز اور بارسوخ ہستیاں آپکے وعظ و نصیحت سے اسلام کے حلقے میں داخل ہوئیں۔ چنانچہ قریش کے عظیم فرزند حضرت عثمانؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ۔ حضرت بن ابی وقاصؓ نے آپ ہی کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا حضرت بلالؓ کو بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی نے اُن کے مالک سے خرید کر آزاد کروایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی مدت سوا دو برس ہے اُنہوں نے جمادی الثانی ۱۳ھ میں انتقال کیا۔ اور اُنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک میں سپردِ خاک کیا گیا۔



خوابِ راحت تا کجا یا رحمۃ للعالمین
چشمِ رحمت برکشا یا رحمۃ للعالمین

شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ

فریاد بدرگاہِ قاضی الحاجات

تضمین مناجات منسوب بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

جُدْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِيْ مَنْ لَهٗ زَادٌ قَلِيْل
بخش اُس کو یا الٰہی جس کا توشہ ہے قلیل
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِيْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْل
ہے تری درگاہ میں حاضر وہ اے ربِّ جلیل
ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْم
میری گردن پر گناہوں کا ہے اک بارِ عظیم
اِنَّنِيْ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْل
واقعی میں ہوں سراپا روسیاہ خوار و ذلیل
قَالَ يَا رَبِّ ذُنُوْبِيْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَد
ہیں گنہ میرے مثالِ ریگِ صحرا بے عدد
فَاعْفُ عَنِّيْ كُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْل
بخشدے رحمت سے ان سب کو خداوندِ جمیل
قُلْ لِنَارٍ اُبْرُدِيْ يَا رَبِّ فِيْ حَقِّيْ كَمَا
آگ کو حکم ٹھنڈی ہو مرے حق میں خدا
قُلْتَهَا يَا نَارُ كُوْنِيْ اٰكَ بَرْدًا فِيْ حَقِّ الْخَلِيْل
ہوگئی تھی سرد وہ جس طور سے پیشِ خلیل

مِنّیْ عِصْیَانٌ وَّنِسْیَانٌ وَّسَھْوٌ بَعْدَ سَھْوٍ

میری فطرت میں ہے عصیان اور نسیان اور سہو

مِنْکَ اِحْسَانٌ وَّفَضْلٌ بَعْدَ اِنْعَامٍ جَزِیْلٍ

کام تیرا فضل و احسان اور انعامِ جزیل

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَّاقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ

ہر بلا سے مخلصی دے کر دو احاجت مری

اِنَّ لِیْ قَلْبًا سَقِیْمًا اَنْتَ مَنْ یَّشْفِ الْعَلِیْلَ

شافیٔ مطلق ہے تو اور قلب ہے میرا علیل

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُھِمَّاتِ الْاُمُوْرِ

تو ہی کافی ہے ترے قبضے میں ہیں سارے امور

اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

ہے تو ہی میرا محافظ ہے تو ہی میرا وکیل

کَیْفَ حَالِیْ یَا اِلٰھِیْ لَیْسَ لِیْ خَیْرُ الْعَمَلِ

حال کیا ہوگا مرا اک بھی نہیں اچھا عمل

سُوْءُ اَعْمَالِیْ کَثِیْرٌ زَادُ طَاعَاتِیْ قَلِیْلٌ

ہے بد اعمالی بہت سی توشۂ طاعت قلیل

سرمایۂ حیات

رَبِّ هَبْ لِی کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ کَرِیْم

گنج بخشش بخش مجھ کو اے معطی و کریم

اَعْطِنِی مَا فِی ضَمِیْرِی دُلَّنِی خَیْرَ الدَّلِیْل

کر عطا جو میرے دل میں ہے سجھا اچھی دلیل

هَبْ لَنَا مُلْکًا کَبِیْرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَاف

بخشنا فردوس مجھ کو اور مجھے کرنا معاف

رَبَّنَا اِذْ اَنْتَ قَاضِی وَالْمُنَادِی جِبْرَئِیْل

جب کہ تو حاکم ہو مولا اور منادی جبرئیل

اَیْنَ مُوْسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْح

ہیں کہاں موسیٰ و عیسیٰ ہیں کہاں یحییٰ و نوحؑ

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصِی تُبْ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْل

غور کر صدیق ہو تائب بدرگاہِ جلیل

تبرکات

برکتش لا الٰہ الا ہو

حضرت خواجہ شمس الدّین تبریزیؒ

کتاب "تذکرۂ دولت شاہی" میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ شمس الدّین تبریزی خواجہ جلال الدین والئی قلعۃ الموت کے فرزند ارجمند تھے۔ خواجہ جلال الدین اپنے آباء و اجداد کے مذہب (کفر) سے بیزار ہو کر مشرف باسلام ہو گئے تھے۔ اور انھوں نے تمام گزشتہ بے دینوں اور کافروں کی کتابیں جلا کر اُن کی بجائے قلعہ وغیرہ میں اسلامی آثار قایم کر دیئے اور اپنے فرزند دلبند شمس الدّین محمد کو تحصیلِ علم و ادب کے لئے تبریز بھیجا۔

بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ خواجہ شمس الدین تبریز میں پیدا ہوئے اور علی بن مالک داود تبریزی بزاز کے صاحبزادے تھے۔ جب خواجہ صاحب علومِ ظاہری میں ماہر ہو گئے تو حضرت خواجہ رکن الدین سنجابی کے مرید ہو گئے اور آپ نے معرفت و سلوک میں بلند مرتبہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ صاحب بغداد شریف میں حضرت باباکمال کی خدمت اقدس میں رہا کرتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ نے خواجہ صاحب کو فرمایا کہ تمہیں ملک روم جانا چاہیئے وہاں ایک سوختہ دل (مولانا روم) ہے اس میں جا کر عشقِ الٰہی کی آگ لگا آؤ۔ خواجہ صاحب نے اپنے پیر کامل کے ارشاد کے مطابق روم کا سفر اختیار کیا۔ سفر کرتے کرتے ۶۴۲ھ میں شہرِ قونیہ میں جا پہنچے۔ مولانا جلال الدین رومی بھی اسی شہر میں علوم عربیہ و دینیہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ یہاں پر حضرت مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ حضرت شیخ شمس الدین تبریزی رحمتہ اللہ علیہ کے فیض صحبت سے مستفیض ہوئے۔

چونکہ مولینا رومی ہر وقت اپنے پیر برحق کی خدمت میں رہتے۔ ایک رات خواجہ صاحب اور مولانا روم تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص باہر سے آیا اور خواجہ صاحب

سے کہا کہ باہر تشریف لائیے۔ خواجہ صاحب فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور مولانا سے فرمانے لگے کہ یہ لوگ مجھے قتل کرنے کے لئے بلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سات شخص خواجہ صاحب کی گھات میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب خواجہ صاحب باہر نکلے تو اُنھوں نے آپ کو ایک خنجر مارا۔ جس سے آپ شہید ہوئے۔ آپ کی نعش مبارک کو مولانا روم کے مدرسہ میں لاکر بانی مدرسہ حضرت امیر بدرالدین رحمتہ اللہ علیہ کے پہلو میں آپ کو دفن کیا۔ آپ کی تاریخ وفات ایت وار ماہ ۹ رجب المرجب ۵۷۶ھ ہے

مالِكُ المُلكِ لاشريكَ لهُ
وحدهُ لا اِلٰهَ اِلّا هُو

باری تعالےٰ جو تمام کائنات کا مالک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ صرف اکیلا باری تعالےٰ ہی ہے ـــــ

عاشقاں جاں و دل نثار کنند
بر درِ لا الٰہ الّا ہُو

عاشق جان و دل سے اُس کے نام قربان کرتے ہیں۔ لا الٰہ الّا کے دروازے پر

مصطفیٰؐ یافت در شب معراج
خلعتِ لا الٰہ الّا ہُو

حضرت محمدؐ نے یہ درجہ شبِ معراج میں حاصل کیا اور خلعت میں یہ حالت نمودار ہوئی

صوفیاں گر بہشت می طلبند
ذکرِ شاں لا الٰہ الّا ہُو

صوفی شرف والے جنت میں ڈھونڈتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں۔

باغبان قدیم لم یزلی
صفتش لا الٰہ الا ہو

باغبان (خداوند کریم) ازل سے ہے۔ اُس کی صفت لا الٰہ الا ہے

طوقِ لعنت فگند بر ابلیس
حیرتش لا الٰہ الا ہو

لعنت کا طوق ابلیس کی گردن میں ڈالا گیا اور حیرت میں باری تعالےٰ نے ڈالا۔

مومنان را نعیم شد روزی
برکتش لا الٰہ الا ہو

مومنوں کو باری تعالےٰ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اور صرف باری تعالیٰ کی ہی برکت ہے

خوش درختی است درمیان جنان
میوہ اش لا الٰہ الا ہو

اچھا درخت جو جنّت میں ہے اور وہ درخت لا الٰہ الا ہے اور اسکا میوہ لا الٰہ الا ہے

شمس تبریز گر خدا طلبی
خوش بخواں لا الٰہ الا ہو

شمس تبریز اگر خدا کو ڈھونڈھتا ہے۔ پھر سچے دِل سے لا الٰہ الا اللہ کو یاد کر اور پڑھ۔

من دست بہ ہیچ دستگیری نہ دہم

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ترکی (استنبول) کے شہر قونیہ میں مزار اقدس میں آرام فرما ہیں۔ مزار اقدس کے قریب ہی نہایت شاندار شاہ سلیم کی مسجد ہے

بکشائے درے کہ در کشایندہ توئی

اے پاک پروردگار عالم۔ دنیا والوں نے مجھے اپنے تمام دروازے بند کئے ہیں۔ لیکن تو اپنی رحمت کا دروازہ میرے لئے کھول دے

بنمائے رہے کہ رہ نمایندہ توئی

اے رب العالمین۔ دنیا کے لوگوں نے مجھے رہنمائی اور نہ راہ مستقیم دکھائی۔ لیکن تو خداوند کریم ہے تو راہ مستقیم دکھا دے، جس سے دنیا والے مجھے تنگ نہ کریں گے

من دست بہ ہیچ دستگیری نہ دہم

میرے یہ دونوں ہاتھ کسی دنیا والے کی دستگیری میں نہ دے تو ہی میری دستگیری اور بھرپور مدد کریں۔

کار ایشاں ہمہ فانی اندوہ پائندہ توئی

آخر اس دنیا سے مجھے ایک دن واپس جانا ہے یعنی کوچ کرنا ہے۔ تب میں قبر سے آکر آپ کو کیسے مانگوں گا ــــــ؟

دماغ درد مندم را دوا کن   دوا از خاک پائے مصطفےٰ کن

یا اللہ میرے بیمار دماغ کو اپنا دوا عطا فرمائیں۔ اپنے پیارے محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پائے کے واسطے میرے دماغ کو دوا فرمائیں

خواجہ بزرگ حضرت سید بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

مناجات درِ دربار قاضی الحاجات (جل جلالہٗ)

حاجی میر عبدالغنی - شاہ کدل سرینگر

مالکِ الملک چھُ خالقِ کائنات
لوح و قلم تہٕ ارض و سماوات
پاۄدٕ کرٕن کائنات ہا بہ یک ساعت
ستی ہیتھ مخلوق تہٕ بیہ نباتات
وحدہٗ لاشریک تٔہندی صفات
ذرٕ ذرٕ کنی عیاں تٔہندی آیات
محمدؐ پاۄدٕ کرٕن از نورِ ذات
تا دورِ قیامت فیض و برکات
بعد از خدا چھُوی تٔہنزی ذات
رسولِ خداؐ ازان عین حیات
بس یہوی عبد الغنیس نجات
محمود عاقبت کرتم پاک ذات

الٰہی عاقبت محمود گردان
بلائے بود را نابود گردان
بہ پاسِ گیسوئے محمد مصطفیٰؐ

حضرت اویسؒ القرنی رضؓ

آپ جلیل القدر تابعین اور چالیس پیشواؤں میں ہوئے ہیں اور جس کی تعریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیں۔ اُن کی تعریف کوئی دوسرا کیا کرسکتا ہے۔ بعض اوقات یمن کی طرف روئے مبارک کرکے حضور فرمایا کرتے تھے۔ "میں یمن کی جانب سے رحمت کی ہوا آتی ہوئی پاتا ہوں" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایک ایسا شخص ہے جسکی شفاعت سے بھیڑوں کے بال کے برابر گناہگاروں کو بخش دیا جائیگا۔ اس پر صحابہؓ نے پوچھا۔ وہ کون شخص ہے اور کہاں رہتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا' اللہ کا ایک بندہ ہے۔ وہ اویس القرنیؒ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا وہ کبھی آپکی خدمت میں حاضر ہوئے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ کبھی نہیں۔ لیکن چشم ظاہری کے بجائے چشم باطنی سے اس کو میرے دیدار کی سعادت حاصل ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہم اُن سے شرف نیاز حاصل کرسکتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی اُن سے ملاقات ہوگی۔ اس پر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اُن کی شناخت کیا ہے؟ رسول مقبولؐ نے فرمایا۔ اُن کے جسم پر بال ہیں اور ہتھیلی کے بائیں طرف ایک دِرم کے برابر سفید رنگ کا داغ ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا' جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی اُن سے ملاقات ہو تو اُن کو میرا اسلام پہنچانا بعد میں میری اُمت کے لئے دُعا کرنے کا پیغام بھی دینا۔

دورِ خلافت راشدہ میں جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کوفہ پہنچے اور اہل یمن سے اُن کا پتہ معلوم کیا تو کسی نے کہا۔ دُور عرفہ کی وادی میں اونٹ چرایا کرتا ہے اور خشک روٹی کی غذا کھاتا ہے۔ جب حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وہاں پہونچے تو دیکھا' حضرت

حضرت اویس القرنیؒ نماز میں مشغول ہیں۔ اور دورانِ عبادت ملائکہ اونٹ چرایا کرتے ہیں، نماز سے فراغت پانے کے بعد جب اُن کا نام دریافت کیا گیا تو حضرت اویسؒ نے جواب دیا عبداللہ یعنی اللہ کا بندہ۔ حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ آپ اپنا اصلی نام فرمائیں۔ جواب دیا۔ اُویسؒ ہے۔ پھر حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ دکھائیں۔ اُنہوں نے جب ہاتھ دکھایا تو حضور اکرمؐ کی بیان کردہ نشانی دیکھ کر حضرت عمرؓ نے حضرت اُویسؒ کی دست بوسی کی۔ پھر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا عطیہ لباس مبارک حضرت اویسؒ کو پیش کیا۔ اور رسول اللہؐ کا سلام پہنچا کر فرمانِ رسول فرمایا کہ اُمت محمدی کے حق میں دُعا کریں۔ یہ سن کر حضرت اویس القرنیؒ نے آنحضورؐ کی وصیت پوری کر دی۔

مقامِ ولایت خلافت سے بہتر ہے

حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ نے جب آپ سے حضور اکرمؐ کی زیارت نہ کرنے متعلق سوال کیا تو آپ نے اُن سے پوچھا کہ اگر آپ دیدارِ نبیؐ سے مشرف ہوئے ہیں تو بتایئے کہ رسول اکرمؐ کے ابروئے مبارک کشادہ تھے یا گھنے اس پر دونوں صحابہؓ جواب سے معذور رہے ـــــ حضرت اویس القرنیؒ دوسرا سوال کیا۔ اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں ہیں، تو بتایئے۔ جنگ اُحد میں حضرت محمد مصطفےٰؐ کا کونسا دندانِ مُبارک شہید ہوا تھا۔ اور آپ نے اتباعِ نبویؐ میں اُس وقت اپنے تمام دانت کیوں نہ توڑ ڈالے ـــ یہ کہہ کر حضرت اویس القرنیؒ نے اُسی وقت اپنے تمام دانت توڑ ڈالے ـــ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اویس القرنیؒ اتباعِ نبویؐ میں کس قدر سرشار تھے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک را

۷۸۶

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

القصیدۃ

من اویس القرنی فی مدح تاجدارِ کائنات حضور جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین

یا ربِّ صلِّ صلاتی وسلامی ابدًا ۔۔۔ بنبیٍّ عربیٍّ مدنیٍّ حرمی

اللہ تبارک و تعالیٰ تا ابد میرا درود و سلام نبی ۔ عربی ۔ مدنی ۔ حرمی (مکی) کے دربار رحمت میں پہنچائے

شمسِ فضلٍ وضیاءٍ وسناءٍ اسنیٰ ۔۔۔ نورِ بدرٍ وبہاءٍ وسماءِ الکرمِ

فضل و بزرگی کے آفتاب و مہتاب اور ایسے منارۂ نور کہ جس کی ضیاء یعنی بدر (چودھویں رات کا چاند) چمک اُٹھا اور کرم و شرافت میں آسمان بھی شرماتا

مظہرِ الحقِّ تعالیٰ وتقدّس حقًّا ۔۔۔ مفخرُ الخلقِ کمالًا بکلامِ القدمِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس تعالےٰ کا جیتا جاگتا وجود ہے ۔ حق تعالیٰ کا آپ نے بول بالا کیا کمال و بزرگی میں فخرِ خلائق جو کہ آپ کے پاک سیرت اور برتر یعنی اعلیٰ کلام سے ظاہر ہوتا ہے

اکرمُ الخلقِ وجودًا وسجودًا وجودًا ۔۔۔ احسنُ النّاسِ سخاءً بعطاءِ النّعمِ

وجود اور جود سخا و عطا اور عبادت کے اعتبار سے بلند و بالا اخلاق والے یعنی داد و دہش اور سخاوت کے اعتبار سے تمام انسانوں میں فائق و ممتاز ہے

یمّ لطفٍ ووفاءٍ وسحابٍ مطرٍ ۔۔۔ طورِ حلمٍ ووقارٍ وحمولِ الالمِ

لطف و وفا میں سمندر یعنی بحرِ بیکراں اور بارانِ رحمت اور جہاں تک حلم و بردباری اور وقار اور مصیبتوں کے جھیلنے کا تعلق ہے تو کوہ طور بھی آپ کے سامنے اپنی آنکھیں جھکا دے

سرمایۂ حیات

اَمْرُ الْکُلِّ بِعَدْلٍ وَّسَمَاحٍ وَّتُقًی ۔ عَمَرَ النَّفْسَ بِجُوْعٍ وَّتَوَرُّمِ قَدَمٍ

ہر ایک کو عدل وانصاف ۔ بزرگی اور تقویٰ کی وصیت کرنے والے اور خود بھی اپنی زندگی فقر و فاقہ اور ایسے مجاہدوں کے ساتھ گزری کہ پائے مبارک تک متورم یعنی تکلیف سے متاثر ہو جاتے تھے

کَیْفَ یُحْصِیْ صَلَوَاتِیْ لِاِمَامِ الْحَرَمَیْنِ ۔ عَجَمِیٌّ بَدْوِیٌّ صُمَمِیْ بُکْمِیْ

کیسے میں اپنے درود وسلام کے ذریعہ امام الحرمینؐ کی تعریف و توصیف بیان کروں ۔ جبکہ میں خود عجمی اور بدوی ہوں اور آپ کی تعریف وصفت اور مدح کے بارے میں گونگا و بہرا ہوں

خَابَ اٰمَالِیْ حَیَاتِیْ بِفِرَاقِ السِّلْمِیْ ۔ ذَابَ لَحْمِیْ وَدَمِیْ لَیْتَ وُجُوْدِیْ عَدَمِیْ

میری امیدیں اور میری زندگی امن وسلامتی والے نبیؐ کے فراق میں یعنی ذکر و فکر میں مبتلا اور کٹھن ہو گئی

رَبِّ اَبْلِغْ صَلَوَاتِیْ وَسَلَامِیْ اَبَدًا ۔ نَحْوَ سُکَّانِ بَقِیْعٍ وَّبِقَاعِ الْحَرَمِ

اے میرے رب ۔ میرا درود وسلام تو ہمیشہ بقیعؓ میں رہنے والوں اور حرم پاک کی پوری سرزمین تک پہنچا دے

ثُمَّ اَصْحَابِ حُنَیْنٍ اُحُدٍ مَعَ بَدْرٍ ۔ ثُمَّ اَتْبَاعٍ کِرَامٍ بِسَدِیْدِ الْاُمَمِ

اور پھر اصحاب حنینؓ، احد اور بدر کے شہدا پر اور ان تمام شرکت کرنے والوں تک اور پھر ان تمام بلند مرتبہ تابعینؒ تک جنہوں نے تمام امتوں کے صادق المصدوق (نبی) کی پیروی کی ۔ یعنی ازاں بعد ان سب تک جنہوں نے مختلف امتوں میں سے راہ ہدایت پائی ہو

اِعْتِمَادِیْ وَرَجَائِیْ لِشَفِیْعِ الْاُمَمِ ۔ حِیْنَ یَبْلٰی کَفَنِیْ فَوْقَ عِظَامِ الرِّمَمِ

جب میرا کفن میری بوسیدہ ہڈیوں پر سے پھٹ جائے گا ۔ تو اس وقت میرا اعتماد و بھروسہ اور میری امیدیں یعنی آرزوئیں شفیع الامم سے وابستہ ہوں گی

از : حضرت اویس قرنی رضؓ

دست بدعا : حاجی میر عبد الغنی

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

حضرت زین العابدینؓ حضرت امام حسینؓ کے فرزند ارجمند تھے۔

کربلائے معلیٰ کے واقعہ پر زین العابدینؒ بیماری کی وجہ سے خیمے میں ہی تھے اور اُن کی پھوپھی جان حضرت زینبؓ اُس وقت اُن کی تیمارداری کر رہی تھیں۔ اچانک حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے خیمے میں اپنے ساتھیوں کو طلب کیا اور تاکید کی کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیئے۔ امام حسین کے ان ارشادات کے بعد یزید کی فوجیوں نے یلغار شروع کر دی ـــــ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سن کر امام زین العابدینؓ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے۔ انہوں نے چہرہ پیٹ لیا اور گریبان پھاڑ ڈالا۔ بے ہوشی کی حالت میں کچھ اشعار زبان سے ظہور پذیر ہوئے، جن میں "صبح کی ہوا سے کہا گیا کہ وہ کربلا کے واقعات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر سُنا دے۔

امام زین العابدینؓ جب مدینہ پہونچے اور روضۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ پر زار وقطار رونے لگے۔ اہل مدینہ بھی کربلا کے واقعات سُن کر انتہائی غم زدہ ہو گئے۔

قصیدہ از حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

اِنْ نِلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَاحِ یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمِ

اے باد صبا۔ تو پہنچ آج ارض حرم پاک میں

بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمُ

اے باد صبا اور میرا سلام پہنچا روضۂ اقدس کو جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

مِنْ وَجْھِہٖ شَمْسُ الضُّحٰی مِنْ خَدِّہٖ بَدْرُ الدُّجٰی

وہ محبوب باری جن کا روئے انور چڑھتے سورج کی مانند ہے اور جس کے رخسارِ نازنین بدرِ کامل یعنی مانند چودھویں رات کے چاند کے ہیں۔

مِنْ ذَاتِہٖ نُوْرُ الْھُدٰی مِنْ کَفِّہٖ بَحْرُ الْھِمَمْ

جن کی ذات مبارک سے ہدایت کا نور ملتا ہے۔ یعنی صراط المستقیم کا راستہ ملتا ہے، جن کے دستِ اقدس سے عالی ہمت سمندر پھوٹ پڑتے ہیں۔

یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ

یارسول اللہ اے رحمتِ عالمیان، آپ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

اِشفع لنا یوم الحزین فضلاً وّجوداً اوالکرم

قیامت کے دن ہماری شفاعت کیجئے۔ کیوں کہ آپ

صاحب فضل اور منبع جود و سخا ہیں ــــــ

○

دریں زمانِ پُر آشوب یا رسول اللہ
بگیر دستِ مرا خوب یا رسول اللہ
ز آستینِ کرم برآر دستِ فتوت
بہ دستگیریِ مغلوب یا رسول اللہ

اس پریشانی اور اضطراب کے زمانے میں یا رسول اللہ میرا ہاتھ پکڑ لیجئے' میری دستگیری کیجئے

(اپنے آستین کرم سے اپنی سخاوت و جوانمردی کا ہاتھ نکالیئے۔ اور اس مغلوب و زبردست)

ـــــ کی دستگیری کیجئے ـــــ

تبرکات

بردرگہش گدایم سلطانِ ما محمدؐ

حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدّین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

خواجۂ خواجگان آفتاب سرکار خواجہ معین الدّین چشتی رحمتہ اللہ علیہ ۱۴ ررجب ۵۳۶ھ کو صبح صادق کے وقت مقام چشت میں پیدا ہوئے، پینتالیس سال تک اجمیر شریف میں رہ کر دین حق کی اشاعت کی ۶ رجب ۶۳۳ھ کو وصال ہوا۔ بوقت وصال جبینِ مقدس پر ھٰذا حَبِیبُ اللّٰہِ مَاتَ فِی حُبِّ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا۔

ماہ ربیع الاوّل ۶۱۱ھ میں حضرت خواجۂ بزرگ رح روضہ اقدس حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے تھے۔ نذرِ عقیدت کے طور پر آپ نے دربارِ رسالت میں یہ نعتیہ اشعار پیش کئے ـــــ

درجاں چو کرد منزل جانانِ ما محمدؐ

جب ہماری روح کی طرف حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے

صد در کشاد در دل از جانِ ما محمدؐ

تو حضورؐ کی برکت سے معرفت کے سو دروازے ہمارے دل کھل گئے

از دردِ زخمِ عصیاں مارا چہ غم۔ چو سازد

گناہوں کے زخم کے درد سے ہمیں غمگین ہونے کی کیا ضرورت ہے،

سرمایۂ حیات

از مرہم شفاعت درمانِ ما محمدؐ

جبکہ مرہمِ شفاعت سے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا علاج کرینگے

مستغرقِ گناہیم، ہرچند عذر خواہیم

ہم گناہوں کے سمندر میں غرق ہیں، ہرچند عذر خواہ ہیں

پژمردہ چو گیاہیم، بارانِ ما محمدؐ

ہم گھاس طرح مرجھائے ہوئے ہیں لیکن ہمارے لئے بارانِ رحمت حضورؐ کی ذات ہے،

ما طالبِ خدائیم، بر دینِ مصطفیٰؐ ایم

ومقامِ شکر ہے کہ، ہم خدا کے طالب ہیں اور مصطفیٰؐ کے دین پر ہیں

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں

بر درگہش گدائیم، سلطانِ ما محمدؐ

ہم اُنکی درگاہ کے بھکاری ہیں اور ہمارے سلطان حضور سرورِ عالمؐ ہیں

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

در باغ و بوستانم دیگر مجو معینؔ

اے معین! باغ و بوستان میں اور کوئی چیز طلب نہ کر

باغم بس است قرآں بستانِ ما محمدؐ

ہمارے لئے قرآں مجید کا گلزارِ ہدایت کافی ہے اور ہمارے لئے حضورؐ کی ذات

بُستانِ معرفت ہے

محمدؐ شمعِ محفل بود...

سلطان الشعراء حضرت امیر خسروؒ

سُلطان الشعراء حضرت امیر خسروؒ ۱۱ ربیع الاوّل ۶۵۲ھ کو مومن آباد ضلع ایٹہ میں صبح صادق کے وقت پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت امیر سیف الدین محمودؒ نے آپ کا نام ابوالحسن رکھا۔ ۶۵۷ھ میں حضرت امیر خسروؒ دہلی آگئے اور آفتاب ھدایت سُلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایثار و اخلاص کی بنا پر مرتبہ اختصاص حاصل کیا۔ فنافی الشیخ کے مقام پر پہنچے اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے، ۲۵ شوال ۷۲۵ھ کو وصال فرمایا اور پائین مزار حضرت محبوب الٰہیؒ مدفون ہوئے۔ ذیل میں حضرت امیر خسروؒ کے چند وجد آفرین اشعار پیش کئے جاتے ہیں جو ایک خاص وجد و کیف کے عالم میں لکھے گئے تھے،

نمی دانم چہ منزل بود، شب جائے کہ من بودم

میں نہیں جانتا، وہ کیا منزل تھی جہاں رات کو میں موجود تھا

بہر سو رقص بسمل بود، شب جائے کہ من بودم

وہاں ہر طرف رقص بسمل کے نظارے تھے جہاں رات کو میں موجود تھا

پری پیکر نگارے، سرو قدے، لالہ رخسارے

اُس محفل میں ایک نور جسم کو دیکھا، پری پیکر، سرو قد، پھول جیسا چہرہ

سراپا آفت دل بود، شب جائے کہ من بودم

وہ دنیائے دل کیلئے سراپا آفت تھا جہاں رات کو میں موجود تھا

سرمایۂ حیات

رقیباں گوش برآواز او در ناز و من ترساں

رقیب گوش برآواز تھے، وہ جانِ تمنّا محوِ ناز تھا اور میں لرزاں و ترساں تھا

سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم

بات کرنا وہاں کس قدر مشکل تھا جہاں رات کو میں موجود تھا

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو!

- اُس محفل مبارک میں حق سبحانہٗ تعالیٰ خود میرِ مجلس اور صدرِ محفل تھا

محمدؐ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

اور حضور سرورِ عالم فخرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شمع محفل تھے

بلغ العلےٰ بکمالہٖ

کشف الدجےٰ بجمالہٖ

اے رسول گرامی مرتبت آپ کی ذات بابرکات کمال کے نقطۂ عروج پر فائز ہے۔ اور آپؐ کے جمالِ جہاں آرا سے دنیا کی ظلمتیں چھٹ گئیں

حسنت جمیع خصالہٖ

صلّوا علیہ و آلہٖ

اور بے شک آپؐ مجموعہ خوبی ہیں۔ اللہ آپؐ پر آپؐ کی آل پر رحمتیں نازل فرمائے ——

(حضرت سعدی شیرازیؒ)

تبرکات

یا شعاعِ شمس یا آئینۂ دلہا ست این

— سلطان الشعراء حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ —

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸ ربیع الاول ۸۳۵ھ کو قصبہ جام علاقہ ہرات میں پیدا ہوئے ظاہری علوم سے فارغ ہو کر منازل سلوک کی طرف توجہ کی بہترین ادیب عارف کامل اور نکتہ سنج شاعر تھے اور ان سب سے بالاتر جو وصف تھا وہ ذات پاک حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے پناہ عشق والہانہ عقیدت و شیفتگی تھی، یہاں تک کہ ۸۹۸ھ میں عقیدت کا سر روضۂ مبارک پر اس طرح جھکایا کہ پھر نہ اُٹھ سکا۔ مولانا جامیؒ نے اسلام کے فضائل میں بہت سی یادگاریں چھوڑی ہیں اُن سب میں بہتر کلیات جامیؒ ہے۔ ایک عاشق رسولؐ نے عشق و محبت رسولؐ کے زمزمۂ سرمدی میں جو گل کاریاں کی ہیں اور جو چمن آراستہ کئے ہیں، اُسکی بہار سدا قائم رہے گی اور اُس کی خوشبو ایمان کے مشامِ جان کو ہمیشہ معطر رکھے گی۔ آج آپ بھی اس سدا بہار چمن کے ایک گلِ تازہ سے اپنے ایمان کو شاد کام بنائیے۔

عارض است این یا قمر یا لالۂ حمراست این
یا شعاعِ شمس یا آئینۂ دلہاست این

یا رسول اللہؐ! کیا یہ رخسار مبارک ہیں۔ یا چاند جیسا۔ یا سرخ احمر ہے۔ روئے مبارک کی تعریف ہے یا سورج کی کرنیں یا عاشقوں کے دلوں کا آئینہ ہے۔

قامت است این یا الف یا سرو یا نخلِ مراد
یا مگر گلدستۂ باغ جنان آراست این

آپ کا قدِ مبارک الف جیسا ہے یا سرو کا درخت جو سیدھا ہوتا ہے یا عاشقوں کے دلوں کا۔ یا مطلب کا میوہ ہے۔ یا جنت کے باغ کا گلدستہ سجا ہوا ہے۔

چشمِ تو جادو است یا آہو است یا صیادِ خلق
یا دو بادامِ سیاہ یا نرگسِ شہلا است این

آپ کے چشمانِ مبارک جادو کا اثر کرنے والے یا ہرن جیسے تیز رفتار یا لوگوں کو شکاری جیسا موہ لینے والا یا جیتنے والا یا آپ کے سیاہ چشمانِ مبارک ہیں یا نرگس جیسی آنکھیں رکھے ہوئے ہیں۔ یہی شوق کا جذبہ ہے جو آپ کی طرف کھینچ رہا ہے

زلفِ تو زنجیر یا قلاب یا مشکِ ختن
سنبلِ تر یا سمن یا عنبرِ سارا است این

آپؐ کا زلف مبارک زنجیر جیسا ہے۔ یا قلاب (موٹی ہوئی رسی) یا ختن کی خوشبو (ختن ایک شہر کا نام ہے جو مشک کے لئے مشہور ہے) یا تازہ سنبل کا پھول یا یاسمین کا پھول یا سارا عنبر خوشبو والا ہے۔

یارب این طاق است یا محراب یا قوس قزح
یا ہلالِ عید یا ابروے ماہ ماست این

یارب کیا یہ (محبوب) (نماز) طاق ہے۔ کہ نہیں ہیں۔ یا محراب ہے۔ یا قوس قزح ہے قوس قزح ایک چکدار نصف دائرے کی شکل کا ہوتا ہے۔ یہ ابرو مبارک کی تعریف ہے یا عید کا ہلال ہے یا چاند کا نصف دائرے جیسا چکدار بھوئیں شریف کی تعریف ہے۔

یارب این خورشید تابان است یا ماہِ تمام
یا فرشتہ یا پری یا شوخ بے پرواست این

یارب اکیا یہ حضرت نبی کریمؐ کا روئے مبارک چمکیلا ہے۔ یا پوری چاند کا روئے مبارک ہے۔ کیا یہ فرشتہ ہیں۔ یا پری یعنی حور جیسی خوبصورت یا شوخ بے پرواہیں۔ یعنی تیز رفتار۔

سرمایۂ حیات

حقّہ لعل است یا سرچشمۂ آبِ حیات
یا دہن یا میم یا نونِ نہان پیدا است این

آپؐ کے لب مبارک موتی کی طرح سُرخ ہیں یا آبِ حیات کا سرچشمہ ہیں یا دہانِ مبارک میم جیسی شکل والا یا نون جیسا شکل والا پوشیدہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ خوب صورت کے لئے تشبیہہ دی گئی ہے۔

کوی تو کعبہ است یا فردوس یا خلدِ برین
یا گلستانِ ارم یا جنت الماویٰ است این

آپؐ کا کوچۂ مبارک کعبہ ہے یا جنّت یا خلدِ برین ہے (خلد برین) خاص ایک جنّت کا نام ہے یا باغِ ارم (ارم ایک باغ کا نام ہے جو جنت کے نمونے پر شداد نے بنایا تھا) یا جنّت الماویٰ ہے۔

طوطیِ شیرین زبان یا قُمری باغِ جنان
بلبلِ بے خانمان یا جامی شیدا است این

میٹھی زبان والا طوطا یا جنّت کے باغ کا بُلبُلِ عاشق۔ جنان۔ جنّت کی جمع یا بے گھر والا بُلبُل عاشق یا جامی جو آپ کا شیدائی ہے۔ فدائی ہے۔

بگیرم دامنِ آلِ سیّد لولاک دُر محشر

شیخ غلام قادر گرامی

توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ۔ عمادالدین کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مولانا جامیؒ فرزند مولانا نظام الدین احمد دشتی ایران کے گاؤں جس کا نام جام ہے۔ بتاریخ ۲۳ رشعبان المعظم ۸۱۷ھ بمطابق ۱۴۱۴ء عشا کے وقت تولد ہوئے ہیں۔ مولانا نظام الدین احمد دشتیؒ بنِ مولانا محمدؒ دشتیؒ جو دشت کا ایک محلہ اصفہان شہر ایران میں ہے، رہائش پذیر تھے۔ مولانا محمد دشتیؒ (جامیؒ کے جدِ امجد) کے عقد میں حضرت امام محمدؒ شیبانیؒ کی اولاد سے صاحبزادی تھی۔ جن کے بطن سے حضرت مولانا جامیؒ کے والد پیدا ہوئے۔ حضرت جامیؒ کے والد ماجد حضرت امام اعظم ابوحنیفہؓ کے گہرے دوست تھے۔ جو حنفی مذہب کے مجتہد تھے۔ ۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمطابق ۱۴۹۲ء داعی اجل کو لبیک کہا اور بمقام شہر ہرات (ایران) میں سپردِ خاک کئے گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر شریف ۸۱ سال تھی اور اُس گھڑی آپ کی زبان پر نعت رسولؐ رواں دواں تھا۔ یہ ایک مسلّم امر ہے کہ نعتِ رسولِ مقبولؐ کے بارے میں حضرت جامیؒ کا بہت بڑا حصّہ ہے۔ مولاناؒ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار تھے ـــــ بے بہا خزانہ نعت کا مجموعہ کلیاتِ جامیؒ میں موجود ہیں۔ اور روضۂ اقدس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بارہا فیض یاب ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا جامیؒ نہ صرف ولی اور دوست خدا تھے۔ بلکہ بہت بڑے عالم اور مصنف بھی۔ عربی اور فارسی میں بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں۔ زیرِ بحث کلیاتِ جامیؒ کی کتاب ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نعتِ رسول اکرم صلعم بیان کئے گئے ہیں۔ یہی اس کی مقبولیت ہونے کی بڑی دلیل ہے۔

سرمایۂ حیات

نسیما جانبِ بطحا گزر کُن
ز احوالم محمدؐ را خبر کُن

اے نسیم سحر! مدینہ منورہ کی طرف گزر کر، اور میرے حالِ زار سے حضور رحمتِ عالمؐ کو آگاہ کر

توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ
ز روئے لطف سوئے من نظر کُن

اے رحمتِ عالم! آپ دونوں جہاں کے بادشاہ ہیں۔ از راہِ کرم مجھے نظرِ رحمت سے نوازیئے

ببر ایں جانِ مشتاقم در آنجا
فدائے روضۂ خیر البشر کُن

اے نسیم! میری اِس روحِ مشتاق کو مدینہ طیبہ لے جا۔ اور حضور سرورِ عالمؐ کے روضہ پر نثار کردے

دوائے دردِ دل را چارہ گر کُن
بحالِ مبتلائے غم نظر کُن

یارسول اللہؐ میرے دِل کے درد کا علاج فرمائیں، مجھے غم کی مصیبت میں اپنی مبارک نظر سے شاد فرمائیں

نگاہِ بر منِ بے بال و پر کُن
کرم کن یارسول اللہؐ کرم کُن

یارسول اللہؐ میری بے کسی کی حالت پر نظر فرما۔ یارسول اللہؐ میرے حال پر عنایت کی نظر فرما

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کُن

اگرچہ جامی آپ کی نظرِ عنایت سے فیض یاب ہوا ہے، خدایا یہ مہربانی اور عنایت دوسری بار زیارت کا شرف عطا فرما کر جانِ ناتواں بیقرار ہے۔

خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ

حضرت عبدالرحمان جامیؒ

جہاں روشن است از جمالِ محمدؐ

محمد رسول اللہؐ کے جمالِ اقدس سے ساری کائنات روشن ہے۔

ارم تازہ گشت از وصالِ محمدؐ

محمد رسول اللہ کی زیارت سے میرا دل زندہ اور خوش ہے۔

بوصفِ رخش والضحیٰ گشت نازل

محمد رسول اللہؐ کے چہرۂ اقدس کی مدح میں سورۂ والضحیٰ نازل ہوئی ہے۔

چو واللیل بر زلف و خالِ محمدؐ

جبکہ محمد رسول اللہؐ کی مقدس زلف وخال کی تعریف میں سورۂ واللیل موجود ہے

خوشا چشم کو بنگرد مصطفیٰ را

کیا ہی خوب ہے وہ آنکھ جس نے محمد رسول اللہ کی زیارت کی۔

خوشا دل کہ دارد خیالِ محمدؐ

اور کتنا مبارک ہے وہ دل جو محمد رسول اللہؐ کے خیال و تصور میں محو رہتا ہے۔

بود در جہان ہر کسے را خیالے

ہر شخص دنیا میں کسی نہ کسی خیال میں محو و خوش رہتا ہے۔

مرا از ہمہ خوش خیالِ محمدؐ

مجھے تمام دنیا میں سب سے زیادہ پسند محمد رسول اللہؐ کا خیال و تصور ہے۔

خوشا مجلس و مسجد و خانقاہے

کتنی مقدس و پسندیدہ ہیں وہ مسجدیں اور خانقاہیں ہیں۔

کہ در وے بود قیل و قالِ محمدؐ

جن میں محمد رسول اللہؐ کا ذکرِ خیر رہتا ہے۔

بصدق و صفائی تواں گشت جامی

غلامِ غلامانِ آلِ محمدؐ

غریب جامی صدق و اخلاص کے ساتھ محمد رسول اللہؐ اہلِ بیتِ اطہار کے غلاموں کا غلام بن گیا ہے۔

مصطفیٰ و مجتبیٰ و سیدِ اعلیٰ توئی

خواجہ شمس تبریزیؒ

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی

اے اللہ کے مقدس رسولؐ آپ کو خالقِ یکتا کی محبوبیت کا شرف حاصل ہے۔

برگزیدہ ذوالجلالِ پاک و بے ہمتا توئی

آپ برگزیدہ صاحبِ جلال اور کائنات و موجودات میں بے مثال و بے ہمتا ہیں۔

(بے ہمتا) یعنی آپ جیسا کوئی نہیں۔

نازنینِ حضرتِ حق صدر بدرِ کائنات

آپ حضرتِ حق کے محبوب ہیں۔ بزمِ کائنات کے صدر اور بدرِ منیر ہیں۔

نورِ چشمِ انبیاؤ چشم و چراغ ما توئی

آپ انبیاء و مرسلین کی آنکھوں کا نور ہیں۔ اور ہمارے لئے سراج ہدایت اور باعثِ افتخار ہیں۔

در شبِ معراج بودے جبرئیلؑ اندر رکاب

یارسول اللہؐ آپ کی شان اعلیٰ و اقدس و اعلیٰ یہ ہے کہ معراج کی شب میں روح الامینؑ آپ کی رکاب میں تھی۔

پا نہادہ بر سرِ گنبدِ خضرا توئی

اور آپ کے قدم مبارک گنبدِ اعلیٰ کے تخت پر تھے۔

یارسول اللہؐ تو دانی امتانت عاجز اند

یارسول اللہؐ آپ کو علم ہے کہ آپ کی اُمت عاجز و درماندہ ہے۔

عاجزان و بیکسان را رہبرِ اعلیٰ توئی

اور آپ ہی عاجزوں اور بے کسوں کے سب سے بڑے رہبر و رہنما ہیں۔

شمس تبریزی چہ داند نعتِ تو پیغمبرا

شمس تبریزی کی کیا حیثیت ہے۔ کہ وہ آپ کی تعریف کر سکے۔ آپؐ کو تو

مصطفیٰ و مجتبیٰ و سیّدِ اعلیٰ توئی

اللہ نے پسند کیا ہے۔ برگزیدہ بنایا ہے۔ آپؐ کائینات کے سردار ہیں۔ اور آپؐ تمام مخلوقات میں اعلیٰ و افضل ہیں۔

تا تبسم نہ کنی عقل نہ گوید شکر

حضرت امیر خسروؒ

خطِ سبز و لبِ لعل و رخِ زیبا داری
حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری

یا رسول اللہؐ! آپ سبز خط، سرخ ہونٹ، چمکیلا روئے مبارک رکھے ہوئے ہیں۔ ہر رنگ میں آپ کا روئے مبارک قابلِ تعریف ہے۔ حضرت یوسفؑ کی خوبصورتی حضرت عیسیٰؑ کی طرح مُردوں کو زندہ کرنیوالے حضرت موسیٰؑ جیسا چمکیلا دستِ مبارک رکھے ہوئے ہیں۔

شیوۂ شکل و شمائل حرکات و سکنات
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یا رسول اللہؐ آپ کی شکل مبارک طریق مبارک، حرکات۔ سکنات۔ یعنی ہر ایک چیز قابلِ تعریف ہے۔ اور جو خوبصورت والوں میں خوبصورتی ہوتی ہے وہ خوبصورتی صرف آپ کے وجود ذی جود میں اکیلی پائی جاتی ہے۔

سنبل و یاسمن و نسترن و سروِ سہی
از سرِ زلف عذار و قدِ بالا داری

سنبل کا پھول، یاسمن کا پھول۔ نسترن کا پھول، سیدھے سرو کے درخت کی خوبصورتی پائی جاتی ہے۔ آپ، سرِ مبارک زلف مبارک۔ روئے مبارک یا رخسار مبارک اور سیدھا قدِ مبارک رکھے ہوئے ہیں۔

تا تبسّم نہ کنی عقل نہ گوید ہرگز
کاندرین آبِ خضر لولوی لالا داری

جب تک آپ یا رسول اللہؐ تبسم نہ فرمائینگے۔ یعنی کلام شریف نہ فرمائینگے تب تک مجھے عقل ہرگز نہ آئے گی۔ اس میں حضرت خضرؑ کی عزت۔ سرخ آبدار موتی جیسا کلام شریف رکھے ہوئے ہو۔ یعنی جب کلام شریف اپنے دہان مبارک فرمائیں گے۔

عقل و دین و دل و جان بردی و ہم صبر و قرار
دیگر از خسرو بیدل چہ تمنّا داری

یا رسول اللہؐ! آپ نے عاشق کی عقل۔ دین۔ دل۔ جان۔ روح اور صبر و آرام لے لیا ہے۔ دوسرا خسرو بیدل۔ یعنی دل کے بغیر خسرو کیا تمنا رکھے۔ یعنی سب کچھ یا رسول اللہؐ! عاشق کو لے لیا ہے۔ آپ کے بغیر کوئی تمنّا نہیں ہے۔

ای آنکہ توئی خدای غوث الثقلین
خواہیم ز تو رضای غوث الثقلین
از جملہ آفات نگہدار مرا
در ہر دو جہان برای غوث الثقلین

مشرف دیدہ ام کن از نگاہے

حضرت مولانا عبدالرحمن جامیؒ

نہ بر چرخ نبوت چوں تو ماہے
نہ بر تختِ رسالت چوں تو شاہے

یارسول اللہ! آپ نبوت کے آسمان پر چاند جیسے چمک رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں یارسول اللہ! رسالت کے تخت پر آپ جیسے بادشاہ کوئی نہیں ہیں۔ یعنی آپ کا ہی جلوہ پھیلا ہوا ہے۔

نہ در امت چو من گم کردہ راہے
نگاہے یارسول اللہ نگاہے

یارسول اللہ! آپ کی امت میں مجھ جیسا نیک راستے سے بھولا بھٹکا ہوا کوئی نہیں ہے۔ گنہگار ہوں۔ مجھ پر عنایت کی نظر فرما۔

مشرف دیدہ ام کن از نگاہے
معطر سینہ ام کن از نگاہے

یارسول اللہ! اپنی چشم مبارک سے میری آنکھوں کو منور و مشرف فرما۔ اپنی نظر عنایت سے میرا سینہ معطر فرماویں یعنی خوشبودار فرماویں۔

سیاہ خاکم بکن زر از نگاہے
نگاہے یارسول اللہ نگاہے

یارسول اللہ ﷺ! میری جسم کی مٹی جو گناہوں سے کالی ہوگئی ہے اس کو اپنی نظرِ عنایت سے سونا بنادے۔ یارسول اللہ ﷺ نظرِ عنایت فرما۔

نہ در دُرج صدف مثلِ تو گوہر
نہ در بُرج شرف مثلِ تو اختر

آپ ﷺ صدف کے ڈبے میں گوہر یعنی موتی کے مانند ہیں۔ آپ ﷺ عزت کے آسمانِ اعلیٰ پر اختر کے مانند ہیں یعنی آپ ﷺ آسمان کے اوپر ہر طرف چمک رہے ہیں۔

نہ جُز تو حق نمائے قبلہ گاہے
نگاہے یارسول اللہ نگاہے

آپ ﷺ کے سوا کوئی سچائی کا راستہ دکھانے والا نہیں ہے آپ ﷺ ہی قبلہ نما ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! اپنی نظرِ عنایت سے مشرف فرما۔

نہ جز تو کس مرا پشت و پناہے
نہ جُز تو کس مرا اُمید گاہے

یارسول اللہ ﷺ! آپ کے بغیر میرا کوئی پشت و پناہ نہیں اور کوئی مددگار نہیں ہے آپ کے بغیر شفاعت کی کسی سے امید نہیں ہے۔

گذر فرما بہ ما ہم گاہ گاہے
نگاہے یارسول اللہ نگاہے

کبھی کبھی ہماری خبر گیری فرمائیے یارسول اللہ ﷺ! اور اپنی نظرِ عنایت سے مشرف فرمائیں ؛

از شعاعِ نورِ پاکِ تو منوّر یا رسولؐ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

یا رسولِ ہاشمی قربانِ نامت جانِ من
جانِ من جانانِ من با جملہ فرزندانِ من

اے ہاشمی خاندان کے رسولؐ آپ کے نام مبارک پر میری جان قربان ہو۔
میری جان میری روح میرا عشق میرے سارے بچے آپ پر قرباں ہوں

از شعاعِ نورِ پاکِ تو منوّر یا رسولؐ
دیدۂ من سینۂ من قلبِ من قلبانِ من

آپ کے پاک نور سے یا رسول اللہؐ منور ہیں میری آنکھیں میرا سینہ میرا دل میری ظاہری صورت اور باطنی صورت۔

بندۂ کم طاعتم از لطف آزادم بکن
خواجۂ من سیدِ من شاہِ من سلطانِ من

میں کم طاعت ہوں ہوں۔ مجھے اپنی مہربانی سے گناہوں سے آزاد کر۔ آپ میرے خواجہ میرے سردار میرے بادشاہ۔ اور میرے آقا ہیں۔

حضرتِ یعقوبؑ میگوید فدایت یا نبیؐ
دیدۂ من یوسفِ من مصرِ من کنعانِ من

حضرتِ یعقوبؑ فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہؐ آپ پر فدا ہو جاؤں۔ میری آنکھیں۔ میرا حضرتِ یوسفؑ مصر کا شہر۔ کنعان کا وطن آپ پر قربان ہو۔

سرمایۂ حیات

خاکِ راہِ رہروانِ راہِ عشقت یارسولؐ
سرمۂ من۔ دیدۂ من چشمِ من چشمانِ من

آپؐ کے عشق کی راستے چلنے والوں کیلئے یارسول اللہؐ مٹی سرمہ ہے میرا سرمہ، میری آنکھوں کیلئے سرمہ، روشنی کیلئے سرمہ، ظاہری و باطنی بینائی کیلئے سرمہ ہو۔

سجدۂ پاکت کہ باشد در قیامت یانبیؐ (سجدۂ پاکت)
راحتِ من۔ رحمتِ من ابرِ من نیسانِ من

یارسول اللہؐ آپ کے سجدۂ پاک سے قیامت کے دن میرے لئے راحت۔ رحمت اور قیمتی بارش جس کو ابرِ نیسان کہتے ہیں۔ ہوگی۔

یارسولِ البطحیٰ باب السّلام روضہ اُت
قبلۂ من، کعبۂ من، دینِ من ایمانِ من

اے رسولِ البطحیٰؐ آپ کا روضۂ مقدس سلامتی دروازہ ہے۔ اور یہی روضۂ پاک میرا قبلہ میرا کعبہ۔ میرا دین اور میرا ایمان ہے۔

یک تکلّم زاں دو لعلِ عنبرین فرما کہ ہست (شکرین)
قوتِ من۔ قوتِ من یاقوتِ من مرجانِ من

ایک کلامِ شریف اپنے دو ہوسو ہونٹوں سے فرمایئے۔ وہی میرے لئے طاقت۔ غذا۔ یاقوت اور مرجان کے برابر ہے۔

چشم دارد جامیِ مسکین کہ فرمائی قبول (یارسول اللہ بیکس جامی کی نظریں آپ پر ہیں)
گریۂ من۔ نالۂ من۔ آہِ من افغانِ من (اس کے نالہ وزاری آہ و فغاں قبول فرمائیں)

خارہا از عشقِ تو در سینہ دارم یارسولؐ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

تا بہ کے از تیغِ ہجرت زخم ہا بر دل زنی
مرہم وصلم بدہ در انتظارم یارسولؐ

یارسول اللہؐ! کب تک آپ کی جدائی کی تلوار میرے دل کے زخم پر ماریںگے۔ یعنی عاشق کو کب اپنا روی نازنین دکھائیںگے۔ عاشق کے زخم پر اپنے دیدار سے مرہم پٹی فرمائیں۔ میں کب تک یارسول اللہؐ انتظار کروں گا۔

ماندہ ام از عشقِ تو بس بیقرار و دلفگار
خارہا از عشقِ تو در سینہ دارم یارسولؐ

میں آپ کے عشق سے بیقرار اور دلفگار یعنی دل کے زخم سے بیقرار ہوں۔ آپ کے عشق کے کانٹے یارسول اللہؐ میرے سینے میں لگے ہوئے ہیں۔

عمرہا شد مبتلا گشتم بداغِ انتظار
شد سیہ از ہجرِ تو بس روزگارم یارسولؐ

میری ساری عمر یارسول اللہؐ آپ کی جدائی کے انتظار میں مبتلا ہوئی ہے اور آپ کی جدائی سے یارسول اللہؐ میری ساری زندگی سیاہ ہوئی ہے یعنی غم میں مبتلا ہوں۔

سرمایۂ حیات

گر شود بر من میسر یک شبے دیدار تو
تا قیامت سر ز پایت بر ندارم یا رسولؐ

یا رسول اللہؐ! اگر مجھ پر ایک رات کی دیدار حاصل ہو جائے یعنی ایک رات، میں دیدار سے مشرف فرمائینگے، میں اپنا سر آپ کے پائے مبارک نہ اٹھاؤں گا۔

سوخت جامی از فراقِ آتش سوداِی تو
چارۂ صبرش ولیکن من ندارم یا رسولؐ

یا رسول اللہؐ! جامی آپ کی جدائی کی جلن سے آپ کے عشق کی آگ سے جل گیا۔ یا رسول اللہؐ! صبر کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ لیکن مجھ میں صبر کی طاقت نہیں ہے۔

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی انسان سے انسان ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گزرے تشریف محمدؐ لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں دنیا کی امیدیں بھر آئیں
اکرام و عطا کی بارش کی اخلاق کے موتی برسائے
تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں کے چرانے والوں نے
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی ذروں کے مقدر چمکائے

ماہر القادری

سرمایۂ حیات

حکیم الامت، دانائے راز، علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

اقبال بہت بڑا شاعر ہے، اور اس کی بڑائی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس نے اردو ادب کو تقریباً ہر پہلو سے متاثر کیا ہے — اقبال سیالکوٹ میں ۲۹ر دسمبر ۱۸۷۲ء کو پیدا ہوئے ان کے والد کا نام شیخ نور محمد عرف لابرو ولد شیخ محمد رفیق تھا۔ اقبالؔ کے والدین ایک کشمیری گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اقبالؔ نے ۱۸۹۳ء میں سوا انیس برس کی عمر میں میٹرک پاس کیا۔ پھر سکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں داخلہ لیا۔ یہاں پر ان کے اُستاد میر حسن تھے۔ جنہوں نے اقبالؔ کی شاندار طریقے پر تربیت کی۔ بی اے کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ اور پھر ایم اے (فلسفہ) کی پڑھائی شروع کی۔ شاعری کا آغاز ایک شاعرے میں ارشد گورگانی سے اس شعر پر داد بھی حاصل کی تھی۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے۔

ان کی شہرت کا آغاز انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں ان کی پہلی نظم "نالۂ یتیم" سے ہوا۔ یہ جلسہ ۱۸۹۹ء ہوا تھا۔ شروع شروع میں علامہ اقبال داغ دہلوی کو اپنا کلام اصلاح کے لئے بھجوایا کرتے تھے۔ مگر بہت جلد داغ نے لکھا کہ اب انھیں اصلاح کی ضرورت نہیں ہے۔

ایم اے کرنے کے بعد علامہ اقبالؔ ۱۲ر مئی ۱۸۹۹ء کو اورینٹل کالج میکلوڈ عربک ریڈر مقرر ہوئے اس عہدہ پر ۱۹۰۳ء تک کام کرتے رہے۔ ۱۹۰۵ء میں انگلستان روانہ ہوگئے۔ یہاں کیمرج فلسفۂ اخلاق میں ڈگری حاصل کرلی ۱۹۰۷ء میں جرمنی کی ایک یونیورسٹی میونک میں "ایران میں فلسفۂ الٰہیات کا ارتقا" کے مضمون پر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کرلی۔ لندن میں قانون کا امتحان پاس کرلیا۔ اور کچھ عرصہ پولٹیکل سائنس اور معاشیات کی تعلیم بھی حاصل کرلی ۱۹۰۸ء میں واپس لاہور آئے۔ اور گورنمنٹ

کالج لاہور میں فلسفہ کے عارضی پروفیسر مقرر ہوئے مگر ساتھ ہی بطور ایڈوکیٹ بھی کام کرتے رہے۔ اس کام سے استعفیٰ دینے کے بعد آپ بیرسٹری کرتے رہے۔ ۱۹۲۲ء میں ادبی خدمات کے سلسلے میں انہیں 'سر' کا خطاب ملا۔ ۱۹۲۶ء میں آپ نے عملی سیاست میں قدم رکھا۔

اقبالؒ ایک عظیم شاعر ہی نہیں تھے بلکہ ایک عظیم انسان بھی تھے۔ علامہ اقبالؒ باوجود اس کے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور انہوں نے یورپ کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی تھی، سادہ لباس استعمال کرتے تھے اور سادگی سے رہتے تھے۔ وہ راست گفتار تھے۔ اور مذہب سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ عشق رسولؐ سے سرشار تھے۔ اقبالؒ نے اردو کے ساتھ فارسی میں بھی لکھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اقبالؒ کی شاعری اردو شاعری سے افضل ہے۔

اے ظہورِ تو شبابِ زندگی

یارسول اللہؐ! آپ کا ظہور جو دنیا میں ہوا وہ دراصل زندگی کا شباب تھا۔ جس طرح سبزہ زار سردیوں میں خشک ہوتا ہے اور بہار میں پھر زندہ ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کی زندگی کے لئے آپ کا وجود بارانِ رحمت تھا۔

جلوت تعبیر خوابِ زندگی

یارسول اللہؐ! انسان کی زندگی کا تعبیر اس کے خوابوں کی تعبیر آپ کا وجود پاک ہے

اے زمین از بارگاہت ارجمند

یارسول اللہؐ! یہ زمین جو ہے۔ آپ کے آنے سے نہایت ارجمند ہوئے۔

آسمان از بوسۂ بامت بلند

یارسول اللہ! آسمان نے اگر یہ اونچائی حاصل کی۔ یہ صرف آپ کے مرقدِ پاک کو بوسہ دینے کے لئے۔

شش جہت روشن زتابِ روی تو

یارسول اللہ! آپ کے چہرہ نازنین سے سارا عالم روشن ہوا۔

ترک وتاج دعرب ہندوی تو

تمام دنیا میں لوگ ترک تاجکستان، ہند اور عرب کے لوگ آپ کے نور سے روشن ہوئے

از تو بالا ہائے ایں کائنات

فخر تو سرمایہ ایں کائنات

یارسول اللہ! جس طرح نے میں سے آواز نکلتی ہے۔ اسی طرح میرے دل سے آپ کے تعریفوں کی آواز نکلتی ہے۔ بس یہی میرا سامان ہے جو میں نے حاصل کیا ہے۔

مسلم از سرِ نبی بیگانہ شد

یارسول اللہ! میری فریاد سنئے۔ مسلمان جو ہیں۔ وہ بے گانہ اور بے خبر اس سر سے ہیں۔ جو آپ نے اُن میں بطور امانت چھوڑا ہے۔

باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد

یارسول اللہ! آپ کے تبلیغ اور ظہور سے انسان کے دلوں میں جو سینکڑوں خدا موجود تھے۔ اُن کو آپنے تباہ کیا تھا۔ مسلمانوں کے دلوں میں اب سینکڑوں خدا بستے ہیں۔ اور ایک خدا کو بھول گئے ہیں اور سینکڑوں خداؤں کے سامنے اپنا سر دن بدن جھکاتے ہیں۔

گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

غریبم یا رسول اللہ غریبم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غریب ہوں

ندارم در جہاں جز تو حبیبم

آپ جیسے میرے پیارے اور میرے محبّ دنیا میں کوئی نہیں ہیں۔

مرض دارم زِ عصیاں لا دوائے

میں اپنے گناہوں کا مریض ہوں، جس کی دوا میرے پاس نہیں ہے

مگر الطافِ تو باشد طبیبم

لیکن جناب کی مہربانی اور عنایت کے میرے طبیب ہیں۔ شفا آپ کے

دستِ مبارک میں ہے

برین نازم کہ ہستم اُمتِ تو

مجھے اس بات پہ ناز ہے اور فخر کرتا ہوں کہ میں آپ کا اُمتی ہوں۔

گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

گنہ گار ہوں، لیکن میں خوش نصیب ہوں کہ میں آپ کا اُمتی ہوں

الطاف: مہربانی

گر قبلہ نما خواہی بین روئے محمدؐ را

خواجہ حبیب اللہ عطارؒ

خواجہ حبیب اللہ عطارؒ خواجہ ابراہیم کے صاحبزادے تھے، ۱۰۱۰ھ میں سرینگر پیدا ہوئے تھے، باپ کا سایہ بچپن میں ہی سر سے اُٹھ گیا تھا۔ خواجہ حبیب اللہ عطار جتنے خوبصورت تھے اُتنے نیک سیرت بھی تھے — ایک دن ایک بزرگ، خدا دوست حضرت یعقوب دار صاحب کی اُن پر نظر پڑی۔ تو دار صاحب نے ارادہ کیا کہ وہ حضرت عطار کی تربیت کریں گے۔ تربیت کے دوران جناب عطار کے باطن کے سب دروازے کھل گئے۔ حضرت عطار برگزیدہ شعراء اور حفظ قرآن بھی تھے۔ پرہیزگاری اور خداترسی میں بڑی شان تھی۔

ایک بلند پایہ کے بزرگ حضرت شاہ حقانیؒ فرماتے ہیں، میں نے خواب میں محمد مصطفےٰ کو دیکھا حضرتؐ نے مدینہ منورہ میں حضرت عطار کو میرے سپرد کیا۔

حضرت عطار ۷۰ برس کی عمر میں ۲ رجب المرجب ۱۰۸۰ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ قطب الدین پورہ گرگاڑی محلہ میں دفنایا گیا۔ حضرت عطارؒ کی نعت پیشِ خدمت ہے۔

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک را

گر قبلہ نما خواہی بین روئے محمدؐ را

اگر قبلہ نما چاہتے ہو، محمد مصطفےٰؐ کے روئے روشن کو دیکھ

محرابِ دُعا گردان ابروئے محمدؐ را

سرورِ کائنات کے ابرو کو محراب۔ دُعا میں شمار کر

شُد چشم خدا بنیان زان نُورِ رُخش روشن

اللہ کے پہچاننے والوں کی آنکھیں نُورِ محمدی سے روشن ہوئیں

آئینۂ وحدت زان رُوئے محمدؐ را

محمد مصطفیٰؐ کے چہرۂ مبارک کو وحدانیت کا آئینہ سمجھ

از ناوکِ اعجازش گشتند ہمہ عاجز

ان کے معجزوں کے تیروں سے سب لوگ مفتوح ہو گئے

(مفتوح: فتح کئے گئے)

بُت خانۂ شکن بنگر بازوئے محمدؐ را

دیکھ محمد مصطفیٰؐ کے بازوئے مبارک یہ بُت شکن ہیں

مستیم زبوی او دیوانہ رُوئے او

ہم نورِ محمدؐ کی خوشبو سے مست ہو رہے ہیں اور ہم اُنؐ کے

روئے نازنین کے دیوانے ہیں

زنجیرِ دلِ ما کن ہر موئے محمدؐ را

انؐ کے ہر موئے پاک نے ہمارے دلوں کو باندھ رکھا ہے

فیاضِ ازل در بے از مشکِ لطیفم داد

رب العزت نے مجھے ازل سے فیض کا لطیف اور پاکیزہ خوشبو عطا کی

خوش یافتہ بسمل خوشخوئے محمدؐ را

جس کو میں نے محمد رسول اللہؐ کے خوش خوئے خلق کے مطابق پایا

سرمایۂ حیات

تا نیست باد ہستیم دیوانہ و سرمستیم

ہم عقیدت و احترام میں اُن کے دیوانہ و مست ہیں

بر گردنِ دل بستیم گیسوئے محمد ﷺ را

اور ہم نے اپنے دلوں اور گردنوں کو انکی زلفِ گرہ گیر میں باندھ لیا ہے

از عطرِ عطای او عطار معطر شد

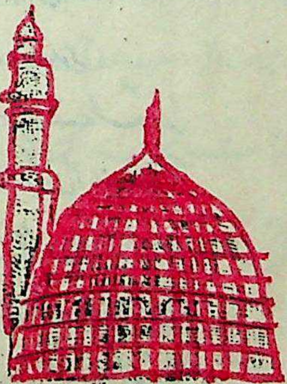
جو خوشبو اللہ نے انکو عطا فرمائی اُس سے عطار بھی سرشار ہوا

بو بردہ مشامِ جاں خوشبوئے محمد ﷺ را

محمد مصطفےٰ ﷺ کی خوشبو ہمارے لئے مشامِ جاں بن چکی ہے

(مشام :- رحتِ دماغ)

(عاجز : شکست خوردہ)



(محراب : وہ قوس نما جو مسجد میں کعبے کے
رُخ امام کے کھڑے ہونے کے
لئے بنایا جاتا ہے)

(بسمل :- فدا - قربان)

یا ایھا العباد علیٰ سید الانام ! صلوا و سلموا و علیٰ الہ الکرام

شیخ یعقوب صرفیؒ

سیدُ السادات سالارِ عجم، دستِ اُو معمارِ تقدیرِ امم
(اقبالؔ)

حضرت سید علی ہمدانیؒ کا چہل اسرار جو فارسی میں تصنیف کیا ہے۔ اس کا کشمیری ترجمہ حضرت مولینا ولی اللہ متو صاحب، نسبتی تعلق آخون پیرزادہ خاندان سے ہے۔ بیرو دہ تحصیل بڈگام آبائی مسکن تھا۔ کشمیری ترجمہ چہل اسرار پیشِ خدمت ہے۔

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ بروز دوشنبہ ۱۲ ماہِ رجب ۷۱۴ھ ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشن گوئی کی تھی کہ میری ہجرت کے بعد ۷۱۳ سال عراق کے شہر ہمدان میں ایک ستارہ طلوع ہوگا۔ حاضرینِ مجلس صحابہ کبار رسول اللہ صلی اللہ سے گزارش کی کہ یا رسول اللہؐ ہمارے آنکھوں کے نورؐ اللہ کے نبیؐ اُس کا نام کیا ہے؟ فرمایا علی ہمدانیؒ۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ کشمیر میں تبلیغِ اسلام کے بارے میں حضرت سید علی ہمدانیؒ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

آرزو چھم آرزو چھم آرزو

قبلہ دل مہرِ رویے تس یارُ سند
کعبۂ جان خاکِ کویے تس یارُ سند

یام ہووُن زلفِ پیچانک خماہ
آوِ رووُن از محبت عالماہ

حُسن رویے ہووُن تہ دنین ترہ دو نور
مویِ تنہِ رووُن تہ نورن کوہ ظہور

چلہ یام چوُرن کمانِ ہُبرُ شکن
تیرِ بارانِ بلا کیھو رعاشقن

یُس گرفتارہ بعالم گو متوی
زلفہِ گنڈ تس یارُ سندی پھہ رتی

گلزُخن ہند گلِ دزلِ از روے او
سارنی ہنز زندگی از جوے او

داد تُمہ سندی وزان کم ڈٕہر چھی
عشقہٕ نارن یارٕ سندے دٕزہ دکیاہ
غم تُسندی چھی دوا دأدی لدن
یہ دکری دٕزن عالمن زیر و زبر

بیدلن ہند دُہر بتری بہر چھی
نرگسین چشمن نسترن جوود کیاہ
موکھ تُسندی سوہ کھ دی ماتم زدن
عاشقن آسی نہ جزدی کانہہ خبر

اے علی پھیرن بر برنا ردا
عاشقن ہندن مُچھکن چھوی سُوی دوا

مُناجات از مولانا رومیؒ

بر درت آوردہ ام من اے خدا
قلبہا تقلیب طفیل مصطفےٰؐ

اے خدا میں گناہوں کے گرداب میں پھنسا ہوا ہوں۔ مگر اس کے باوجود اسے تیرے دربار میں لے آیا ہوں۔ تو مقلب القلوب ہے۔ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل اس کے دل کو برائیوں سے پھیر کر راہِ راست پر لگادے۔

دست بدعا
حاجی سید عبد الغنی

رحیم صاب سوپوری

کرس تھپ واماُنس رسُول نازنینسؔ

خواجہ رحیم صاحب سوپوری کشمیر کے ضلع سوپور میں درماہ ربیع الاوّل ۱۲۳۶ھ میں تولد ہوئے بچپن ہی سے نیک سیرت اور نورِ بصر نظر آتے تھے۔ آہستہ آہستہ صاحب دل، نیک شخصیت قلندر ربانی صاحب جو زاہد تقویٰ میں پرہیزگار تھا۔ اُن کی نظر خواجہ رحیم صاحب سوپوری پر پڑی۔ صورت و سیرت میں اس کی استعداد معرفت دے کر روحانی تربیت کر کے روحانی معرفت سے سرفراز ہوا۔ جس سے وہ کشمیر میں لاثانی شاعر بن گیا۔ عشق اور محبت میں حضرت رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت رکھتا تھا۔ اس وقت آپ کے سامنے اُس کا ایک نعتِ پاک پیش کرتا ہوں ——— خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک را

نعت

رٕوٹھم داماًنہ محکم رسولِ نازنینس
کرس کھپ داماًنس سولِ نازنینس

برس تل لاَیس نادگوُٹ چھُم داد بیدادا
یارسولؐ از کرم یاد گے نوُر جبینس

یُس آسہِ پتھ شہنشاہ وَن تس کیاہ چھُہ پرواہ
متہ تھاوتم پتھ دُنیاہس اَتھ دارِنس کمینس

بہِ اَندری شرٕ گوٚلمُت مٔیہ ردلیس خاک موٚلت
بہِ اَندری گوٚلمت چھُس مٔیہ چھُم امار سینس

کرِ سَنا پوٚنبرِن گَتھ اَتھ شمع رٕدلیس پَتھ
یارسولؐ گارتم وَتھ اندر سوُے مدینس

سرمایۂ حیات

یُم چیوٚو صدُرک مس تس دِتوی بنین حُسِن
ڈُنگر دِتھ وٚوٚتھ صدرس تھپ تمی ترآو لاس

سوپور رحیم یراران خون دِل چھی سوٗ ہاران
سازس تارِ چاران ونان چھی زار بنیس

لوٗٹ : خواجہ رحیم سوپوری کی غزلیات اور نعت شریف کے مصرعے درج ذیل ہیں
ان غزلیات اور نعت شریف کو کچھ شاعروں نے اپنے ناموں کے ساتھ منسوب کئے ہیں - جو
بد دیانتی سے ماموُر کیا جا سکتا ہے ۔

- حُب چاوتم لو بے لبا بے
  بے تا بہٕ کرُ بھس وولو
- ہا لالہ وندے لال - مے چھ حال چونی بس
- گرم کرنا یہٕ عشقن خون
  چھ مجنون پُرہ دتا رِ دِل

★ — یاد رہے رحیم صاحب سوپوری کی غزلیات وغیرہ کی چوری
کرنے والے کچھ نامی گرامی شاعر بھی شامل ہیں۔

یا رسول السلام علیک

محمود گامی پیر خاندان سے تھے۔ علاقہ شاہ آباد تحصیل اسلام آباد میں سکونت کرتے تھے۔ محمود عربی اور فارسی میں دسترس رکھتے تھے۔ اوّل ایام میں درس و تدریس اور بعد میں پیری مریدی اختیار کیا اور اسی کو ذریعہ معاش بنایا۔ قدرت نے انہیں شاعرانہ انعام سے نوازا۔ محمود ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے اور شاہ آباد میں سپرد خاک ہوئے ہیں۔ محمود کو رسول اللہ ؐ سے بے حد عقیدت تھی۔ محمود کی ایک نعت شریف پیش کی جاتی ہے۔

—●—

شوقہ چانے چھس بو رِوان　　خونِ دِل زَن از دیدہ ہَران
کرِبہ ڈیشتھ ای سروِ رَوان　　یا رسول السّلام علیک
راتِ دوہ گوم وَدانِ رِوان　　زانِہہ تہ بہ چھم نہ خوابی پوان
جان وَندَے ای جانِ جانان　　یا رسول السّلام علیک
چانہِ ذورِ رہ بہ سَوٗرہ مَلے　　کتہِ ژھانڈت ہا دردِ لے
ژورِ رخسار ہا وُم مَلے　　یا رسول السّلام علیک
وَدان وَدان دود میون سینہ　　کرِبہ ڈیشتھ ہا نازنینہ
سَر بہ وَندے چھک بے کینہ　　یا رسول السلام علیک
لٹہِ اَکے دیدار دِتم !　　شبہ اَکے خوابی ییتم
نتہِ یانَس کنُے رِنتم　　یا رسول السّلام علیک
نارہ چھل چھم ییتھ سینس　　کرِبہ واتے مکہ مدینس
سَر بہ وَندے چانِس دینس　　یا رسول السلام علیک
سروِ قد چون طوبیٰ خرام　　خوابی ییتم اَدہ لبہٖ آرام
نارِ دوزخ تس ییتھ حرام　　یا رسول السّلام علیک
عرشِ مجید چونے مقام　　خاصہ جبریل چونے غلام

سرمایۂ حیات

ذاتِ پاکن سوزِ سلام | یا رسولؐ السلام علیک
چھک ژہ دُردانہ آدم صفت | جلوہ گرژی از ہر طرف
سارنے پیٹھ چُھنے شرف | یا رسول السلام علیک
چشم بادام خمارہ ہبرِتھ | ڈیشنے کیتی مشتاق کُرِتھ
کینہہ چھہ بیمار کینہہ گئے مرِتھ | یا رسول السلام علیک
دادِ جانے بہ کتہ کسے | چھم دِلس بوڈ وسوسہ
بوز فریاد فریاد رس | یا رسول السلام علیک
وتہ وچھان مدینہ سِیمے | پیٹھ یاون یرن پیٹھیمے
یاد گیم نادا رحے! | یا رسول السلام علیک
جگرس چھم عشقنی زوہ لہ | تمہ سیتی چھمنہ یوان زوہ لہ
جانہ دیدارہ بیمارہ بلہ | یا رسول السلام علیک
تیر مژگان ہارنچہ بُمہ | سینہ سیرمنیہ دوُرمہ
موختہ ہران چُھنے گُمہ | یا رسول السلام علیک
روزِ محشر دِہ ہاسہ بنے | تتہ پوز تہ اُپزر ننے
گنہگارن کیاہ سنہ بنے | یا رسول السلام علیک
کینہہ بیٹھی گوبہن تہ غارن | کینہہ وٲتی مدینہ لارن
ییتہ کیو تمہ ترٛیچھی گارن | یا رسول السلام علیک
مکہ مدینہ چھک کنہ بطحیٰ | لوَرکُن یکہ ہا دِتم وچھاہ

سنہ چھیہ چانی کری تو کتھاہ   یارسول السلام علیک
لعل لب چانی سرخ یاقوت   موخیتہ بھلاو وندموب مضبوط
گاہ کلام گاہ اوس سکوت   یارسول السلام علیک
چانہِ سیتی آو آدم تہ حوا   بہ چون داد اسہ زخمن دوا
چانہِ سیتی اسہِ حاجت روا   یارسول السلام علیک
چانی صفت زانی خدا   بیُس خلقن نشہِ چھے جدا
جان و دل میون بنی نے فدا   یارسول السلام علیک
آغہِ میانیو بوزم ونے   غمہنی منز آسے ہینے
سارِنے نشہِ گوسے تھینے   یارسول السلام علیک
روزِ محشر لاران یمو   بہ چون دیدار کاران یمو
دادہِ چانے بارو دِمو   یارسول السلام علیک
یارِ اول صدیق اکبرؓ   یارِ دوم حضرتِ عمرؓ
تریم عثمانؓ تہ ژوریم حیدرؓ   یارسول السلام علیک
چانی صفت ونان نظامی   چانی تعریف کران جامی
ونہِ کیاہ ودہنی محمود گامی   یارسول السلام علیک
گل رخس بیٹھ بلبل بہ للگے   چمنن منز ہیمے بہ زاگے
سخت چھیہ اموب عشقنی باگے   یارسول السلام علیک
داٰدی دِلہِ کی بہ کس ونے   درد دِلاہ مینہ کاثہہ چھونے

ژٕہی چھُھم بہ ژٕہی وَنٕے   یارسول السّلام علیک
نٔہا نٕہٕ اوش می ہٕوکُم نہ دَگے   نفسِ امارٕ رٕوُدُم وَگے
آہ! اَمنہٕ کیٛاہ علاج لگے   یارسول السّلام علیک
سَربہ وَندَے خمارہ ہٕتے   اَسہٕ سِوا رٕوُدُک کتے
جانٕہٕ پیٛڑھے عاشق متے   یارسول السّلام علیک
یِنہٕ بہ روٗخ ترٛوٚوہ نِقاب   تٔنہٕ امت گَاٛہٕز خراب
سَربہ وندے تُرتُلُ از خواب   یارسول السّلام علیک

ارشادِ نبویؐ

روزِ محشر کہ جان گداز بود
اوّلین پرسشِ نماز بود

فجر — کی نماز ترک کرنے والے کے چہرے سے نورؔ ختم ہوجاتا ہے

ظہر — کی نماز ترک کرنے والے کے رزق سے برکت ختم ہوجاتی ہے

عصر — کی نماز ترک کرنے والے کے جسم سے قوت ختم ہوجاتی ہے

مغرب — کی نماز ترک کرنے والے کی اولاد سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

عشا — کی نماز ترک کرنے والے کی نیند سے راحت ختم ہوجاتی ہے

التجا

بدربار ابد قرار فیض بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

—— غلام رسول کاوسہ سرنیگر

گرامی القدر شاعر جناب غلام رسول کاوسہ فرزند جناب غلام محمد کاوسہ سرینگر کے ایک محلے رنگہ حمام نوہٹہ میں ۱۹۱۴ء میں تولد ہوئے۔ آپ کی اب تک ۷۶ سال کی عمر ہے اور بقید حیات ہیں۔ آپ ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال ہیں۔ آپ کو پیغمبر آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت اور محبت ہے۔ چنانچہ آپ کے کلام کا اکثر حصہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدت و محبت سے سرشار ہے۔ آپ نے نعتوں کا ایک مجموعہ لکھا ہے۔ آپ خداداد قابلیت اور ذہانت کے مالک ہیں۔ آپ کے مجموعۂ کلام کا مطالعہ کرتے وقت دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور جس سے عشق رسول صلعم پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کے سدا بہار گلشن کا ایک نعت شریف پیش کیا جاتا ہے۔

حاجی میر عبد الغنی

۳۰ ماہ ستمبر ۱۹۹۰ء

نبی مختار چھو غم خوار امت یا رسول اللہ
ژ آکھ یتھ کائنات س بحر رحمت یا رسول اللہ

منار نور حقکوی روی انور درجہاں چونوی
ژ ہود کتھ شش جہانس راہ وحدت یا رسول اللہ

ژ کوز کتھ دین حق قایم بدنیا از ید بیضا
ژ سوز کھ قدرتن رحمت تہ برکت یا رسول اللہ

کلام چونُی کلام اللہ بیان چونُی نطق اللہ

دیتوٗت پیغام حق نورِ ہدایت یارسُول اللہؐ

ژٕ مقصودِ خدا بلکل شبِ معراج معبوٗدن !

بنادُکھ رازِ کُل بہ شفقت یارسُول اللہؐ

ژٕ بخشوکھ رُوح نو مردہ حیاتس کاٹیناتس منز

حیاتی تازٕ بخشت از رسالت یارسُول اللہؐ

نجاتِ دو جہاں ذاتِ مقدس در جہاں چونُی

رسُول آخری باشان و شوکت یارسُول اللہؐ

ژٕ آٗس احوال باوان اونٹ کوہ کُل بیہ جانا ور

یوان آس ژٕ پیٹھ نش لاران بخدمت یارسُول اللہؐ

سلام علیک کران کوہ کنہٕ ژٕ آس یارسُول اللہؐ

روایت اُکھ کران شاہِ ولایت یارسُول اللہؐ

ژٕ انگشت مبارک آبہ دریا ژٕ پیٹھ کرُوکھ جاری

سُید سیراب اصحاب چانہ برکت یارسُول اللہؐ

نہ کانژرا ادس ژٕ رے ہو و شفقاہ یتھ کاٹیناتس منز

نہ بیاکھاآسہ ژٕ رے ہو د کانہہ بہ عظمت یارسُول اللہؐ

کرُوم یاری مہ پانے واتہ نادُم تمہ دنیس منز

اُچھن دوٕن ہاوتم دربارِ رحمت یارسُول اللہؐ

قبولیت کرُوم حچھُم التجائی مشفقِ عالمؐ
آسان در زیرِ دامانِ مرُوّت یا رسُول اللہؐ

حفاظت رائچھ کرزیم پانہٕ میانس دینِ وایمانس
عطا کرُزیم بقا ازدستِ شوکت یارسُول اللہؐ

ہمیشہ رائچھ کرُزیم زندٕگانی رِژعطا کرُزیم
روان تھاوزیم ژِ سینہٕ نوی فیض بہ برکت یارسُول اللہؐ

حقیراہ گرن کاڈس چھُ عاصی اُمتی چونوی
مئہ طاعت بیہ عبادت چھم محبت یارسُول اللہؐ

●

مناجات

خواجہ بزرگ نقشبند مشکل کشاء

خدایا رحمتت دریائے عام است
ازاں یک قطرۂ مارا تمام است!

یااللہ آپ دریائے رحمت ہیں

آپ کے دریائے رحمت سے ہم کو ایک قطرہ کافی ہے

اگر آلائش خلق گنہگار
فروشوئی ازاں دریا بہ یک بار

لوگوں کے گناہوں کی آلائش ہی سے اے باری تعالےٰ

سارے گناہ اپنی رحمت سے دھوڈالیں گے

اور اُس دریائے رحمت سے تمام گناہ دھوڈالیں گے

●

نعتِ سرورِ کائنات علیہِ الصّلوٰۃ والتحیات

خواجہ عبدالاحد گنائی

رسولِ خدا زان آفتابِ تابان
دون عالمن منز چھوی تہندوی نوران

حبیبِ خدا زان آفتاب تابان
دون عالمن منز چھوی تہندوی نوران

لولاک لما فرماوان خدا
شوقہ چانہ پیدا گو زمین و آسمان

بوز نصف ذاتن یاد کورُسہ ذاتن
حورہ درایہ نورس ہشالہ ہیتھ وندوان
چھک ژی روشن صاحب ہدشن

اون کیاہ نون وچھ تس چھنا پادی زان
ازلک ژہ مقبول جنتکُ سہ جامہ پور
خلدِ برینس روے خدان
پرصلِ علیٰ چھوی وچھان مصطفےٰ

واللہ میہ ڈیوٹھم در باغ رضوان
یتھ حُسن آبہ کس لاثانیس چھُ بس
برگل رولیس بلبل چھ نالان

مشہورِ آفاق محبوب اشتیاق
مظہرِ محمدؐ انوارِ یزدان
کھتی برافلاک چھک تاج لولاک
برہفت اقلیم سلطانِ کامران
مشتاق احد گناٰئی نالان ہیچہ نے
انہٕ شمع رولیس فدا، ہیچو پروان
درود داہ نمِن بیٹھ سوز از دل جان
رسول خدا زان آفتابِ تابان

طبیبِ خستہ دِلانے تو یا رسول اللہؐ

یا رسول اللہ (صلعم) آپ تیمار دِلوں کے طبیب ہیں

بکُن علاج دردِ من بے دوا برائے خدا

میرے درد کا علاج دوا کے بغیر فرمائیں۔

براہِ ماندہ ام و بارِ جرم بر گردن

میں راستہ پر رہ گیا ہوں۔ یعنی خستہ حال ہوں۔ اور جرم یعنی گناہ میری گردن پر ہے

مدد رساں بمِن اے مصطفےٰ برائے خدا

یا رسول اللہ (صلعم) مدد فرمائیں۔ خدا کے واسطے رحم فرمائیں۔

پیر عبد الاحد نادمؔ

خراب وخستہ اُسی والبستہ چانی

نبی مختارہ چھک غمخوار سونوی   چھ یس دادن دوا دیدار چونوی
خبر ہینی گژھ مریضن تہ علیلن   نظر دِنی گژھ ذلیلن بیو سیلن
ژو داہ شتھ وری گیہ دور زمانس   کھٹو موکھ پیو تو یے دو کھ یتھ جہانس
زِبے برگی تلف گو امتک باغ   بہار ایم چھ چانی دورِ رک داغ
سبہ حاہ گی ضلیہ کوتاہ ژھایہ فرزند   ییو نا عار سونوی زار بوزد
ممانک پردہ تھاوِتھ چھوہ حیالتس   لجن قربان حیاتی اتھ ممالتس

ینہ نشت امر پولو ڈاف ترووو   تہ کیتین بصورت یان ہووو
دنیا جاہل مرن اتھ خواب نازس   مجازس مون گومت گون واتہ رازس
بخلوت میٹھ ہینی درز ریتھ تراو نی   مناسب ما چھ امت مشراو نی
ژد داہ شتھ وری گور دیوش روزِتھ   گژھو بیدار وونی یم زار بوزتھ
سرو تن اُسی وتن تراوو لنتن تل   ییو ژھنڈا دیو مشکل گژھن حل
چھ بیکس امتی آخر زمانی   خراب وخستہ اُسی والبستہ چانی
ڈیکہ بوڈ چھے باصد نیک نامی   ڈیکس یس لوگ تہند داغ غلامی

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

در فراقِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یارسولؐ اللہ از جبینن رُئیس تھوٗد تلیتو نقاب
روٗے ہاوتم روٗیے انورئیس چھُہ نوٗر کھ آفتاب

مایہ دٕلنس نوٗرٕ روین جلوٕ تمہٕ کیجٕ دِم دَوان
عکسِ روٗیک ہاوتم بااللہ بہ گومُت چھُس بے تاب

ادُن مِنی تمہٕ تہِ تھوٗد چھُکھ سایہٕ عرشِ برین
بے بہا چھُکھ بحرِ رحمت اے شہٕ عالی جناب

نکھہٕ روٗزم دکہٕ زٕدسی اے شہِ امُت پناہ
ژٕہی حبیبِ کبریا ژٕہی شافعِ یوم الحساب

کس یہِ عظمت شان و شوکت توہہ بغیر اے مصطفیٰؐ
رحمتہ للعالمین چھُکھ آمتوی ام الکتاب

نارٕ عشقُن للہ وان چھُس در فراقت یارسولؐ
لولہٕ نارن اُم فِراقن کرٕمتی سینس کباب

تم شہیدانِ وفاؓ تم جنگِ بدرک بدری صحابؓ
پاسِ تہندے روٗیے ہاوتم ژٕلتم مَیہ ساری اضطراب

ڈیدٕ تل عبدالغنی اشک ہاران یارسولؐ
توہہ سوا چھُم نہٕ مَیہ کانہہ بوٗنی تیے در دوٗہ بے خواب

دِلہٕ زار بوزتم مجیبہٕ میانے

علی صاحب، عاشق ترالی

عاشق تخلص علی صاحب نام قصبہ ترال میں سکونت پذیر تھے۔ والد کا نام خواجہ عبدالاحد صاحب تھا۔ فارسی کے نزبرد ستاستاد تھے درس و تدریس پر گزر اوقات تھی۔ پرہیزگاری اور خداترسی میں بڑی شان تھی۔ پرگنہ ترال میں اُنکے ٹکر کا کوئی فارسی اُستاد نہیں تھا بجز دل خواجہ سبحان ۔ اکبر بٹ کشمیری شاعری میں اُن سے اصلاح لیتے تھے۔ مہجور کشمیری نے ابتدائی تعلیم انہیں سے پائی ہے۔ بقول عاشق کے فرزند کبیر صاحب نعت ورباعی ادر محمد شاہ خطیب ترال بالا سے نعت دریافت ہوا کہ عاشق ترالی ۲۶ سال کی عمر میں ۱۳۲۸ھ کو ان کا انتقال ہو گیا۔

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

چھم گارِ بہ لارِہا مدینس — کیاہ ستا آسنا نصیبہٕ میانے
محبوبہٕ مئیہ لولہ چانہٕ گجھُ تن — معشوقہٕ چھو ہم قریبہٕ میانے
سامانہ مئیہ چھُم نہ در قیامت — داماہٕ رٹے مینبہٕ میانے
اُندریم تہٕ نیبریم وَنے بو دادی — دِلہٕ زار بوزتم مجیبہٕ میانے
ژِ ی چھکھ چھو کَن وہ کھن دوالس — ژہے داد وَنے طبیبہٕ میانے
عقدک بقابی و قلبی — تردیک یتم قریبہٕ میانے
درشن دِتم یتم مئیہ غائبی — درشن بنتم حبیبہٕ میانے
یامت بوِ دِ چھے سہ والضحیٰ ردی — بیمار ژ ہاسم طبیبہٕ میانے
یاسین و مزمل و مدثر — درشانِ تو شئے رغیبہٕ میانے
طلحہٕ ژِ صفت کَری خدائن — ولیل بُو مو عجیبہٕ میانے
آدم تہٕ حوّا ہمہ پیمبر — براران ژہے چھی خطیبہٕ میانے

معراج کرو تھ یِٔ چھُ شمود — قربان سگے ادیبہ مِیانِے

کُرمتِہ مہ خطا عطا کُر زِہم — در روزِ جزا حسیبہ مِیانِے

کرتم کتھاہ ستھامہ گژھِ ہم — ہا وتم ژٕ وتھاہ لبیبہ مِیانِے

یا لوٗرِ یتم دِتم میہ دیدار

نتہٕ توٗری نتم حبیبہ مِیانِے

عاشق تہٕ ژٕ سین وچھتھ بلا شک

جانانہٕ ہا یا ژٕ غریبہ مِیانِے

عہد:- قول و قرار — رشتہ جوڑنا • تابی :- دکھاوا - ظاہر • قلبی :- جانی - دِلی -

کی محمدؐ سے وفا تُو نے، تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

—— علامہ اقبالؒ

دوون عالمن چھُ سایہ بانے — سون محمدؐ نورِ نورانے

رسول میر شاہ آبادی

محترمہ ببیہ صاحبہ

یا نبی کرٕ ہا دیدار چون

یا فتح یا ھو یادٕ اُو سیمیٔے — بُورٕ رُمہٕ چھس تی للہٕ وان
صدرس منٛز باگ کدٕ لیتٕ چھُمیٔے — تتھٕ ہیوٕ صراط المستقیم تاوٕ
تران ترانِ بالہٕ فٹہِ گُمیٔے — بُورٕ رُمہٕ چھس تی للہٕ وان
حضرتِ فاطمنؓ توسہٕ کو تیمیٔے — کیتھٕ کرٕ دُلس کو نوی تھان
حضرتِ علیسؓ تن دُلو میٔے — بُورٕ رُمہٕ چھس تی للہٕ وان
نیٕہ نیٕہ کرٕ دٕن آفتاب پچھُمیٔے — موج موج دٕچھُمس فوجہٕ دریاو
موجہٕ دریاوس سینہ دارِ میٔے — بُورٕ رُمہٕ چھس تی للہٕ وان
نالہ مارٕ ہٹھس ہیٹھٕ لرٕ لرز میٔے — ستھ کو کھٕ کرٕ مس زدونٕہ ڈیہ سان
اکھ اندر حضرت بابہٕ ڈیوڈھُمیٔے — بُورٕ رُمہٕ چھس تی للہٕ وان

حضرت بلچی ببیہٕ وٕنیٔے
یا نبی کرٕ ہا دیدار چون
عامہٕ خاصہٕ اُندری بابہٕ ڈیوڈھُمیٔے
بُورٕ رُمہٕ چھس تی للہٕ وان

نوٹ: محترمہ ببیہ صاحبہ کی یہ نعت ظریف احمد ظریف نے "گلشن نعت" جو غلام محمد نور محمد تاجرانِ کتب نے شایٔع کی ہے اپنے نام سے منسوب کی ہے۔ ظریف کا یہ سرقہ ناقابلِ معافی ہے۔ ببیہ صاحبہ کی یہ نعت تقریباً ایک سو سال قبل ببیہ دید کی زبانی ظہور ہوئی ہے۔ ظریف اس وقت دنیا میں آیا ہی نہیں تھا۔

حاجی میر الغنی ۱-۱۱/۹۰

حاجی سید عبدالغنی

نعتِ شریف

حضرتِ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

کلمۂ لاالٰہ یاد چھُوئمے — بو درِ دل چھُس سوی للہٕ دان
سُوی نُور بر پوٗرٕ ولین چھُوئمے — بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان

صراط المستقیم کٕدلاہ چھُوئمے — راہِ حق تمہٕ کُوی حل آسان
نبی سندٕ ناوٕ ستی تار بوئمے — بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان
حضرت فاطمس نوٗرانہٕ چھُوئمے — شوبان حضرت علیس رضؓ جان
حور درِ جنت ونہٕ وان ڈیُپ چھمے — بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان
یزرٕ وٗن نوٗر تابان چھُوئمے — شوقہٕ ذوقہٕ وچھُس موٗج یرزٕ لان
رحمتکہٕ دریاوٕ سینہ داروئمے — بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان
حرمس منزٕ باگ روضہ چھُوئمے — عرشہٕ کھوتہٕ وچھُس نوٗرٕ نوٗرا ن
تتھ اندر حضرت یانہ ڈیُوٹھمے — بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان
وسیلہٕ ژور یار رضؓ شفیق چھُوئمے — سردارِ عالم کیاہ چھُہ شوبان
دوٗنوٕ وٗن عالمن ظہور چھُوئمے — بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان
عربس تہٕ عجمس سیر کرُوئمے — کیاہ سناوٕ چھُس روٗیے تابان
عبدالغنیس آرزو چھُنہٕ سیئمے
بو درِ دل چھُس سُوی للہٕ دان

نعت بدربارِ رسالت مآب

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محترمہ نور النساء صاحبہ

محترمہ نور النساء، قمرداری کے محترم عبدالقادر کی صاحبزادی ہیں
نورالنساء نے جناب رحمت اللہ شاہ صاحب سے تربیت حاصل کی ہے

رحمتک آگراہ نبی مختار
کل عالم منور تہندی دربار
پردرود ہر دم روز بیدار
اڈ وچھکھ سرکار بیہ ژوریار
تہندی دیدار بیھ لہ گل تہ گلزار
زہ وجال یوکرہک پادن نثار
یا نبی برس تل کران چھس انتظار
از جبین پیر دِتھ ہاورہ خار
ناز کر نورالنساء وچھتن غم خوار
ستی ہتھ ژوریار کر دیدار

بڈی منت چھم تادری چھس چھم نہ غم
بر محمد الصلوٰۃ والسلام

حاجی میر عبدالغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت شریف در فراق محمد رسول اللہ (صلعم)

بار گوب گوم ژالہِ کرتاہ داغ ہاوے یا رسولؐ
خستہ دِلکی زخم ہاوے راز باوے یا رسولؐ

تاجدارو شاہسوار وانہ تشریف سون کُن
پادنے تل سر بہ تراوے چشمہ وتھرے یا رسولؐ

کوت کالاہ شرپیے روزم کر بہ وچھہت رُوبرو
سینہ دوٗدمت شوقہ چانے ترییے بہ ہاوے یا رسولؐ

ٹھاٹھہ میانیو لولہ چانے سر بہ تراوے ڈیڈہِ تل
داد بیداد ساعتہ ساعتہ حال باوے یا رسولؐ

سینہ ژوٗٹمت چانی لولن یوٗد تہ اکھ دیدار دِکھ
شمع روئیس گتھ بو کرہے حال باوے یا رسولؐ

ہنیکہ یوٗد وے کریک دِمہ ہا خون ہاران یا نبیؐ
داغ ہجرک سینہ مزنہِ تھ ترے بو ہاوے یا رسولؐ

عبدالغنی چھس بہ پرِاران نالہ فریاد بوزتم
جلوہ ہاوتم لعل نے ہنز مالہ تراوے یا رسولؐ

حاجی عبدالغنی

نعت شریف

در عشقِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چھُم تمنا وقتِ آخر ہاوُ دیدار یا نبیؐ
سختیٔ سکراتِ وِزِ تَجِہ زم میٖہ غمخوار یا نبیؐ

داد دیدار بوزِ امشب نادلا ییہ چھکھ شفیق
چار یارِ باصفا رضؓ ییھ لہ راوُ گلزار یا نبیؐ

ناز چھُم نا فخر دُن میٖہ چون چھُس نا اُمتی
ییتھ بہ نِزا تھہ مُشراوِہن تِژی لولہ بیمار یا نبیؐ

پائمہ روزِن جل میٖہ بوزِم آس لاران ڈیڑ تل
غنچہ منز چھُس گیر گومت بوزتم زار یا نبیؐ

نامِ محمدؐ بر زبان چھُم داغِ غلامس کیاہ چھُہ غم
آس سائِل پر سوالی چون دربار یا نبیؐ

آرزو در دل میٖہ چھُوم پاسِ للّٰہ زار بوز
ساعتہ ساعتہ پر دِگمہ زم چھُس بہ عاجز دار یا نبیؐ

منتظر تِژیٖنے کُن بہ روز تھاوتھ چھُم چانی صبح و شام
دِکہ زدیٖنے نکھہ روزِم پیشِ غفار یا نبیؐ

روزِ محشر سایہ کرزِم پایہ بوڈ چھکھ بوزتم
عرضی کران عبدالغنی ژاوُ دربار یا نبیؐ

حاجی میر عبدالغنی

نعت در آرزوے فراق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ میہ چانے لولہ دٕد مت چھم جگر
نارِ عشقن اُمی فراقن حال کوٗر مت ابتر

چھم دِلس اندر تمنا کرہ بہ ڈیشتھ یا رسول
اشک بارس نالہ کارس وُنی کرٕ و ناکھ نظر

یکہٕ کتھ کُن ہیکہ ڈرٕ کیاہ پائے کرٕ سوٗنے دوان
زیرِ داماں دِم امان چھکھ عاصین ہُند چارٕ گر

والضحیٰ روئے مبینس گتھ کران شمس و قمر
عرش و فرشس شرق و غربس چہٕ نعلین تا سر

سٕٹھاہ دِل گوٗمت تنگ رُوئیس میہ ڈولمت چھم رنگ
ہر طرف چھم فوجِ دشمن کرٕ زٕم عطا فتح ظفر

زیرِ فرمان قدرتن تھوٗمت ژٕ یٔے چھی لوح و قلم
درفع کرتم فکر و غم اے سیدالخیر البشر

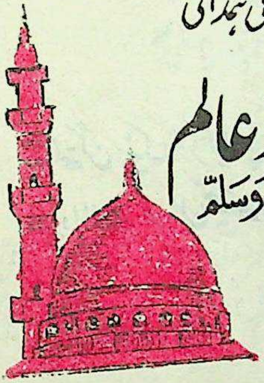
خط اخشم عطا کرتم ہدایت یا رسول اللہ
چھُس گنہگار اُمتی چھُہٕ نے ژٕ میونے چارٕ کر

یُس ژٕ آسکھ پشتِ بان اے خواجۂ کون و مکان
باللہ میہ چھم دادٕ ین دوا چھُہٕ نے لعاب اے سرور

جمال والضحیٰ روئیس گوٗمت عبدالغنی شیدا
ڈیچھ میہ پننہٕ نیو دیدِ دیٖ الحمد اللہ ژٕ دل میہ شر

قبلۂ دل آفتابِ روے اوست
کعبۂ جاں خاکِ راہِ کوے اوست

میر سید علی ہمدانیؒ



رحمتِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

اُمت پناہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

شاہ مدینہ چھم اُمت پناہ
یا محمد مصطفےٰ
قدمن کرے سر فدا
یا محمد مصطفےٰ

یُس آسہ ترینے ہیو پشت بان
اللہ تس چھے پاسبان
کرتم نظر اے مجتبےٰ
یا محمد مصطفےٰ

غنچۂ دہانس چھُوی لعاب
آبِ حیاتِ کائنات
مرضن شفا دادین دوا
یا محمد مصطفےٰ

سرمایۂ حیات

کرتم تطر مسکینسی — راحت دِتم غم گینسی
اکھ دِلِ حزین لایان صدا — یا محمد مصطفٰےؐ

مارا نہ دارد در جہاں — غیر تو مشفق مہرباں
ذاتِ مقدس حق نما — یا محمد مصطفٰےؐ

دُنیوِ نے حقن اسرارِ کُل — بنیہ تھو ونکھ ختمِ رسُل
سردارِ جملہ انبیأ — یا محمد مصطفٰےؐ

مولا علیؓ مشکل کُشا — حسنینؓ تو زِ فاطمہؓ
دل و جان تمن بادا فدا — یا محمد مصطفٰےؐ

در حشر اے سالارِ دین — چانی شفاعت بالیقین
اندر حضورِ کبریا — یا محمد مصطفٰےؐ

بس چھم دِلس منز آرزو — دیدو بہ چھتھ رُو برو
دیدار دِتم پاسِ خدا — یا محمد مصطفٰےؐ

عبدالغنی چھو نے غلام
از دل و جان سوزان سلام
امن دِتم زیرِ ردا
یا محمد مصطفٰےؐ

فاخر کاشمیری

پوشیر تُو کرُتھ شمعس گژھ پان زالِتھ ژِ یارس پتھ

اے ماہ سرو قدمن، قدمن یارٕ لجیو
نگہے سوی من افگن وُچھس یارٕ لجیو

پیش روزلف پریشان پس سرکا کل پیچان
از چھُیم یارٕ بہ سامان شوبنس یارٕ لجیو

شمعو کوہ دود کٔ ژی محبت وُنہ کُہنہ چھوی
اوش تراوان دارِ ژکیاہ گوی زُنس یار لجیو

پوشیر تُو کرُتھ شمعس گژھ پان زالِتھ ژِ یارس پتھ
برونٹھی رٔٹتھ عشقٕچ وتھ دزنس یارٕ لجیو

منہ منز یارٕ دمہ بہہ رنہ مژ خاصہ نعمتٕ کھیہ
کھیکھ نتہ بال کھمہ وہ روشنس یارٕ لجیو

فاخر ولولہ مؤثر بریجہ بہہ سانہ کرم کر
بہنے چانہ ژ لہیم شر ہنس یارٕ لجیو

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا   مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مولانا الطاف حسین حالی

محمد حسن شعری کاشمیری

اے رسولؐ خدا چہ فرمائی

وقت آن شد کہ جلوہ فرمائی
باغ ژلہاے مابہ زیبائی

کریہ ساتاہ ژ مجلس آرائی
دون اُچھن ہنز وندے بوبینائی

از عرب در عجم انیو تشریف
کوت کالاہ بہیو بہ تنہائی

دأدی لداُمتی چھِ خستہ گمت
اشفع یاسیدی و مولائی

تراو دپن پر دِہاو نون رخو سار
جان بلب وآتیو از تمنائی

از لعمرک ژ تاج برسر چھوی
وُرمُدثر رِدا بہ زیبائی

سوی مجلس دِ ماہ انیو تشریف
چانہ ستی امتس چھِ زیبائی

اتھ روٹ کرتیواسہ مسکینن
ہیتین در چہ سیہ کاری

صد ہزاراں چھُ یوسف مصری
چانی حُسنن ہناو شیدائی

منتظر ہست منبر و محراب
اے رسولؐ خدا چہ فرمائی

ڈیڈ تل اس ژمتہ ژمتہ ساری
یدوچھوسد چھ چانی بڈی یاری

اتھ روٹ نے کرتو مہ مسکینس
روز محشر چھِ کیژ رسوائی

شعری از دل ترانہ سازد
می کند نغمہ از لب نائی

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

اِلتجا دردربارِ فیضِ رحمت پناہ حضرت سرکارِ کائنات (صلعم)

ہول چھُم چون کربہٕ وچھ ہے رُویہِ انور یارسولؐ
داد عشقنہٕ سینہ چھُم چاک چشمہٕ چھم ترٕ یارسولؐ

چون عاشق چھُی خداسوزاں درودٕ بیّیہ سلام
پرِ دِتھوٗ دِل ہاوٕ رخسار رُویہِ منوّر یارسولؐ

ایہِ در دریایہِ غم چھُس اُمتی چون دِل حزین
چھم دوا یا مصطفےٰ دیدارِ اطہر یارسولؐ

از شرِ دشمن ظالِم تھاو زٕ ہم اندر پناہ
عطا کُر زٕہم میٚہ ہر ساعتہٕ فتح و ظفر یارسولؐ

ژور یار رضؓ چانی ژور تھم محکم چھ اِسلامُک ستون
بیی ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ یارسولؐ

چھُم دِلس ہینددِ محبت تا آسی ژور یارؓ
پاسہٕ ہینددِ سایہ کُر زٕہم روزِ محشر یارسولؐ

یِتھہٕ حضؐ بے کس میٚہ ترادُک چھُم نہٕ کانہہ بے توہہ سوا
ہر زمان تھاو زٕہم بدُنیا سایہٕ برسر یارسولؐ

آسہ لاچار ایے سرکار زادِ راہ چھم نہ بدست
ہر زمان ہر وقتہ پنہٕ پنے اکھِ روٹ کر یار سولؐ

چون اکھ بے کس کران چھے التجا عبدالغنی
دور کر زم رنج و غم امت بہ بر دریار سولؐ

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

سرورِ کائنات امت پناہ شفاعت دستگاہ سرورِ عالم حضور احمد مجتبےٰ
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امتی اکھ دِلحزین چھس گناہگارم یار سولؐ
عفو کرتہٕ از برائیے چار یارم یا رسولؐ

در ندامت چھس پشیمان سٹھاہ چھم شرمندگی
از گناہان روسیاہ چھس شرم سارم یار سولؐ

یِس کرکھ ژِ ہی عفو یِیے گو فارغ از ھر بلا
عفوچ چھم امید ژ ییے نِش بیقرارم یار سولؐ

رُو یے ہاو تم روٗ یے انور یِس چھہ نورک آفتاب
نورِ حق چھے روٗیے انور دل فگارم یار سولؐ

سوز تم از فیضِ رحمت بخش میٗ جرم و خطا
دِل شکِستس ژییے سوا کس نہ دارم یار سولؐ

کرِتہٕ از لُطفِ نظر اَیہِ شہ اُمت پناہ
کاتھٕ غم روزِ خوش حال لاچار دزارم یا رسولؐ

چھُس کران باصد ادب دربارگاہت التجا
در نظر تھاوزم سُتھاہ اُمید وارم یا رسولؐ

یا رسولؐ اللہ برس تل اشکِ ہارَان عبدالغنی
رویے انور ہاوٕتم در انتظارم یا رسولؐ

حاجی عبدالغنی

نعت شریف اُمت پناہ حضرت خاتم المرسلین (صلعم)

تھَر آسہِ محشرچ آسہِ لاپہِ لار
موکہ لاوِ اسہِ رسولِ مختارؐ

علم بردار آسہِ پانہٕ سردار
موکہ لاوِ اسہِ رسولِ مختارؐ

حکم یِیلہ جآری کرِ بآری
شفاعت چون آسہِ جآری

اُمتس شفقت کرِ غم خوار
موکہ لاوِ اسہِ رسولِ مختار

خآلقن سوزنکھ ژے مختار
ژسِواکس نِش کرِ اظہار

پیر دِتتہٕ کرزیم چھس بہ عاب دار
موکلاوِ اسہِ رسولِ مختارؐ

اُمتس کری زِیوٗ پانہٕ یاری
رحمت چانی آسہِ جاری

شفاعتس چانس چھس امیدوار
موکلاوِ اسہِ رسولِ مختارؐ

عبدالغنی چھہ کران زار وپار
پُل صراطچہ سختی دیزیم تار

سیت ہتھ ژور یاریم چھہ دِل دار
موکلاوِ اسہِ رسولِ مختارؐ

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

در خدمتِ رحمۃ اللعلمینؐ

رحمتکہ بنیوٗ چھکھ بلند شانے — تامہ وُن چون نورانے کیاہ
والضحیٰ روٗیے چون ماہِ تابانے — والّیل مُوٗیے شوبانے کیاہ
مازاغ چشمہ چانہٕ عینِ نورانے — ذرہ ذراتہ کنِ عیانے کیاہ
شوبہ وُن قد چون کیاہ میانے — مہر نبوّت ووّل شانے کیاہ
تنگ دار کیاہ چون غنچہ دہانے — شوبہ ووُن ژند مخنتہ دانے کیاہ

وُحیِ قرآن بوزِ چانہِ زبانے — ذاتہٕ سُند فرمانے کیاہ
شقِ صدُرک کیاہ کرَے بیانے — پانہٕ فرمادان رحمانے کیاہ
لولاک لما بوہ ڈ ِنشانے — کانہہ وڈیم ما امہِ آنے کیاہ
معراج کرُد تو ہ اکہِ آنے — جبرئیلؑ چون دربانے کیاہ
معجزات تہُندی کیاہ کرِ بیانے — شقُ القمر عیانے کیاہ
اہلِ بیت رضہ تہُندی بحرِ عرفانے — تعریف در قُرآنے کیاہ
واقف امہ کی اہلِ ایمانے — ذات چون نُور تابانے کیاہ
ژور یار رضہ چانہٕ کیاہ شوبانے — اتھ گواہ آیۂ قُرآنے کیاہ
عبدالغنی یس چاوُ جامِ عرفانے — درُود و سلام سوزانے کیاہ

روشن چھُے تس قلبِ نُورانے
ناوُ چون وردِ زبانے کیاہ

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

برذاتِ مقدس نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم

سلام علیک اے نبی مکرّم
سلام علیک اے رسولِ معظّم
گمتھ دادیہ میہ چھِم کتیاہ ونے بو
ونے کیاہ بہ احوال ژِ یہ معلوم ہردم

ژٕ سالارِ اُمت ژٕ ے چھُے شانِ عظمت
بہ آسہٕ ڈیدٕ ہل باچشمہٕ پُرنم

بہ لوح و قلم چاۓ قایم حکومت
کُنی قطرے امہٕ رنج و غم منز میّہ کڈ تم

ژٕ سوزُک خداین شہنشاہِ رحمت
ژٕ نورُک آگراہ نبی محترمؐ

ژٕ لبد انز خدا چھُکھ بنوٗ رِ ہدایت
نبیؐ مکرمؐ شفیقِ دوٗ عالمؐ

بہ عبد الغنی ردیے پاکس چھُہ شیدا
مہٕ چھُم شوٗی فخر اے رسولِ اکرمؐ

حاجی میر عبد الغنی

نعتِ شریف

التجا بر دربارِ فیضِ بار حضرت رحمۃ اللعلمین (صلعم)

نالان دِل چھُم ہجرِ کے آزارہٕ یا رسولؐ
مسکین بہ چھُس زار بوزُم وارہٕ یا رسولؐ

نعلینِ پاکس لعل وندٕ رہے اے شہہِ اُمت پناہ
دٕ ز میّانہٕ شوقکی یانہٕ کرٕ دی چارہٕ یا رسولؐ

سرمایۂ حیات

چھم نارِ جگر عشقکوی کر بہ ڈیشت مصطفےٰؐ
شیہجار دیتم رئیہِ کیے دیدارہ یارسولؐ

اُمیِ لوٗ زِ رٔوین چاٗنی کرٗدم پاپہ میٚہ جگرس
راحت میٚہ دیم تۆرکیے دربارِہ یارسولؐ

دِچھہ ہے پنیوی چیشموی رٔیہِ والضحٰی چون
چھے رویہِ نورس رہ یہ سنٛدانہارہ یارسولؐ

خاطر میہ کرٗدم جمع چھس بے سہارا یا نبیؐ
ساٗری داد بلنم تطر ہند بلغارہ یارسولؐ

دامانہِ ہی چھم تھپ یِگے نورِ جبینس
یوزم میٚہ شوٗقک نالہ کرٗدم چارٕہ یارسولؐ

عبدالغنی چھے زار ونان بوزتس فریاد
دیزم میٚہ امان محشرکہِ گٹہ کارٕہ یارسولؐ

ذاتِ پاکِ تو دریں مُلکِ عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبانِ عربی!

(جامی)

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

نذرانۂ عقیدت محمدؐ رسول اللہؐ (صلعم)

محبوبِ خدایان زینتِ لامکان
ملک و فلک ہم زمین و آسمان

محمدؐ تشکل نورِ خدایان
درود دتمِن ییٚتھ سوز از دل جان

نازنین شاہ بوڈ کیاہ چھ شوبان
دۄن عالمن ہند شاہِ سلطان

لولاک لماچون بڈ نشان
کانہہ دۄیم ما آوٚ امہِ تھد شان

بہ کرم الہٰنا بہ لطف واحسان
یارسول اکھ سانہ ہاوٚتم یان

رۄدش چھ تس گوشو چھ بوزان
رحمۃ للعالمین سون نگہبان

کس اکھا ہیتھ شانِ ازم سلان
تیٚئے ییٚتھ نازل سپٚین قرآن

حضرتؐ سون آو نورِ نوران
شاہِ سرکارس تاج تابان
کر کیاہ عبدالغنی تعریف بیان
تعریف چونی چھ درفرمان

٥

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

از عشق و محبّت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

نبی مختار چھُ غم خوار اُمت
چھُ دادن دوا چھانٛ نظرِ رحمت

چھُس بے یار و یاور کر رفاقت
دیتوی ژی ذات پاکن شان و شوکت

ژ تراوُم اکھ نظر شفیع میٚہ حضرت
بلاشک بنم میٚہ فتح و نصرت

میٚہ در دنیا و عقبیٰ چانٛی شفقت
تمِس کیاہ غم یمِس چانٛی حمایت

خُدا ین پیٚدٕ کوٚر رنگ از نورِ وحدت
ژ رحمت سارنی بیٚتھ آمُت ہدایت

تلیو کھُد از نقاب از روئے رحمت
بہ چھُس مشتاق بر نور جبینت

خبر ہیم بے وسیلس تی چھُ حاجت
دٕکہ زدنِ نکھہ روز کر حفاظت

بہ چھُس دلخستہ آمُت در ندامت
بوقتِ نزع میٚہ ہاوزہم رُئی رحمت

منگان عبدالغنی بر در چھُ راحت
منگان چھُوی یارسول اللہؐ حمایت

اے خالق ہر بلند و پستی !
شش چیز عطا بکن زہستی

ایمان و امان و تندرستی
علم و عمل و فراخدستی

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

در دربارِ سرورِ دوعالم (صلعم)

رسولِ خدٰا ازان چھ بے شک حیات — درودِ تمن ہیتھ ژ پرد ؤ تے رات
کُنہ تھاؤ وأرِ بوزِ کیاہ چھ کھ صفات — تہندہ مہ کھ بیٔدہ گو کُلِ کائنات
فخرِ کائناتس بڈٕ چھ عظمت — دوٗن عالمن منز تہنز رحمت
شکل و شمایل بیہ حرکات — تعریف تہندی کران پاک ذات
یا نبی بہتھ چھو جایہ خلوت — شمع رُدیے پوٗنیرن کرہے گت
مایہ چیانہ عالم کیاہ چھ ظلمت — نوٗرِ چیانہ عالم کیاہ چھ ظلمت
رحمتک نبیؐ چھو بہتھ بر تخت — صدا بوزِ یا نبیؐ بیتہ راحت
لول تہندہ آو حض بے نہایت — نامِ پاک تہند چھم بوڈ مسرت
چار یارِ باصفاؓ کرد سالت — دین و دُنیا عبدالغنیس تی چھ حاجت

محمد تہٕ ژور یار بر حق گنزرک

تمن نِشس انٛدہٕ نے دُلی ہیکی نیاے

(کلام حضرت شیخ نورالدین ولی رحمتہ اللہ علیہ)

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

در دربار حیاتؐ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عالمس چھُ تابان حیاتؐ نبیؐ | رنج و غم کاسان حیاتؐ نبیؐ
بنہ سوی بے شک شاہ سلطان | یس آسہ درجان حیاتؐ نبیؐ
درودہ ترن بیٹھ سوز دل وجان | بلاشک چھُ بوزان حیاتؐ نبیؐ
نیم شب زونہ گے پار یک آن | ڈیچھتہ کیاہ باشان حیاتؐ نبیؐ
بے کس تہ عاجزن مسکینن | بس چھُ یوڈ نگہبان حیاتؐ نبیؐ
وسیلے تُہ دریار بیہ حسنین | دم پناہ آس منگان حیاتؐ نبی

در دست عبدالغنی رٹتھ دامان
تس چھُ بس سامان حیاتؐ نبیؐ

قد چونے ڈیچھ متے بالا | یا محمدؐ مصطفےٰ
حدو لا حد عرشِ اعلیٰ | یا محمدؐ مصطفےٰ
نام پاک چون ہیون چھُ دشوار | نشہِ عطار گرتھ ہا
صد ہزار بار زبوبہٗ چھلہ ہا | یا محمدؐ مصطفےٰ

صمد میر

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

در دربار حضرتِ محمّد مصطفیٰ (صلعم)

یا حبیب خُدا چھو نورِ ذات — سرورِ عالم تہٕ فخرِ کائنات

در شانِ شوکت آنحضرتؐ — نصرُ من اللہ آیہ بشارت

تہند موکھ ییدہٕ گو ارض و سماوات — لوح و قلم تے بیہ دوہ تہٕ رات

خالقن دِتو نوٗ کیاہ ولایت — رحمت تہٕ معرفت بے نہایت

سرونڈیٔ رچھزٕم درِ عرضات — تہند ہتی حاصل چھم میہ نجات

سارِنی ہیتھ حق تہنز رحمت — دیدہٕ دیہ وُچھہا تہنز صورت

اندرٕی لولہٕ شرِ چھس گوٗلت — خاک در چونوٗی چھم ملوٗمت

عرضی چھس کران باندامت

یئرہ زانہہ پاوزٕم نہٕ تا قیامت

دمہٕ دمہٕ عبدالغنیس تہنز مروّت

رچھتیم نظراہ تہٕ بیہ شفاعت

○

دادِ عشقنہٖ نارٕ زٕو لتھس یا رسولؐ

عبدالرحمٰن نعت خواں

خواجہ عبدالرحمٰن صاحب نعت خواں حاجی عبدالاحد صاحب کے فرزند ہیں۔

۱۹۳۸ء میں سرینگر کے ایک محلہ کاکہ صاحب جالٹہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ عبدالرحمٰن نعت خواں کو حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام سے والہانہ عقیدت ہے جس کی بدولت اللہ تعالےٰ ان کو نعت خواں اور شاعر بنادیا ہے۔

حاجی میر عبدالغنی۔ شاہ کدل سرینگر

نعت رسولِ مقبولؐ

دادِ عشقنہٖ نارٕ زٕو لتھس یا رسولؐ
دٕدِ یہ ہاوتم شرٕ گو لتھس یا رسولؐ

تیرٕ مژگان چھم سَنے ہتھ جگرس
حال دِ چھتم مارٕ کوٗر تھس یا رسولؐ

ٹوٗکہ شوٗر گوم لوہ کچارس کرٕ چھتھ
خاوٕ یکھنا بر کوٗر تھس یا رسولؐ

مثلِ فرہادٕ یان مارے زیرٕ در
ہا دیدار چھو نہ راو تھس یا رسولؐ

پامہٕ دٕژہم آشناد ودرِ دِلو
سٕتھ کرتم بتہ کوٗرتھس یارسولؐ

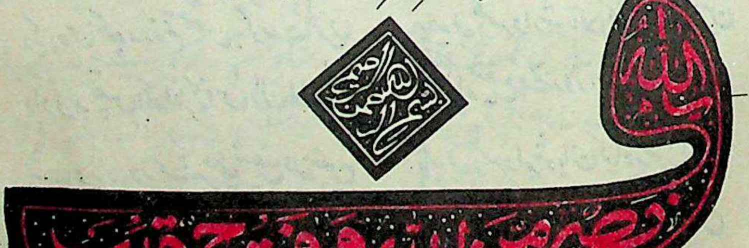
دٲدی لدِتھس دادنی ہنٛز گوٗ ملتوی
کرتہٕ درمان مُژرٲوتھس یارسولؐ

والضحیٰ روٗیس توٗ ییو از تھٕد نقاب
بےکسا اکھ تارٕ کوٗرتھس یارسولؐ

سوزتم تُم چار یارٕ باصفا رضؓ
دادٕ تھہند ے لولہ لوٗرتھس یارسولؐ

روزِ محشر سایہٕ کرزٕ ہم رحمتک
آسہِ لاچار سایہِ دِلو تھس یارسولؐ

نعت خوان رحمان کران آہ د فغان
کرای عشقنِ تاوٕ تُلو تھس یارسولؐ



حاجی میر عبد الغنی

نعت شریف

اِلتجا بدربارگاہ تاجدارِ مرسلین آفتابِ دوٗ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کائناتس منز چھہ تابان تاجدارِ مرسلین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

نازنین حضرتِ حق شانہٕ بوڈ پیغمبران
شوبہٕ دِن چھکھ در دوٗ عالم گاہ ترادان جہان

ذاتِ پاکس لوٗکھ کوتاہ پیٚدٕ کورنے شاہِ دین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

چھُس بہٕ نگمت چینگ ظالم دمِ پناہ آسے فگان
بے وسیلس ناتوانن شاد تھاوان ہر زمان

عمز دان مسکینٕ ہند رحمۃ للعالمین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

روئے دِلشیتھ شر چھُنیران لولہٕ دٕدی مت عاشقن
کیاہ گرٕ ھی کم حل میہ کرتم پاسِ اللہ مشکلن

شر گولمت چھُس بہٕ اندری اے شفیع المذنبین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

شوقہٕ چانے پیٚدٕ گومت آسمان وہم زمین
گردِ نعلین چون شوبان تاج بر عرشِ برین

دکہٕ زدس نکھ روزتم چھُس بہٕ گومت دلحزین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

دادی لد چھُس اکھ نظر کراس لا ران لولہ سان
چار یار شفیعٔ انمے روز آسہٕ پیٹھ مہربان

پشت وپناہ روزِ محشر چکھ شفیع المذنبین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

لولہ دٕ دمتھ شوقہٕ چانے رات دوہ عرضی کران
درندامت زیر در عبد الغنی نالہ دِدان

دین و دُنیا راچھ کرزم پاس ربِ للعالمین
پایہ بوڈ سردار شوبان کیاہ رسولِ نازنین

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

در دربار سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ازبکہٕ مقبولہ نبی تاجدارٕ یے — شاہِ سرکارٕ یے وندٕ یو جان
نبی مختارٕ چھکھ ژٕ ی غم خوارٕ یے — شاہِ سرکارٕ یے وندٕ یو جان
ردٕ یے چون گلاب مشکہِ انبارٕ یے — گفتارٕ چونی کیاہ شوبان
یٕمہ رٕ وکھ داما نہ تس نگہٕ تارٕ یے — شاہِ سرکارٕ یے وندٕ یو جان
ناوٕ چانہِ مو کلواٗسی گناہگارٕ یے — روزٕ قیامت چھکھ ژٕ سابان
ژٕ و جان وندٕ ہے بیہ جگر پارٕ یے — شاہِ سرکارٕ یے وندٕ یو جان
وسیلہٕ اٗمیے ژٕ و نوٕ یے یارٕ یے — شب و روز براران ہاوٕ تم پان
پوٗرٕ پاٹھی ہاوٕ تم نورِ رخسارٕ یے — شاہِ سرکارٕ یے وندٕ یو جان
تھٕ ر چھم کرٕ کیاہ صدر کہ تارٕ یے — در دل چھس یہ تیِ للہٕ واٗن
تتہ مو کلوٕ زٕ م نبی مختارٕ یے — شاہِ سرکارٕ یے وندٕ یو جان
شفاعتک سامان چھکھ ژٕ سردارٕ یے — عاشقن روٕ یے پاک پانہٕ ہاوان
دیدارٕ وچھہٕ ہے تمہٕ سمارٕ یے — شاہِ سرکار وندٕ یو جان
عبدالغنی عرض کران چانہٕ دربارٕ یے — ییتہٕ آسہٕ ساروی عالم براران

سارِی اُمید وار تھاوٕ تک وارٕ یے
شاہِ سرکار وندٕ یو جان

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

در التماس آرزوئے دیدارِ سرورِ کائنات (صلعم)

سردارِ دوٗ عالم سرورِ کائنات
آفتابِ تابان کیاہ نوٗرِ ذات

دلُ وجان درودہ سوزدوہ تہٕ رات
راحتِ دلِ سیداں ہا یہ یک ساعت

گوشو چھُہ بوزان نازنین حضرتؐ
روشن چھُس میونوی کرٕنا عنایت

کیاہ سنا کرٕنا میٚہ نظرِ رحمت
تا دورِ قیامت ردزٕ م عزّت

حضرت نبیؐ سند چھُم سٹھاہ محبّت
ہول چھُم جگرس ئٕڈ چھم برکت

ساتہٕ ساتہٕ عبدالغنیس کرٕ رفاقت
پیٚرہ زانہٕ ہاوٕ نہٕ م نہٕ تا قیامت

★

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

در خدمت فخرِ موجودات نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم

کران چھس حال دِل اِظہار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
زُلیم ادِ یتھ دِلس زنگار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
حقن از یے کور کھ مقبول — ژِ چھوکھ اوّل ظہورِ نوُر
میہ دادِ ی لد سینہ چھم بیمار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
ونان بنیس بُوینہ نوُی زار — دِوان چھس نالہِ ایے سردار
یہ نظر یے چانہ بلہ بیمار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
وسیلہ ہیتھ آس بو چانِ یارٔ — نظر تراوُم میہ از دربار
غلاما اکھ بو چھس داغدار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
بہ چھس آعش کران زارٔ بار — پتھر پیومت بہ چھس لاچار
شفا چھوُ نوی میہ چھم درکار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
بہ اندری شرٔ چھس گولمت — میہ پرُتھ مُوس عرق پھٹومت
تویے چھم چشمہ زٔ خون بار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴
میہ لولک داغ جگرس چھم — تنگل پیمت میہ سینس چھم
چھوکھن دِلکین ژٔ چھکھ بلغار — میہ زار بوزِنا نبی مختار ۴

بہ رات دۆہ نالہ چھس دِوان ۔۔۔ اُچھو کِن خونِ دل ھارُان
تُلو تھو دِیرِ دِ ہاوُرخار ۔۔۔ میٚہ زار یوزِنا نبیٔ مختار
مشرف عبدالغنی گژھِ دِیدار ۔۔۔ بہرِ للّٰہ ہاوُتم نورِ انوار
اے رسولِ خُدا چھُس بے قرار ۔۔۔ میٚہ زار بوزِتا نبیٔ مختار

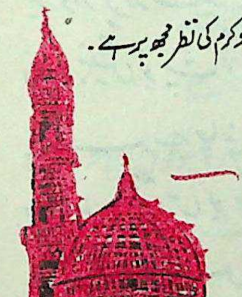
پادشاہا زِ کرم چشم نگاہے دارم

اے بادشاہ دو جہاں سرورِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم تمہاری لُطف وکرم کی نظر مجھ پر ہے۔

از عدو باک ندارم کہ تُو شاہے دارم

مجھے دُشمن کا کیا خوف اور ڈر ہے جبکہ تو میرا والی ہے

بگزر از کینِ من اے چرخ کہ افتادہ نیم



اے آسمان تو میرا کینہ دل سے نِکال، میں بے آسرا نہیں۔

چوں رسول عربیؐ پشت پناہے دارم

چوں کہ حضرت رسول عربی سردار دو عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم میرے پشت پناہ ہیں۔

* یہ اشعار حبیب اللّٰہ ڈلو کے ہیں۔ حبیب اللّٰہ ڈلو خواجہ نور اللّٰہ صاحب کے فرزند تھے فنِ شعر وسخن کے اُستاد تھے۔ تعلیم وتدریس کا کام ہمیشہ جاری رکھا۔ خوش خطی میں صاحبِ کمال تھے۔ ۱۱۹۸ھ میں رحلت کی

حاجی میر عبدالغنی

نعتِ شریف

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

نام پاکِ محمدؐ رسولِ اکرمؐ — یُس پرِ تَس ژلن ساری غم

محمد مصطفےٰ اچھو نورِ قدیم — نورکھ آگراہ خلقِ عظیم

بعد از خدا چھُ نبی محترمؐ — سایۂ رحمت در دو عالم

شیاً للہِ پران بہ اَس ہر دم — ناو چون وِرد چھم اِسمِ اعظم

پاپہ بڑ یا نبیؐ تھود تل قلم — رژ براتھاہ میہ دِم ژ شاہِ امم

یارسولؐ عرض کران اَس بہ غلام — عاقبت محمود کرتم مقام

ڈیڈ تل غلام چون چھس سرِ خم — للہ عرضیں گوش تھاو تم

فیض دربارِ کوی عطا کر انعام — راحتِ دِل تے بیہ آرام

ذکرِ چانی عبدالغنیس صُبح و شام — راچھ کر بوزم عرض و سلام

یاحضرتِ غوثِ پاک وقتِ مدداست

یاحضرت غوث الاعظم رضؓ ہماری مدد کریں۔ مدد کا وقت ہے

شد سینہ زِ غصّہ چاک وقتِ مدداست

سینۂ غم سے چاک ہو گیا ہے۔ آپ کی مدد کا طلب گار ہوں

در حرزِ خودم نگہدار از غم ہا

آپ اپنی حفاظت میں مجھ کو رکھیں اور غم سے آزاد فرمائیں

لاحرز لنا سواک وقتِ مدداست

آپ کے سوا میری جائے پناہ نہیں ہے مدد فرمائیں

نعت شریف

عبد الرحمٰن نعت خواں کاکہ صاحب بمالنہ سرینگر

نارِ عشقن زاجنم تن یارسولؐ — رآضی روزتم شرمہ ژلہن یارسولؐ
رُدی ہاوتم یُس چھُ نورکھ آفتاب — جان وندے پھوٗلہ ہن ہن یارسولؐ
والضحیٰ چھُوی وصفِ رُدی نازنین — مُوی چونوی مُشکِ ختن یارسولؐ
عمر رآدم چھُم نہٕ کُرمٕ زیندٕ گی — کرٕ کیاہ یتہٕ سآری سمن یارسولؐ
نفسِ امارن یہٕ کوٚرنس مُبتلا — زور اہکی چھُم نہ ہمن یارسولؐ
چھُکہٕ لدس زار لوزتم اے طبیبؐ — کرتہٕ مرہم لوٗلہٕ زخمن یارسولؐ
چشمہٕ رحمت مُتر راوتو دِل فلیم — سُوی چھُ دوا داد لدن یارسولؐ
چاہٕ کھوتہٕ کُس چھُم میہٕ مشفق اے شفیق — روز تم مہربان بمن یارسولؐ
ہر طرف چھُم فوجِ غم درپیش ئُی — گیر کوٚرمُت چھُس بہٕ غمن یارسولؐ
روزہٕ کوتاہ کال درغم اُمتی — پھولہ رادم لولہٕ چمن یارسولؐ
دکہٕ لایان چھُم میہٕ سآری زار لوز — نگمُت چھُس لکہٕ پامن یارسولؐ
یس ژہیو آسی شہنشاہ پُشتبان — کرسہ سیدی زیر غمن یارسولؐ
چھُم ستھاہ حاجات ژیے نِش ہیتھ بہٕ آس — کر عطا احسان بمن یارسولؐ
دردِ دنیا الم چھُم بہٕ کانہہ ژیے ہیوٚ مہٕ بیاکھ — یاد کری منتہ شبن یارسولؐ
چھُم وسیلہٕ غوث الاعظم مُحی الدینؓ — بُوتہٕ چھُس تتھ رزہٕ لمن یارسولؐ
روزِ محشر سایہ کرُ ژہم رحمتک — چھُس بہٕ محتاج مرد تن یارسولؐ
نعت خواں رحمان بر در آمتوی — لول چونوی چھُم نہٕ تھمن یارسولؐ

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

در دربارِ سرورِ دوٚ عالمؐ دذکرِ چار یارِ باصفاؓ

تعریف بنی کٔرِز پانہٕ ذوالجلالن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

سینہ چھُم زولمت اہم عشقہٕ نارن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

دیدارُ چھنگ چھُم میہٕ ارمان | بنی نازنینسؐ دندِ ہاجان

رات دوہ دوتم دیدارس پرارن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

حضرت صدیقنؓ اوٚلم یارگارن | یوٚز تم دنونے پرہیزگارن

تمی خبر گے دوٚ نوٚن عالمن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

حضرت عمرنؓ تم عدل دارن | فرزندس عدل کورن تی چھُہ عیان

عادل چھُسو خوٚن ادس ہارن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

حضرت عثمانؓ جامع القرآنن | آیہ آیہ سوہ برن پوٚر قرآن

مرحبا کورس پینی دلدارن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

حضرتِ علینؓ شاہ مردانن | ویران کورن تیے کفرستان

تہندی ہیبت ادس کفارن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

بانگاہ دِتِ نے حضرتِ بلالنؓ | دمہ دمہ دیدار ڈیوٹھنے چون

شوقہ ذوقہ ادسی بیتہ سہ لارن | سروندیے پادٔن ہاؤ دیدار

سرمایۂ حیات

یارسولؐ مغفرت کراپ گنہگارن | بے شک اُتتک چھکھ نگہبان
ازلے مقبولؐ کرڑکھ پاک ذاتن | سرِوندیے پاؤن ہاؤ دیدار
سائل عبدالغنی چھوی ناد لایان | رحمتچہ ڈیڈھ تل سایہ تراندٔان

اُمتی چھون آس ژے کن لارن
سرِوندیے پاؤن ہاؤ دیدار!

یاصاحب الجمال ویاسیّد البشر

یارسول اللہ (صلعم) آپ صاحب جمال ہیں اور تمام کائنات کے سردار ہیں

من وجہک المنیر لقد نوّر القمر

یارسول اللہ (صلعم) آپ کے روشن روئے مبارک سے بیشک چاند روشن ہوا

لایمکن ثناءکما کان حقہٗ

یہ ممکن نہیں کہ آپ کی تعریف و توصیف جیسا کہ حق ہے.

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

لیکن آپ ہی باری تعالےٰ کے بعد حمد و ثناء کے لائق ہیں

٥

حاجی میر عبدالغنیؒ

نعت شریف

در بارِ حضرت محمد مصطفیٰؐ احمد مجتبیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اے سرورِ عالم پناہ — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ
کرتم نظر بخشم شفا — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

انیمے وسیلہ ژور یار — ژٔو نوے چھ دپنک اہلکار
ژٔی رہنما ژٔی پیش وا — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

حضرت خدیجہؓ روشن ضمیر — عائشہ صدیقہؓ نیے تطہیر
مول موج میون آئینہ نکھ فدا — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

حسنینؓ حبانِ فاطمہؓ — کھوژہ آوس للہ وان مجتبیٰؐ
دِژن نامیہ دیدار اکھ شباہ — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

حمزہؓ دعباسؓ آپچھی قریب — اویسی القرنیؓ خوش نصیب
آزاد کُن از ہر بلا — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

انیمے وسیلہ دستگیرؒ — نند رِشؒ بیہ حضرت امیرؒ
بخش ہے زہم ستی ہمراہ — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

مخدومؒ حمزہؒ رہنما — سائینن دادِ ہند دوا
تم اَر چھم میہ پشت و پناہ — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

انیمے شفیع ساری ولیؒ — حضرت خواجہؒ بیہ صرفیؒ
دینس کر کھ یاری سٹھاہ — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

رحمت عطا کر ای حبیبؐ — دامن یہ محشر ریٹے طبیبؐ
ای شافعِ یوم الجزا — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

آغہ بہ آسے ڈیڈ تل — یم میانی مشکل کرتہ حل
امت کر یوم حاجت روا — فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

عبدالغنی چھ عیب دار — شرمند گومت بسیار
بوزدی کران چھس التجا
فریاد بوز یا مصطفیٰؐ

نعت شریف در شفقتِ رحمۃ للعالمین (صلعم)

٭ حاجی میر عبد الغنی ٭

رفؤ
ژوریار ہیتھ یٚیہ سردارسالس
نبیس پرارو دیدارس

ازِ چھہ منتظر نبی تاجدارس
نبیس پرارو دیدارس

حال دل ییہٕ نوی باوٕ تس یارس
یس تھپ چھُم ژورٕ داماںس

لال زی وندٕہس باے نارس
نبیس پرارو دیدارس

پراران رات دوہ چھُس انتظارس
لولہ سان پراران دیدارس

مال وجان فدا کرس نعلینس
نبیس پرارو دیدارس

نورٕ چھس تابان تتھ خط وخالس
مشتاق عاشق حسن وجالس

دیدارٕ چھنک چھم میہ ہاوس
بنیس پرارو دیدارس

رحمتک نبی سون ژاو دربارس
ژوریار ستی آس سردارس

ژوجان وندٕہس نورِ جبینس
نبیس پرارو دیدارس

نظراہ ترادم لولہ بیمارس
جان ودل وندٕہس ماہ رخسارس
عبدالغنی کیاہ باوٕ غیر زانس
نبیس پرارو دیدارس

نعت شریف

در دربار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلم

بوزِ جگرس درام ارمانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
سردارِ عالمؐ کیاہ چھُ تابانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
از زبانِ قدرت گو اعلانے — جنتچیو حوٗرو کوٗر پیراو
ملکو رحمتک بوٗرِ دامانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
بوز نصف راتن آو نورانے — رحمتک آفتاب تابان ڈراو
ملکن شادیٔ ڈراک ارمانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
نورِ تخت کیاہ ادس گاہ ترادنے — عطر تہ گلاب چھکنے آو
تعریف روٗدیس سوٗرہ قرآنے — دون عالمن ہند شہنشاہ آو
یا حیاۃً نبیؐ چھکھ بلند شانے — رحمتچ قطرہ اسہِ کُن تراو
زٕ جان وندِ ہے چھکھ شوبانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
زٕ دریار ہیتھ آو نبیؐ جانانے — یا نبیؐ از اسہِ دیدار ہاو
آغرِ سینہ محبوبہٕ وندی زٕ جانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
زورِ چھیم رٕو ظلمت چون دامانے — رحمتک سایہ اسہِ پیٹھ تراو
حورِ چھے دینہٕ وان سوٗرہ پرانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
دوٗن جہانن منز چھکھ زٕ تابانے — پایہِ بڈرٕ تہ ہیوکا نہٕ ما آو
بوزتم فریاد نبیؐ جانانے — دوٗن عالمن ہند شہنشاہ آو
عبدالغنی چون رِٹتھ دامانے — وردِ زبان تس چون نوی ناو
زیرِ دامن رٹم چھس بہ تھارانے — دون عالمن ہند شہنشاہ آو

نعت شریف در شفقت رحمۃ للعالمین (صلعم)

— ★ حاجی میر عبد الغنی ★ —

رفع
ژور یار ہیتھ پیٹھ سردار سالس — نبیس پرارو دیدارس
اکی چھ منتظر نبی تاجدارس — نبیس پرارو دیدارس
حال دل پننہ نوی باوِ تس یارس — یس تھپ چھُم ژورہ داانس
لال زی ونہ ہس بایے نارس — نبیس پرارو دیدارس
پراران رات دوہ چھُس انتظارس — لولہ سان پراران دیدارس
مال وجان فدا کرس نعلینس — نبیس پرارو دیدارس
نور چھس تابان تتھ خط و خالس — مشتاق عاشق حسن و جمالس
دیدار وُچھنک چھم میہ ہاوس — نبیس پرارو دیدارس
رُحمتک نبیؐ سون ژاد دربارس — ژور یار ستی آس سردارس
نزد جان ونہ ہس نورِ جبینس — نبیس پرارو دیدارس

نظراہ ترادُم لولہ بیمارس
جان و دل دنہ ہس ماہ رخسارس
عبد الغنی کیاہ باوِ غیر زانس
نبیس پرارد دیدارس

نعتِ شریف

در دربار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلم

ووٚنہ جگرس درام ارمانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
سردارِ عالمؐ کیاہ چھہ تابانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
از زبانِ قدرت گو اعلانے — جنتچیو حورو کورُ پیراو
ملکو رحمتک بوٚنہ دامانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
بوز نصف راتن آو لورانے — رحمتک آفتاب تابان ڈراو
ملکن شادیٔ ڈراک ارمانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
نورٕ تخت کیاہ اوس گاہ ترادانے — عطر تہ گلاب چھکنے آو
تعریف روٚدیس سورہ قرآنے — دون عالمن ہند شہنشاہ آو
یا حیاۃ نبیؐ چھکھ بلند شانے — رحمتچ تٕ قطراہ اسہ کُن تراو
زوٚ جان وندہے چھکھ شوبانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
زوٚر یار ہیتھ آو نبیؐ جانانے — یا نبیؐ از اسہ دیدار ہاو
آغرِ سینہٕ محبوبہٕ وندی زوٚ جانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
زوٚر چھیم روٚ کمت چون دامانے — رحمتک سایہ اسہ پیٹھ تراو
حوٗر چھے دینہٕ وان سورہ پرانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
دوٚن جہانن منز چھکھ زٕ تابانے — پایہ بڈ ژٕرے ہیو کانہہ ما آو
بوز تم فریاد نبیؐ جانانے — دوٚن عالمن ہند شہنشاہ آو
عبدالنبی چون رٹتھ دامانے — وردِ زبان تس چونوی ناو
نمیرِ دامن رٹم چھس بہ تھارانے — دون عالمن ہند شہنشاہ آو

نعت شریف ـــــ ذوقِ دیدارِ تاجدارِ مرسلینؐ

ـــــــ حاجی عبد الغنیؒ

شوقہٕ چانہٕ رژھتم داماںہٕ چون ۔ یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون
چھم ستھاہ آرزو میہ دِلس چون ۔ یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون
رات دوہ چھس پران درودٕ چون ۔ للہ کاستم میہ رژٕنہ گرٕون
زٕو خان دنٕہ ہے بیہ قبیلہ کرٕون ۔ یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون
عشقن زٕولمُت چھہ سینہ میون ۔ پراران ووٕتم لول چھم چون
لولن کوٗرنس دیوانہ چون ۔ یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون
وادین چھہ دوا دیدار چون ۔ یکھنا بوکرہے پوشہ دھرٕون
دوہ نہ ووٕن عالمن چھہ نورانہ چون ۔ یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون
تنظرِ چانہ بلہٕ ہمیار چون ۔ عکس رٕوی ہاوتم بھولہ خانہ میون
خستہ دِلی دوا دیدار چون ۔ یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون
دَمہ دَمہ پرزلان آفتاب چون ۔ یتہٕ کیوٗ تتہٕ روٕ ٹھمہ داماںہٕ چون

عبد الغنی چھوی دیوانہ چون
یا رسولؐ یکھنا سالہٕ سون

نعتِ شریف

در آرزوے دیدار حضرت رسول اکرمؐ

——— حاجی میر عبدالغنیؒ

یا رسولؐ کھٔے ژٕلہِم نیریم حباب
کرُ وچھہٕ رُوِی پاک چُون در خواب
از جبین رُوٗلِس تھٔد تلِیوٗ نقاب
عشقہٕ چانہِ چھُس گُمت سٹھاہ بتیاب
انبیاہن منز چھوٕ کیاہ آفتاب
ژٕ ی رُدف در حسیم کیاہ لاجواب
دُکہٕ زِدس نکھہٕ ہیم چھُم اضطراب
محشرس ہمراہ ہے نیم پاس اصحابؓ
عرضی عبدالغنی تھاد مستجاب
شفاعت کرٕ نِیم بروزِ حساب

وصلّ اللہ علیٰ نورِ کزد شد نورہا پیدا
زمین از حب او ساکن فلک از عشق او شیدا

حضرتِ جامیؒ

نعت شریف

در آرزوئے شاہ کونینؐ

—— حاجی میر عبد الغنی

بعد از خدا نبیؐ افضل
شاہِ کونین نورِ صبح ازل
در قرآن تعریف سورۂ مزّمل
اللہ اللہ ژِیی ہیتھ سیٹھن نازل
رٔت میون حال کر پاسِ بتولؓ
از دل و جان چھس ونان یا رسولؐ
نورِ عرفانہٕ سیتی بر تہٕ میون دِل
واللہ میٚہ حض پھیوہ لہم غنچۂ دل
یا رسولؐ ژٕے سِوا کس ونہٕ حال
کانْہہ اکھاہ وٕچھم نہٕ چانہٕ خط و خال
نارِ فراقن دل میون زٕول
باللہ میٚہ حض آو چانوی لول
عبد الغنیس ژٕی رچھ لال
ونہٕ ہے پادن ہاو تم جمال

حاجی میر عبدالغنی

نعت شریف

در دربار فیض پناہ رحمۃ للعالمین (صلعم)

یا نبی چھکھ لد دل بلہ راو تم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

غمگین دل چھم شاد از کرتم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

شوبہ دون نور چون در ہر دو عالم
نور چانہ منور کل عالم

بحر عرفانک میئے مینہ چاوتم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

ذات چانی اندر جہان خیرالانام
پانہ سوزان حضرت حق چھوی سلام

للہ زار بوزہ ہر ساعتہ ہر دم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

زور یار چانی دینکی کھم
یمند پاسہ کاسم ساری غم

ڈیڈ پل چانہ تل چھس کرتھ سر خم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

مکہ تراوتھ مدینہ کورو قیام
روضس اندر توے تراو آرام

رحمت تہ برکت عطا کرتم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

دونہ ون عالمن چانوی کرم
نور گاہ تراوان روضۂ حرم

راضی روز تم تطراہ تراو تم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

عبدالغنی سوزان عرض وسلام
بر تل امت چانوی غلام

پاس اللہ تطر نہ چشم کرم
رحمتس چانس گرزھ کیاہ کم

سید صاحب حقانی

نعت شریف

چھُم عشقہٕ نارن کرُمتی جگرس کباب ای نازنین
چھُم مۍ تمنا کیا سنا دچھ ہتھ بخواب ای نازنین

اُمی چاۍ نورِ مطلقن ڈیٹھ جلوٕ در دلِ عاشقن
پیدا کوٚر کھ حضرتِ حقن کیاہ آفتاب ای نازنین

والضحیٰ والشمس رویِ تو واللیل وصفِ مویِ تو
پیدا ہٕ رنگ دلویِ تو عطرو گلاب ای نازنین

ژٕ ی چھکھ شہِ دین پروراں ہم خاتمِ پیغمبراں
ژےٚ پیٹھ سپن نازِل قرآن ام الکتب ای نازنین

رحمت چھہٕ چانی خاکسی منت چھہٕ چانی افلاکسی
بیٹھی نہٕ جسم پاکسی ہرگز تہٕ تاب ای نازنین

گامتی مہٕ چھم والنچہٕ چاک از ہجرِ تو روحی فداک
بہرِ خدا از رویِ پاک کھوٚ دتل نقاب ای نازنین

برا انبیاء و مرسلان بوڈ پایہ چھی بوڈ چھی ژٕ شان
ادس خاصہ چھو نی سایبان چھتر سحاب ای نازنین

سرمایۂ حیات

یامت ژٕ تراوِتھ اکھ قطرٕ درِ سنگ گویا گو شجر
ژٕ چھکھ کافرِ زٕ دشقُ القمر گے لاجواب ای نازنین

صدیق اکبرؓ یارِ غار فاروقؓ و عثمانؓ نامدار
شیرِ خُداؓ دلدل سوار آل بو تراب ای نازنین

سیدٕ چھُ بردر نبیو آمت کرِ تس حاجت رٕوا
واللہ چھُ تس دادِ ین دوا چونوی لعاب ای نازنین

مندرجہ بالا نعت شریف سید صاحب حقانیؒ کی ہے
سید صاحب حقانیؒ سرینگر کے ایک محلہ زر پرستان فتح کدل میں
پیدا ہوئے۔ بعدازاں حقانی صاحب نے کشمیر کے ایک گاؤں
سوئیہ بگ میں سکونت اختیار کر لی — حقانی صاحبؒ ۱۹۸۸ء
میں ۷۵ سال کی عمر پاکر اس دنیا سے چل بسے اور اپنے
والدِ بزرگوار کے مزار جو کہ سوئیہ بگ میں واقع ہے میں دفنائے گئے

چھم چون ارمان الحمدللہ

تحریر ــ رفیقی

سیّد مدینُک سردار دینُک ملکِ یقینُک زِٕ چھکھ شاہنشاہ
رویے تو اَنور، موئے تو عنبر جسم تو اَطہر لعلِ تو دل خواہ
جنّت چھُ شیران احسان چھُ یاران سارس چھُ نیران مقبولِ اللہ
اَزکھارِ جانس ربّ آسمانس صاحبِ شانس صلواتُ اللہ
ساعت بہ ساعت چونے اطاعت ییمی کرُیہِ طاعت تمۍ پرود مولا
ہاوِتھ ییمس وتھ تمۍ زیوٗن جنّت ییمی ترود بدعت تس کیا چھُ پروا
ہاوِتھ زیارت گاہِتھ شرارت آیی بشارت نصرٌ من اللہ
توحید پولت تثلیت گولتھ تکلیف ژولتھ للّٰہ باللہ
یم دینہٕ نِشہ ٹُلۍ نارس اندر گُو یم شرعٕ نِشہ ژُلۍ تم موٗدۍ گمراہ
اے گنجِ رحمت چھی چانۍ امّت چھم چانۍ منّت یِنہٕ تراوہم زاہ
تھر چھم نہ وانی سَتھ چھم منے چانۍ تھوٗ فکرِ میانۍ للّٰہ وفی اللہ
چھم ہول سینس گژھہ ہا مدینس تس نازنینس وندِہا جگرہا !
حقہٕ سندِ سایہ کرمیون پایہ بوڈ چون سایہ کھژ چانی درگاہ
چھم ہول چونے وندہے کرونے بوڈ شانہٕ چونے اللہ اللہ
نیکی کرُم نہ موٗلے سوٗرم نہٕ پروا بوٗزم نہ استغفراللہ
یوٗد وَے رفیقی بوڈمت بہ عِصیاں چھم چون ارمان الحمدللہ

نعت شریف ۔ تمنائے دیدار سید المرسلینؐ

ـــــ حاجی میر عبد الغنی

جان و دل قربان کرہس ناوس — سیّد المرسلینؐ شاہِ سرکارس
صدیق اکبرؓ شفیق سردارس — یم آسی مشتاق حسن و جمالس
یادگار ہمراہ سیتی ژاو غارس — سیّد المرسلینؐ شاہِ سرکارس
زٲلہٕ لوزال وول اندٕ اندٕ غارس — کوترٕ ٹھول ترآو تھواتھ زالس
آغن رٲچھ کرٕ پانہٕ سردارس — سیّد المرسلینؐ شاہِ سرکارس
سرفن واَج آس کرٕ مٕژ غارس — اظہار بیان کرکھ سردارس
یا نبیؐ پیراران اوسس دیدارس — سیّد المرسلینؐ شاہِ سرکارس
تمنا چھم واتہٕ کربو کعبس — دید وٕ وچھا بہ روضہٕ پاکس
حجرٕ خاصہ تل سر بو تراوہس — سیّد المرسلینؐ شاہِ سرکارس
کرٕ کیاہ عبد الغنی لولہ امارس — دیدارک تمنا لول نالکارس
دِیِ نا دیدار چشمہٕ وٕ تھراوس — سیّد المرسلینؐ شاہِ سرکارس

ز رحمت کن نظر بر حالِ زارم یا رسول اللہؐ
غریبم بے نوایم، خاکسارم یا رسول اللہؐ جامی

نعت شریف

میر غلام حسن تجّی، سیف الدین پورہ راجوری کدل سری نگر کا رہنے والا تھا

میر غلام حسن تجّی ۶۵ سال کی عمر میں اس دنیا سے چل لیا — ملہ کھاہ کے بائیں قبرستان میں سپرد خاک ہے۔

میر صاحب ایک نعت خوان کے علاوہ مُصنّف بھی تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بے شمار نعتیں تحریر کیں۔ میر صاحب کی ایک نعت شریف پیش خدمت ہے۔

یا رسول اللہ زِ عشقت سینۂ چاک و چشمِ تر
بہر اللہ روی ہاوم بیٚر ہسم شرٕ سر بسر
کس وَنے وَس زاج لولن لس میہ چھم تہندی فِراق
رس میہ دِم از آبِ عشقت دُرنہ گوسی در بدر
رایہ چھانے مایہ ولونس پاے کرسولوی دوان
آیۂ قرآن رحمۃ للعالمین گوم درنظر
کس چھ طاقت وصفِ حالت کرٕ ظاہر یا رسولؐ
سر بسر قرآن صفاتت واتہ کوت قولِ بشر
سورۂ طٰہٰ و یٰسین چھوی صفت اے نازنین
از جبین تھد پرٕ ڈیلیو عاشقن کرٕی تو نظر
در مقامِ قاب دو قوسین اَدن منی چھوی خطاب
عرش پاکن فرشہ پیٹھ رُٹ خاکِ نعلین تاج سر

سرمایۂ حیات

پکھٕ کَت کُن ہیکہ وَنن کیاہ وَکہ حصٕ پنٕنہٕ نیو دُم
نکھہٕ روزم بہر اللہ اے شاہِ خیر البشر
آس راضی کاستم غم ژٕ آس در دار الامان
پاس کرتم چھم وسیلے چار یارِ باظفر
ای حسن ژٕ ی وڈھ مہ دفتر کھٔٹ مہ اندرٕ یم دآدی زٕ انہٕ
رٹھ ژٕ دامانِ نبیؐ محکم لبکھ فتح و ظفر



سیّد محمدؐ امین ویسیؒ

سیّد حسین منطقی کے دوسرے فرزند ارجمند سادات کبار کا مایۂ ناز وقت کے صاحب دلوں کا خلاصہ کشف و کمالات اور کرامات - اور فوق الفطرت عادات والے بزرگ تھے۔ سلطان زین العابدین کی بیگم نے جو کہ سیّد محمدؐ کاندہامی کی بیٹی تھی۔ بیٹا بنا کر پالا تھا - ان کو فرزندی میں لیکر پرورش کی تھی ۔ حضرت سیّد میں بچپن ہی سے بزرگی کی علامتیں موجود تھیں - بابا حاجی ادہم کی شاگردی میں دینی اور دنیاوی علوم حاصل کر کے اپنے ہمعصروں سے آگے بڑھ گئے۔ طالب علمی کے زمانے ہی میں پیغمبروں اور ولیوں کی پاک روحوں سے علم باطنی کی تعلیم و تربیت پائی تھی۔ اشم کے گاؤں میں تنہائی اور گوشہ نشینی میں بڑی مدت گزاری - پھر عالی کدل میں اپنے والد بزرگوار کے پاس ہی ایک مسافر خانہ سجا کر اسی میں باقی عمر یادِ خدا میں گزاری۔ ماہِ ذی قعدہ ۸۸۹ھ میں آپ کی روح خدا کے ساتھ مل گئی۔ حضرت سیّدؒ ویس تخلص کرتے تھے آپ کا کلام سوز و گداز سے بھرا ہوا ہے۔ نمونے کے طور یہ کلام پیشِ خدمت ہے۔

ایں جہانے کہ ہست نیست بداں — تو یقین داں جہاں جہاں من است

یہ نظر آنے والی دنیا جو ہے۔ حقیقت میں کچھ نہیں اور ایک دھوکہ ہے۔ تو یقین سے جان لو کہ دنیا جو ہے وہ میری دنیا ہے۔ یعنی حقیقی دُنیا۔ معرفت کی دنیا جس کی یہ دنیا عکس ہے۔

زاں بہ کشمیر انزوی شدہ ام — کیں ہمہ جملہ بوستانِ من است

میں کشمیر میں اس لئے گوشہ نشین ہوا ہوں کہ یہ سارا میرا ہی باغ ہے۔

منطقی در مکان شریک تو بود — چونکہ گفتی کہ "لا" مکان است

منطقی مکان میں تمہارا شریک تھا چونکہ تو نے کہا کہ "لا" میرا مکان ہے تو نے کہا اے منطقی تمہارا مقام "لا" یعنی فنا ہے، میں نے اپنے آپ کو فنا کیا۔

بعد ازیں ویس ترک گفت و شنود — کنجِ کوہ و عبادتِ معبود

ویس اب بولنا اور سننا چھوڑ دے۔ پہاڑ کے کونے میں معبود کی عبادت میں مشغول اور مصروف ہو جاؤ۔

حضرت سلطان المشایخ، سلطان الاولیاً
محبوب الٰہی خواجہ سیّد نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲ ربیع الاول ۶۵۲ھ کی مبارک شب میں آپ پر وجد طاری و کیفیت کا عالم تھا۔ اس روح پرور وقت آپ نے یہ نعتیہ اشعار فرمائے

صبا بسوئے مدینہ رو کن ازیں دعا گو سلام برخوان

اے صبا! مدینہ منورہ کی طرف رخ کر اور اس دعا گو کی طرف سے بصد احترام سلام عرض کر

بگرد شاہِ مدینہ گرد و بصد تضرع پیام برخوان

حضور رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کا طواف کر اور الحاح و زاری کے ساتھ میرا پیغام عرض کر۔

بہ بابِ رحمت گہے گزر کن بہ باب جبرئیل گہ جبین سا

اے صبا! کبھی باب رحمت کی طرف سے حاضر ہو اور کبھی باب جبرئیل پر اپنی پیشانی جھکا دے

سلامُ ربّی علے النّبیؐ گہے بہ بابُ السلام برخوان

کبھی باب السلام پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کر۔

بہ گونۂ من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر آں جا

اے صبا! میری طرف سے صورت مثالی اختیار کر اور مسجد نبویؐ میں حاضر ہو کر نماز ادا کر۔

بہ لحنِ خوش سورۂ محمدؐ تمام اندر قیام برخوان

اور خوش لحانی کے ساتھ کھڑے ہو کر سورۂ محمد کی تلاوت کر

بنہ بہ چندیں ادب طرازی سرِ ارادت بہ خاکِ آں گو

اے صبا! اُس درِ اقدس پر ادب و احترام کے ساتھ سرِ ارادت کو جھکا کر

صلوٰۃ وافر بہ رُوحِ پاک جنابِ خیر الانام بر خوان

کثرت سے درود شریف روحِ مقدس حضور خیر الانامؐ پر پڑھو۔

بہ لحنِ داؤدؑ ہم نوا شو بہ نالۂ درد آشنا شو

اے صبا! بہ لحنِ داؤدیؑ کے ساتھ ہم نوا ہو جا اور نالہ درد سے واقف ہو جا

بہ بزمِ پیغمبرؐ ایں غزل را و عبدِ عاجز نظام بر خوان

اس کے بعد سید الانبیاء محمد مصطفیٰؐ کی بزمِ مقدس میں اس غزل کو عبدِ عاجز نظام کی طرف سے پیش کر۔

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعلمین

جہانِ رنگ و بو میں گلشنِ توحید کے مالی

شہنشاہِ عجم فخرِ عرب کونین کے والی

تمہارا اور میری نظروں میں سب دنیا سے افضل ہے

کہ وابستہ ہے جس سے میری سب اُمید خوشحالی

از شوقِ آن بر خویشتن زد جامہ چاک ای نازنین ﷺ

حضرت عبد الرحمٰن جامی

توجانِ پاکی سر بسر نے آب و خاک ای نازنین ﷺ
وَاللہ ز جان ہم پاک تر روحی فداک ای نازنین ﷺ

یا رسول اللہ! آپ کلہم، از سر تا پا، روح لطیف ہیں۔ مٹی سے آپ کے جسم اطہر کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ کی قسم آپ روح (جان) سے بھی زیادہ پاک ہیں۔ میری جان، آپ پر فدا ہو۔

پاکان ندیدہ روئے تو دادند جان بر بوئے تو
اینک بگردِ کوئے تو صد جانِ پاک ای نازنین ﷺ

پاک لوگوں (یعنی متقی، پرہیزگار لوگوں، اولیاء اللہ کاملین) نے آپ کو ظاہری طور پر نہ دیکھ کر آپ کی بُو، خوشبو پر اپنی جانیں نثار کیں یعنے عشق محمدی ﷺ میں مستغرق ہو کر ظاہری طور پر دیدار سے مشرف نہ ہو کر بھی انہیں آپ کے جسم نازنین ﷺ کی خوشبو محسوس ہوئی اور اپنی جانیں قربان کر ڈالیں۔ یہ ہیں (یا رسول اللہ ﷺ!) سینکڑوں جانیں آپ کے کوچۂ اقدس میں)

رفتی بگل گشت چمن گل دیدہ لطفِ آن بدن
از شوقِ آن بر خویشتن زد جامہ چاک ای نازنین ﷺ

جب آپ چمنستان میں ٹہلنے کے لئے تشریف لے گئے آپ جسم نازنین دیکھ کر گل (گلاب) نے شوق سے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

گر شد چو لالہ پیکرم غرقِ بخون کے غم خورم
این بس کہ بر دل مے برم داغت بخاک ای نازنین ﷺ

اگر میرا جسم (اگر میں) خون میں گُلِ لالہ کی طرح بھی غرق ہو جائے، تو بھی میں غم نہ کروں گا۔ کیوں کہ میرے دِل پر آپ کے عشق کا داغ ہے (اگر آپ کے عشق میں رد رد کر اپنا جسم خون میں تبدیل ہو جائے۔ تو بھی غم نہ کروں گا۔ کیوں کہ میرے دِل پر آپ کے عشق کا داغ ہے۔ جو کچھ کم نہیں ہے)

باآنکہ دردم شد قوی خواہم فغانم نشنوی
ترسم کہ بہرِ من شوی اندیشناک ای نازنینؐ

حالاں کہ میرا درد سخت ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں آہ و فغاں کر رہا ہوں۔ اس غرض سے کہ آپ سُنیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ مجھے ڈر ہے کہ جنابؐ میرے بارے میں اندیشہ فرما رہے ہیں (یعنے مجھ حقیر کی غمخواری قبول کرنے میں تامّل فرما رہے ہیں)

دارم زغم بیمارئے بیمار غم را یارئے
گر تو کنی غمخوارئے از غم چہ باک ای نازنینؐ

یا رسول اللہؐ میں غم (غمِ عشق) کا بیمار ہوں۔ میری مدد فرمایئے۔ اگر آپ میرے غم گسار، غم خوار بنیں گے، تو پھر غم سے کاہے کا ڈر ہے۔

جامی کہ دارد با تو خو ہرگز نتابد از تو رُو
گر خود نہی بر فرقِ او تیغِ ہلاک ای نازنینؐ

یا رسول اللہؐ جامی کے دِل میں آپ کا غم بسا ہے وہ کسی بھی حالت میں آپؐ سے مُنہ نہیں موڑے گا۔ اگرچہ اس کے سر پر ہلاک کرنے والی تلوار بھی پڑے۔ یعنے آپ احکام کی ہر دم تعمیل کرے گا۔ اور ہلاکت میں پڑ جانے کی وجہ سے بھی آپ کے احکام کی عدولی نہیں کرے گا۔

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسان بن ثابت رضؓ

اَلصُّبحُ بَدا مِنْ طَلعَتِہٖ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح ظاہر ہوئی آپ آنحضور صلعم کی پیشانی سے۔

وَاللَّیلُ دَجیٰ مِنْ وَفْرَتِہٖ

اور رات روشن ہوئی۔ آپؐ کی زلفوں سے۔

فَاقَ الرُّسُلا فَضلاً وَّ عُلیٰ

پیش دستی لے گئے پیغمبروں سے بزرگی اور بندگی میں۔

اَھدَی السُّبُلا لِدَلالَتِہٖ

سیدھے ہو گئے راستے آپؐ کے دکھانے سے۔

کَنزُ الکَرَمِ مَولَی النِّعَمِ

آپؐ خزانہ بخشش اور صاحب نعمت کے ہیں۔

ھَادِی الاُمَمِ لِشَرِیعَتِہٖ

ہدایت دکھانے والے اُمت کے اپنی شریعت کے لئے۔

اَزکَی النَّسَبِ اَعلَی الحَسَبِ

یا رسول اللہ صلعم۔ بہت پاکیزہ نسب والے بلند خاندان والے۔

کُلُّ العَرَبِ فِی خِدمَتِہٖ

تمام عرب جہاں آپؐ کی خدمت میں ہیں۔

سعت الشجر نطق الحجر

دوڑے آئے درخت۔ کلام کیا پتھروں نے

شق القمر باشارتہ

پھٹ گیا چاند ساتھ اشارے اُن کے سے

جبریل اتی لیلۃ اسریٰ

جبریل امین علیہ السلام آئے رات معراج میں

والرب دعی فی حضرتہ

اور پروردگار نے بلایا اُن کو اپنے سامنے

نال الشرفا واللہ عفیٰ

پہونچے بزرگوں کو اور اللہ نے معاف کیا

عما سلفا من امتہ

وہ گناہ جو ہوئے اُمت اُن کی سے

فمحمد نا ھو سیدنا

پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہمارے سردار ہیں۔

فالعز لنا باجابتہ

پس کافی عزت ہے ہمارے لئے اُن کی مقبولیت سے

حضرت جامیؒ

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بہ مکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

اے پروردگار - وہ کون سا دن ہوگا کہ جب میں مکہ اور مدینہ جاؤں گا
کبھی مکہ میری منزل ہوگی اور کبھی مدینہ میں میرا قیام ہوگا

بر درِ باب السلام آیم بگریم زار زار
گہ بہ بابِ جبرئیل از شوقِ واویلا کنم

کبھی بابِ اسلام پر حاضر ہو کر زار زار اشکباری کروں
کبھی بابِ جبرئیل پر حاضر ہو کر آہ و زاری کروں گا

یا رسول اللہؐ بسوئے خود مرا راہے نما
تا ز فرقِ سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

اے اللہ کے رسولؐ اپنے دربارِ عالی کی طرف میری رہنمائی کر
تاکہ میں پیشانی کے بل چلوں اور آنکھوں کو قدم بنا دوں

آرزوئے جنت الماویٰ بردی کردم ز دل
جنتم ایں بس کہ بر خاکِ درت ماوے کنم

یا حبیب اللہ (صلعم) جنت کی آرزو کو میں نے دل سے نکال دیا
میری جنت تو بس یہی ہے کہ آپ کے خاکِ در کو ملجا بنا دوں

ہر دم از شوقِ تو مخدورم اگر ہر لحظہ
جامیؔ آسا نامۂ شوقِ دگر انشا کنم

حضور (صلعم) میں آپ کے شوقِ زیارت میں مضطرب و بیقرار ہوں۔ اگر میں (جامیؔ) ہر لحظہ ایک نیا شوق نامۂ شوق لکھتا ہوں تو معذور

معجزہ

شاہ خالد بن عبد العزیز نے مسجد فاطمہ اور مسجد غمامہ تک بصورت آہنی چھپردں کی توسیع فرمائی ہے۔ اس توسیع میں حضور کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کا مزار بھی گرانا پڑا۔ اور ان کے جسم مبارک کو کسی دوسری جگہ شاید جنت البقیع قبرستان میں دوبارہ دفن کیا گیا۔ کچھ اہل مدینہ نے مجھے بتایا کہ بدن مبارک ساڑھے چودہ سو سال بعد بھی تروتازہ تھا۔ صرف پارچہ کفن بوسیدہ ہو گیا تھا

اس رات مدینہ میں ایسی خوشبو پھیلی کہ اس سے قبل اس طرح کی خوشبو سونگھنے میں نہیں آئی ——

حضرت عبد اللہ کا مقبرہ عثمانی ترک سلطان محمود نے ۱۲۳۵ھ میں تعمیر کرایا تھا۔ جس کے صدر دروازے پر ایک کتبہ سنگ مرمر نصب تھا۔ جس کا آخری مصرع یہ ہے

قبر پاکیزہ مقام والدِ پیغمبری

"یرزقون"

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ط

ترجمہ: جو اللہ کے راستے میں قتل کئے گئے اُن کو مردے گمان نہ کرو، بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے نزدیک کھلائے پلائے جاتے ہیں۔ پہلی آیت میں لَا تَشْعُرُوْنَ فرماکر اِس طرف اشارہ کیا کہ شہداؑ حیات ہے۔ لیکن تم اُس حیات کا شعور اور ادراک نہیں کرسکتے اور لفظ شعور خاص طور پر حیات جسمانی ثابت کرتاہے۔ صرف روحانی نہیں اور دوسری آیت میں لفظ یُرزقون صاف طور پر حیات جسمانی پر قوی دلیل ہے پس احادیث اور آیات قرآنی سے ثابت ہوگیا کہ انبیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نیز دو عیسائی جو سرنگ لگاکر حضورؐ کو نکالنا چاہتے تھے، ساڑھے پانچ سو سال بعد سلطان نورالدین زنگی شاہ مصر کو سرنگ میں جاکر حضورؐ کے قدمین شریفین کو بوسہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (دفاالوفا) اسی طرح شیخ احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۵۵ھ بعد حج مدینہ طیبہ پہنچ کر حضورؐ کے مواجہ شریف کے سامنے ایک عربی رباعی پڑھی۔ جس میں عرض کیا گیا تھا کہ حضورؐ میری روح تو ہر روز آپ کے سامنے پیش ہوتی رہی لیکن آج میں بعد جسم حاضر خدمت ہوا ہوں۔ لہذا دست مبارک مصافحہ کے لئے باہر نکالیں۔ حضورؐ کا دایاں بازوے مبارک باہر نکلا۔ اور مصافحہ ہوا، وہاں موجود ہزاروں اشخاص نے یہ روح پرور نظارہ دیکھا جن میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی موجود تھے۔

مناقب الصالحین، از امام ضیاالدین محمد طبقات الاولیاء (اردو ترجمہ طبقات الکبریٰ) خصائص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی نزہت المجالس، تحفۃ الراغب از شیخ الاسلام تلیوبی۔ تاریخ امام یافعی، تاریخ تریاق، تریاق المبین، انتصاح فی ذکر الصلاح حقیقت الباہرہ فی اسرار الشریعت الطاہرہ از مولانا سید محمد ابوالہدیٰ رفاعی حسینی خاموری استنبول (ترکی)

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ مت خیال کر بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے
(آل عمران)

جنگِ احد کے شہداء

جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے جن میں حضورؐ کے چچا امیر حمزہؓ بھی تھے۔ موجودہ احاطہ میں دروازے کے قریب ان کا مزار ہے اور ان کے ساتھ عبداللہ حجشؓ اور مصعبؓ بن عمیر بھی مدفون ہیں۔۔ باقی شہیدان سے آگے چار دیواری میں مدفون ہیں۔ روایت ہے سنہ ۵۹ھ میں نہر (نہر زبیدہ) کھدوانے کے لئے قبریں کھولی گئیں تاکہ انہیں دوسری یعنی موجودہ جگہ منتقل کردیا جائے تو ان کے اجسام بالکل تروتازہ پائے گئے۔ حتیٰ کہ بعض کے ہاتھ ان کے زخموں پر رکھے ہوئے تھے ہاتھ ہٹانے سے تازہ خون جاری ہوجاتا۔ ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے تھے تو پھر زخم پر جاکر ٹھہر جاتا۔ امیر حمزہؓ کی اصل دفن ہونے والی جگہ کے کھنڈرات اب بھی موجود ہیں۔۔۔۔۔۔

بقیع الغرقد یا جنت البقیع

(قبرستان مدینہ طیبہ)

یہ قبرستان مسجد نبویؐ سے مشرق کی طرف ہے۔ موجودہ باب جبرائیلؑ کے سامنے والی گلی سے نکل کر جب سڑک پر آتے ہیں تو سامنے ہی بقیع کا احاطہ نظر آتا ہے۔ یاد رہے کہ اس میں دفن ہونیوالوں کو مغفرت کی بشارت ہے یہاں چپہ چپہ پر ایمان، عشق، محبت خدا اور رسولؐ اور جہاد فی سبیل اللہ کی تاریخ کندہ ہے۔ آپ ان حضرات کے کارناموں کی یاد تازہ کریں اور ان کے اسوہ حسنہ کی پیروی کے لئے دعا کریں۔ یہ نہایت متبرک قبرستان ہے جس میں اہل بیت کے علاوہ دس ہزار صحابہ کرامؓ اور لاکھوں اولیاء اللہ آرام فرما ہیں۔ سبحان اللہ یہاں کے چپہ چپہ کا کیا کہنا۔ کہیں شاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر، کہیں نواسے، کہیں چچاؓ، امہات المومنینؓ اور جنت کی شہزادیاں، حضرت دائی حلیمہؓ، حضرت عثمان غنیؓ ہیں، حضورؐ اکثر یہاں تشریف لے جاتے اور دعا فرماتے آپ بھی ہر روز خصوصاً جمعرات کو زیارت کریں۔ اس قبرستان کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنا آخری مسکن بنالیا۔ ۵ سورۃ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھکر ایصال ثواب حاصل کریں۔ اس میں سب سے پہلے آپ کے دودھ شریک بھائی عثمان بن مظعونؓ دفن ہوئے۔ حضورؐ نے ایک بڑا سا پتھر ان کے سرہانے نشان دہی کے لئے کھڑا کیا۔ اس سے لوح تربت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اب اہل بیت اسی کے آس پاس دفن ہوں گے۔ یہ دنیا بھر کے قبرستانوں میں سب سے افضل ہے۔ یہاں پہلے غرقد نامی درختوں کا جنگل تھا۔ حضورؐ نے صاف کروا کر قبرستان کے لئے وقف فرمایا۔ اس لئے بقیع الغرقد بھی کہتے ہیں۔

حضرت امام شرف الدین البوصیریؒ

قصیدہ بردہ شریف ایک بزرگ حضرت امام شرف الدین البوصیریؒ کی تصنیف ہے اس کی خوبی اور مقبولیت کا اندازہ اسے کیا جاسکتا ہے کہ مصنف حضرت امام شرف الدین البوصیریؒ نے خواب میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قصیدہ بردہ شریف سنایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا۔ قصیدہ بردہ شریف عربی میں ہے۔

حضرت امام شرف الدین البوصیریؒ ساتویں صدی کے ایک نہایت مشہور بلند پایہ عربی شاعر رہ چکے ہیں۔ آپ بمقام البوصیر بتاریخ یکم شوال ۶۰۸ھ بمطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپکی زندگی کے واقعات تاریکی میں ہیں۔ اس سلسلے میں بہت کم معلومات ہو سکیں۔ اگر آپؒ قصیدہ بردہ شریف کے مصنف نہ ہوتے تو شاید بالکل گمنام ہو جاتے بہر حال بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اوائل عمر کے تقریباً دس سال بیت المقدس میں گزارے پھر مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اس کے بعد تقریباً ۱۳ سال بحیثیت معلم قرآن کریم مکہ مکرمہ میں بسر کئے۔ بعد ازاں ایک روایت کے مطابق ۶۹۴ھ بمطابق ۶۹۵ء بمقام اسکندریہ آپؒ نے وفات پائی۔ اور بمقام قسطاط حضرت امام شافعیؒ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔ قصیدہ بردہ شریف نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب ممالک میں بھی مشہور رہا ہے۔ اس قصیدہ بردہ شریف کو میں نے مسجد نبوی صلعم کی چھت کے گنبدوں میں نہایت خوشخطی سے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اس لحاظ سے بھی فیوض و برکات کا شان رکھتا ہے اس قصیدے کی وجہ تصنیف کے متعلق خود حضرت امام بوصیریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ

پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ میرا نصف جسم بالکل بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ بہت علاج کروایا لیکن کسی علاج سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا، انتہائی مایوسی کی حالت میں میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلعم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے توسط سے بارگاہِ رب العزت میں صحت کے لئے دعا کروں۔ اللہ جل شانہ، نے میرے اس ارادے کو پورا فرمایا اور میری دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ میں نے قصیدہ لکھنا شروع کیا۔ قصیدے کے ختم پر مجھے نیند آگئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریمؐ تشریف فرما ہیں۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک کو میرے جسم پر پھیرا اور اپنی چادر ڈال دی۔ معاً مجھے صحت ہو گئی۔ میں نیند سے چونکا اور اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حرکت کرنے کے قابل پایا۔ صبح جب میں باہر نکلا تو میری ایک درویش سے ملاقات ہوئی جو میرے لئے اجنبی تھا اور اس نے مجھ سے وہ قصیدہ سنانے کی خواہش کی جس میں، میں نے نبی کریمؐ کی مدح کی ہے۔ حالانکہ میرے اس قصیدہ کا ابھی کسی علم نہیں ہوا تھا۔ میں نے اس بزرگ درویش سے دریافت کیا کہ کونسا مدحیہ قصیدہ سننا چاہتے ہو۔ کہنے لگا وہ قصیدہ جس کی ابتدا، اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ سے ہوتی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا بخدا کل شب میں نے تمہیں اس قصیدے کو رسولِ انور کے دربار میں پڑھتے سنا ہے۔ میں نے یہ قصیدہ اس کے حوالے کر دیا لوگوں میں اس واقعہ کا بڑا چرچا ہوا۔

قصیدہ بردہ شریف کے اختتام پر حضرت امام البوصیری رحمتہ اللہ علیہ کا دوسرا مبارک قصیدہ جس کو مصنفؒ نے اسم گرامی صلعم سے موسوم فرمایا ہے تبرکاً درج کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ اس قصیدہ کو حضرت امامؒ نے بردہ شریف کے بعد ہی بطورِ شکرانۂ شرفِ صحت یابی حضور اقدسؐ میں پیش فرمایا جس کا ہر مصرعہ اسم مبارک سے شروع ہوتا ہے جو عشق محمدیؐ کا ذوق رکھنے والوں پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القصیدۃ المحمدیۃ للامام البوصیری

اللّٰھم صل علٰی سیدنا محمد النبی الامی وعلٰی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

ومن تکن برسول اللہ نصرتہ

ان تلقہ الاسد فی آجامھا تجم

ہو مدد جس کو رسول سیدِ لولاکؐ کی

شیر بھی ان کو ملے جنگل میں گر مارے نہ دم

وما حوی الغار من خیر ومن کرم۔

وکل طرف من الکفار عنہ عمی

کیا نظر آتا انھیں کفار تھے سب کورِ چشم

غار میں جو ہو گئے تھے جمع باخیر و کرم

فَهُوَ الَّذِی تَمَّ مَعنَاہُ وَصُورَتُہ

ثُمَّ اصطَفَاہُ حَبِیبًا بَارِیُٔ النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں کامل عالی مرتبت

اس لئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم

فَاقَ النَّبِیِّینَ فِی خَلقٍ وَّفِی خُلُقٍ

وَلَم یُدَانُوہُ فِی عِلمٍ وَّلَا کَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خَلق میں اور خُلق میں

انبیاء میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

مَا سَامَنِی الدَّھرُ ضَیماً وَّاستَجَرتُ بِہٖ

اِلَّا وَنِلتُ جِوَاراً مِّنہُ لَم یُضَمِ

جب زمانے نے ستایا میں نے لی اُن کی پناہ

جب ملی اُن کی مدد بس دُور تھا سب رنج و غم

وَلَا التَمَستُ غِنَی الدَّارَینِ مِن یَّدِہٖ

اِلَّا استَلَمتُ النَّدٰی مِن خَیرِ مُستَلِمِ

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی

سرفرازی ہو گئی جب مل گیا دستِ کرم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القصیدۃ المحمدیۃ للامام البوصیری

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ وبارک وسلم

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ
محمد عرب اور عجم سب میں بزرگ تر ہیں

مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی قَدَمِ
محمد تمام انسانوں میں افضل ہیں

مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعُہٗ
محمد نیکیوں کو پھیلانے والے اور انکے جامع ہیں

مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْکَرَمِ
محمد احسان اور بخشش کرنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰہِ قَاطِبَۃً
محمد کل انبیا کے سرتاج ہیں

مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْکَلِمِ
محمد قول اور کلام کے سچے ہیں

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِیْثَاقِ حَافِظُہٗ
محمد وعدے کے پکے اور اس کے محافظ ہیں

مُحَمَّدٌ طَیِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ
محمد خوش خلق اور نیک سیرت ہیں

سرمایۂ حیات

مُحَمَّدٌ حُبِیَتْ بِالنُّوْرِ طِیْنَتُهٗ

محمد نور مجسم ہیں

مُحَمَّدٌ لَمْ یَزَلْ نُوْرًا مِّنَ الْقِدَمِ

محمد کا نور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے

مُحَمَّدٌ حَاکِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْ شَرَفٍ

محمد انصاف والے حاکم محترم ہیں

مُحَمَّدٌ مَّعْدِنُ الْاَنْعَامِ وَالْحِکَمِ

محمد نعمتوں اور حکمتوں کے مخزن ہیں

مُحَمَّدٌ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ مِنْ مُّضَرٍ

محمد اللہ کے بہترین مخلوق قبیلۂ مضر سے ہیں

مُحَمَّدٌ خَیْرُ رُسْلِ اللّٰہِ کُلِّهِمٖ

محمد اللہ کے تمام انبیاؑ میں افضل و اعلیٰ ہیں

مُحَمَّدٌ دِیْنُهٗ حَقُّ النَّذِیْرُ بِهٖ

محمد کا دین سچا اور خوف خدا دلانے والا ہے

مُحَمَّدٌ مُجْمَلٌ حَقًّا عَلٰی عَلَمٍ

محمد مجسم سچائی ہیں اور اس کے علمبردار ہیں

مُحَمَّدٌ ذِکْرُهٗ رُوْحٌ لِّاَنْفُسِنَا

محمد کا ذکر مبارک ہماری جانوں کی روح ہے

مُحَمَّدٌ شُکْرُهٗ فَرْضٌ عَلَی الْاُمَمِ

محمد کا شکر ادا کرنا تمام قوموں پر فرض ہے

مُحَمَّدٌ زِیْنَةُ الدُّنْیَا وَبَهْجَتُهَا

محمد دنیا کا حسن اور رونق ہیں

مُحَمَّدٌ کَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

محمد اندھیروں اور مشکلات کو رفع کرنے والے ہیں

سرمایۂ حیات

مُحَمَّدٌ سَیِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُہٗ
محمد کے پند اور نصایح ہمیشہ قایم رہنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ صَاغَہُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ
محمد کو اللہ پاک نے ایک بہترین نعمت بنایا ہے

مُحَمَّدٌ صَفْوَۃُ الْبَارِیْ وَخِیْرَتُہٗ
محمد اللہ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ ہیں

مُحَمَّدٌ طَاھِرٌ وَسَاتِرُ التُّھَمِ
محمد پردہ ڈالنے والے ہیں خطاؤں پر

مُحَمَّدٌ ضَاحِكٌ لِلضَّیْفِ مُکْرِمَۃً
محمد مہمانوں کو خوش آمدید کہنے والے ہیں

مُحَمَّدٌ جَارُہٗ وَاللّٰہِ لَمْ یُضَمِ
محمد کی قربت والا بخدا۔ ستایا نہیں جائے گا

مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنْیَا بِبَعْثَتِہٖ
محمد دنیا کے لئے رحمت بن کر بھیجے گئے ہیں

مُحَمَّدٌ جَاءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ
محمد معجزوں اور حکمتوں کے لانیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ یَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا
محمد روز قیامت انسانوں کی شفاعت کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ نُوْرُہُ الْھَادِیْ مِنَ الظُّلَمِ
محمد اپنے نور سے اندھیروں میں رہبری کرنیوالے ہیں

مُحَمَّدٌ قَائِمٌ لِلّٰہِ ذُوْھِمَمِ
محمد اللہ کی طرف سے باہمت اور مستعد ہیں

مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِلرُّسُلِ کُلِّھِمِ
محمد خاتم النبیین ہیں

سرمایۂ حیات

نعت شریف۔ سرورِ دوعالمؐ وچار یارِ باصفاؓ واولیائے کرامؒ

یا رسولؐ لولہٕ چھس نالہٕ دِوانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
ظاہر تہٕ باطن چھہِ نوٗرانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
تولد نبیؐ حسین عرستانے | دین گو روشن نورِ رحمان
فیض تہند قایم زمین وآسمانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
وَالضُّحیٰ رُوی چون کیاہ تابانے | شاہ سرکارس وندہا جان
روشن عالم کوہ بیابانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
صدیق اکبرؓ یارِ جانانے | غارہ منز یارس گٔت ناران
اوے بیعت کرن کلمہ پرانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
فاروق اعظمؓ عدل واحسانے | عدلِ فاروقؓ کیاہ چھہ شوبان
فرزندس حدِ شرح کورن بے گمانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
حضرتِ عثمانؓ جامع القرآنے | باحیا عالمس منز درخشان
آیہ آیہ جمع کورنے قرآنے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
حضرت علیؓ شیر یزدانے | دامادِ مصطفٰےؐ شاہ مردان
دریائے عرفان فیض واحسانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار
چار یارؓ باصفا ظلّ سبحانے | زُور تھم دینک شمع تابان
یادن کرہک سر قربانے | چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

حاجی میر عبدالغنی

سرمایۂ حیات

حضرت خدیجہؓ فِدا دل دِجانے ۔۔۔ صورت و سیرت نوٗر تاباں ۔۔۔ ا
دوٗن عالمن منز کانہہ چھکھ ثانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

عائیشہ صدیقہؓ تھُد نوٗرانے ۔۔۔ مرتبہ توٚہند کیاہ زانہ غیر زان
وأقف اُمکی اہلِ ایمانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

حضرتِ فاطمہؓ وندٕ زو جانے ۔۔۔ یمن اوس حضرتؐ کھُنہٕ للہٕ واں
اَز چھ مقبولہٕ نوٗر تابانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

شاہ حسنؓ شاہ حسینؓ کیاہ جانانے ۔۔۔ دینہٕ موکھ کوٚر ہے سر قربان
ہر زمان ناوٕ تہنٛدٕ ورد زبانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

حضرتِ غوث پاکؓ شاہ جیلانے ۔۔۔ سردار اولیاہ کیاہ چھُہ شوبان
مُریدی لاتخف چھُہ تہند فرمانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

چشتیؒ معین الدّینؒ شاہ ہمدانے ۔۔۔ راہ حق ہاوکھ از نوٗرِ جان
سرمۂ چشمۂ اہلِ عرفانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

نقشبندؒ اویسیؒ شاہ کرمانےؒ ۔۔۔ خدایَن بخشمکھ مرتبہ جان
از لکھ مقبول کیاہ چھہ شوبانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

بلبل شاہؒ تتہٕ ریشؒ شاہ سلطانےؒ ۔۔۔ فیضکھ دربار چھہ عالیشان
ہانکل تنٛہ چھم فضل احسانے ۔۔۔ چھم مہ ارمانے ہاو دیدار

شاہ نعمت جانٛ باز بحرِ عرفانے کشف و کمال اوس عالیشان
وِردِ زبان اوس حفظِ قرآنے چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار
مرفی تہ جبی نورِ ایمانے بے بہا نور کیاہ چھُکھ تابان
عاشقِ نبیین بوڈنِ شانے چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار
جامی نظامی عطارِ لاثانے صِفتہ نبیک تعریف کران
ازلِک مقبول کیاہ چھہ شوبانے چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار
زینہ شاہ گنج بخش گنج باگرانے حضرت ریشی سند فیض میلان
بولہ وال اشرف گے آستانے چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار
اول آخر ساری نورانے منور ہیندہ سیتہ گو جہان
ٹھاٹھِس نبیس درود سوزانے چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار
حورہ دینہ وان چھِس سورہ قرآنے بوزان گژھتو سوزِ عرفان
بوتہ چھُس نبیس عرض کرانے چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار
زان کم ہیدا غافل پانے تمہ سیتی حاصل گژھی عرفان
عبد الغنی چھُوی نالہ دِوانے
چھُم مہ ارمانے ہاو دیدار!

سرمایۂ حیات

حضرت شاہِ ہمدان رحمۃ اللہ

حضرت امیرِ کبیر میر سید علی ہمدانیؒ بروز دوشنبہ ۱۲ ماہ رجب ۷۱۴ھ مطابق ۱۳۱۴ء کو ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام محمد غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی ہمدانی قدس سرہ کا جھنڈا تمام اولیاء اللہ کے جھنڈوں سے اونچا ہے۔ حضرت امیر کبیر ختلان میں مدفون ہیں۔ حضرت شاہِ ہمدانؒ نہ صرف ولی اور خدادوست تھے بلکہ بہت بڑے عالم اور مصنف بھی تھے۔ کشمیر میں تبلیغِ اسلام کے بارے میں آپؒ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ آپؒ کے رفقاء جن کی تعداد سات سو تھی۔ اس کارِ خیر میں آپؒ کے ساتھ تھے۔ شاہِ ہمدان عشقِ رسول ﷺ میں سرشار تھے اور زیارت روضہ اقدس حضورِ پاک ﷺ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ آپؒ کے چند اشعار بطور تبرک پیش کئے جاتے ہیں۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: درود و رحمت نازل ہو اللہ تعالےٰ کی اور اس کے فرشتوں کی اور اس کے نبیوں کی اس کے رسولوں کی، اس کے عرش اٹھانیوالے فرشتوں کی اس کی تمام مخلوق کی جانب سے تا حضرت محمد ﷺ اور آپکی اولاد پر اور صحابہ کرام پر اور خدا کی سلامتی اور اس کی رحمت اور اسکی برکتیں حضرت محمد اور آپ کی آل و اصحاب پر نازل ہوں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفی اللہ ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من اختارہ اللہ ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من زینہ اللہ ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من کرمہ اللہ ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا من عظمہ اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المتقین ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین ﷺ — الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین ﷺ

صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سرمایۂ حیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملیگی عاقل کو یہ قرآں کے سی پاروں میں
ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ہم مرتبہ ہیں یاران نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

مولانا ظفر علی خان

حصۂ مناقب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راحت العاشقین شفیع المذنبین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی ذاتِ اقدس و اطہر کے نام

یارسول اللہ! ایک گنہگار اُمتی آپ کے دربارِ عالی وقار میں عقیدت کا

گلدستۂ نعت نذر کر رہا ہے

تہی دستم بحسرت اشکبارم
محمد ارحم کن بر حال زارم

یارسول اللہ میں خالی ہاتھ ہوں، تنگ دست ہوں۔ میرے

پاس کوئی زادِ راہ نہیں، بنا بریں پشیمانی سے آنسو بہا رہا

ہوں۔ اے محمد میری حالتِ زار پہ رحم و کرم فرمائیے

حاجی عبد الغنی

منقبت شریف خلیفہ اوّل سیّدنا حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ملا عبید اللہ عبید

مُلّا عبید اللہ عبید مولانا ابوالخیر کا شاگرد تھا۔ رزق حلال حاصل کرنے کے لئے درس و تدریس پر گزر اوقات تھی۔ فقہ، حدیث، تفسیر، فلسفہ اور منطق وغیرہ کے بڑے عالم تھے اور پرہیزگاری میں لاثانی اور بڑے شان والے تھے محلہ زیرِ بستان سرینگر کشمیر میں شاہ منور حقانی کے ہاں سکونت کی ۱۲۶۸ھ میں انتقال کیا۔ مدفن شاہ قاسم حقانی کے مزار کے نزدیک ہے۔ ایک عاشق رسولؐ نے جنے عشق و محبت میں چار یار باصفا کی گل کاریاں کی ہیں، منقبت شریفہ اس کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

خوش وقت آنکہ عاشق صدیق اکبرؓ است
دررہِ دین موافقِ صدیقِ اکبرؓ است

کیا خوش وقت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق بن گئے اور دین کے معاملات میں موافق طور پر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اسلام کی خدمت میں لگے رہے اور دین کے معاملات میں موافق طور پر کام انجام دینے لگے

چون شمع و ماہ روشن و چون صبحِ صادق است
ہر کو محبِ صادقِ صدیقِ اکبرؓ است

حضرت صدیق اکبرؓ روشن چاند اور صبح صادق کی طرح چمکتے رہے۔ ہر ایک مسلمان حضرت صدیق اکبرؓ کا محبّ ہے۔

بگذار جملہ دررہِ صدق و قبول دین
بنمای کس کہ عاشقِ صدیقِ اکبرؓ است

تمام معاملات چھوڑ دو، صرف سچائی کے راستے پر اور صدق و صفائی دینِ اسلام قبول فرمایئں۔ ہر ایک شخص کو دکھاؤ کہ کیسے حضرتِ صدیق اکبرؓ عاشقِ رسولؐ بن گئے۔

سرمایۂ حیات

در موضعے کہ دم زرضا و و فا زند　　آن کیست کو موافقِ صدیقِ اکبرؓ است

جو عاشقِ اسلام رضامندی اور وفا سے جس جگہ جائے۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی کی طرح اپنے جان کی بازی لڑے

وہ کون ہے جو حضرت صدیق اکبرؓ کی طرح اپنی جان کی بازی لڑے۔

آن کو کہ بود تقوی و تجرید کار او
ہم مونس و پیمبر و ہم یارِ غارِ او

وہ کون ہے جو پرہیزگاری۔ تنہائی اور اُن کا کام اسلام کی خدمت، ہمدرد، پیغمبرؐ اور رسول اللہؐ کے یارِ غار ہیں۔ یعنے اُنؐ کے ساتھ شب و روز اسلام کی خدمت انجام دیتے رہے۔

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمد نبیؐ
دوست دارِ چار یارمؓ تابہ اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیؒ دارم ملّتِ حضرت خلیلؑ
خاکِ پائے غوث الاعظمؓ زیرِ سائے ہر ولیؒ

خلیفۂ دوئم امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

چون بست بہر دین محمدؐ میان عمرؓ
در ہم شکست گردن گردن کشان عمرؓ

جب حضرت عمرؓ نے نبی کریمؐ کے دین پر ہمت کا کمر باندھا اور تمام غرور اور تکبّر کرنے والوں کی گردنیں توڑ دیں اور اسلام کے خاطر تمام دُشمنانِ اسلام پست پا یعنی شکست خوردہ ہوئے۔

برباد رفت خرمن کفار خاکسار
چون برکشید خنجر آتش فشان عمرؓ

کُفار کی ساری دولت وانبار ضائع ہوئی۔ جب حضرت عمر فاروقؓ نے آگ سے جلتی ہوئی تلوار دُشمنانِ اسلام پر چلائی اور ساری تدبیریں ناکام ہوئیں۔

خورشید دین باوج کمال آن زمان رسید
انداخت سایہ بر سر اسلامیان عمرؓ

دین کا آفتاب اُن کے ذریعہ سے اسلام کا سورج ترقی کے کمال کو پہونچا اور اسلامی لوگوں پر حضرتِ عمرؓ نے تمام مسلمان پر اسلام کا سایہ ڈالا۔

دستش بکہ گردن قیصر نبرد بر دم
چون گشت بر حمایت دین قہرمان عمرؓ

حضرتِ عمرؓ کا دستِ مبارک غرور والے بادشاہوں پر اپنی اسلامی طاقت اور بہادری سے غرور کا سر نیچا کر دیا اور شکست دی

ہم آسمان دانش و ہم آفتاب عدل
ہم خواجہ پیمبر آخر زمان عمرؓ

دانا لوگ اور انصاف والا آفتاب یعنی عقل ہوش اور انصاف والے لوگ اور آخری زمانے کے پیغمبرؐ حضرت عمرؓ ان کے ساتھ۔ دوش بہ دوش اسلام کی خدمت کرتے گے۔

آن کو بہ تیغ شرع نبی آشکار کرد
بنیادِ دین ببازدیِ خود استوار کرد

وہ کون ہے۔ جس نے اپنی تلوار سے حضرت نبی کریمؐ کے ساتھ اسلام کی خدمت دکھائی اور دُشمنانِ اسلام کو ظاہر کیا اور ان کو شکست فاش دی اور دین کی بنیاد اپنی طاقت کے بل بوتے پر حضرت عمرؓ نے اسلام کی بنیاد مضبوط کر دی ہے۔ وہ کون ہے جو پرہیز گاری اور کام کو جاری رکھنے والے تھے۔ وہ صرف حضرت صدیق اکبرؓ ہیں اور یار غار حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

خلیفۂ سوئم امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

خلد برین نشیمن عثمان باحیا است | جنات وعدن مسکن عثمان رضؓ باحیا است

جنّت میں حضرت عثمان رضؓ باحیا کا نشیمن ہے۔ "نشیمن" بیٹھنے کی جگہ۔ جنات: جنت کی جمع ۔ عدن: جنت کا خاص باغ

حیا والے ۔حضرت عثمان رضؓ کا ہے

شمعے کہ روشن است شبستان جان از و | نور ورونق روشن عثمان رضؓ باحیا است

اُسی سے حضرت عثمان رضؓ غنی رضی اللہ عنہ، شمع کی طرح رات کو روشن ہے اُن کا اندر کا حصّہ یعنی سارا بدنِ مبارک، حضرت

عثمانِ غنی باحیا کا ہے۔

مہ زپیش خویش خرمنے از نور جمع کرد | تا خوشہ چین خرمن عثمان رضؓ باحیا است

چاند کی روشنی اپنے سامنے گویا خرمن باری تعالےٰ کی روشنی کا جمع کیا۔تا کہ سب لوگ یعنی مسلمان کلمہ گو حضرت

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی کھلی دخرمن باری تعالےٰ کا نور حاصل

کریں (خوشہ چین: دانہ دانہ ڈھونڈھنے والے) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عنایات اور فیوضات حاصل کریں)

تادامن قیامت وتار وز رستخیز | دست امید و دامن عثمان رضؓ باحیا است

تاکہ سب مسلمان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دامن مبارک قیامت کے دن یعنی قیامت کے حالات

دیکھ کر اُمید کا ہاتھ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نظرِ عنایت سے خوش وخرم رہیں۔ روز رستخیز: قیامت

کا دن ۔ حساب کا دن۔

خصم خدا و خصم رسولؐ است وخصم خود | آن بے حیا کہ دشمن عثمان رضؓ باحیا است

خصم خدا، خدا کا دُشمن ۔ خصم رسولؐ: نبی کریم صلعم کا دشمن ۔ خصم خود، اپنا دشمن ۔ وہی دُشمن حضرت

عثمانِ باحیا کے ہیں۔

خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سلطان اولیا و شہ اصفیا علی است
برگزیدہ محرم حرم کبریا علی است

ولیوں کے سردار - بادشاہ - پاکیزہ لوگوں کا بادشاہ - حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ہیں - باری تعالےٰ حرم کے کبریا کے محرم ہیں یعنی ہر حالت میں باری تعالےٰ کے راز دار ہیں ۔

مشعل فروز مشعل دین ذوالفقار او
چابک سوار معرکہ لافتیٰ علی است

اپنی مشعل (تلوار) جس تلوار کا اصلی نام مبارک ذوالفقار علی ہے ۔ اُسی تلوار تمام دشمن کا خاتمہ کر دیا - دشمنوں کا کایا پلٹ دیا - چابک سوار لافتیٰ کے حضرت علی ہیں - یعنی: لافتا علی لاسیف الا ذوالفقار علی"

آنکس کہ علم وحلم وسخا ختم شد برو
عمزادہ پیمبر و شیر خدا علی است

جس کو علم وحلم وسخا ختم ہوا وہ حضرت علی مرتضےٰ ہیں - وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی ہیں اور شیر خدا کے نام مبارک سے منسوب ہیں ۔

آنکو بہ تیغ شرع فرو شست گرد کفر
از راہ دین مبارز خیبر کشا علی است

وہ تلوار حضرت شاہِ ولایت کی تلوار جس سے کفر کی گرد وغبار ہٹادیا - دینِ اسلام کے راستے میں خیبر کی لڑائی میں قلعہ کا دروازہ تلوار کی ایک ہی حملہ میں ریزہ ریزہ کر دیا - سبحان اللہ — کیسی شجاعت اور بہادری شیر خدا نے دکھائی - اور ایک ہی حملہ پر خیبر کے قلعہ کا دروازہ کھول دیا - یہ اسلام کی نشان اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ۔

مسکین عبید خاکسر کوئی آنکس
کو از غلام خاک مرتضیٰ علی است

مسکین عبید حضرت علی کے غلاموں کی خاک کو بھی نہیں پہونچ سکتا - وہ جنابؓ کے غلاموں کا غلام ہے ۔

منقبت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ

چیست دانی خدیجۃ الکبریٰؓ　　غیر ثانی خدیجۃ الکبریٰؓ

کیا جانتے ہو کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کون صاحبہ تھی اُن کے مقابلے میں اور کوئی نہیں ہے۔

باخت در راہ حق برای رسول　　زندگانی خدیجۃ الکبریٰؓ

حضرتِ نبی کریمؐ کے لئے سچی راہ حق کے لئے اپنی زندگی فدا کی۔ قربان کی۔

اولیں محرمِ رسولِ خداؐ　　جفت جانی خدیجۃ الکبریٰؓ

سب سے پہلے حضرتِ نبی کریمؐ کی رازدار تھی۔ اور حضرت نبی کریمؐ کے لئے اپنی زندگی قربان کی

اور حضرت نبی کریمؐ کا جوڑا تھا۔

تاقیامت پے مسلمان　　گشت بانی خدیجۃ الکبریٰؓ

قیامت تک مسلمانوں کے لئے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اسلام کے بانی بن گئے

حق لقب رابہ جنت خواند　　گر تو خوانی خدیجۃ الکبریٰؓ

باری تعالےٰ قیامت کے دِن جنت میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو بلائے گا۔

بود تا بود مر پیمبر را
جفت جانی خدیجۃ الکبریٰؓ

ہمیشہ تک حضرت نبی کریمؐ کے ساتھ ساتھ رہیں۔ حضرت نبی کریمؐ جان کا جوڑا تھا۔

منقبت حضرت سیّدۃ عائشہ صدیقہ رضؓ

کس چہ داند قدر و شانِ عائشہ رضؓ
از دو کون بیرون مکانِ عائشہ رضؓ

کس کو معلوم ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ کی کیا شان تھی۔ یہ دونوں عالموں کے باہر حضرت عائشہ کا مکان تھا۔ یعنی حضرت نبی کریمؐ کے دربار میں کیسی عزت تھی۔

عائشہ محبوبہ، محبوبِ خدا
کس کجا یابد تشانِ عائشہ رضؓ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ، باری تعالےٰ کی محبوبہ اور پیاری تھی۔ پھر کہاں اور کون حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ کا شان جانتا ہو۔

لامکان گر سیرگاہ مصطفیٰؐ است
خوابگاہش شد مکانِ عائشہ رضؓ

لامکان اگرچہ حضرت نبی کریمؐ کا سیرگاہ ہے۔ اُنؐ کا خوابگاہ حضرت عائشہ صدیقہ ہیں

کلّمینی یا حمیرا مصطفیٰؐ
ہر زمان کردے بہ شانِ عائشہ رضؓ

میرے ساتھ اور سرخ رنگ والی حضرت نبی کریمؐ فرماتی تھی۔ میرے ساتھ کلام کرو اور ہر وقت حضرت نبی کریمؐ اُن کے ساتھ کلام فرماتے تھے۔

شرح پاکی مردا الطیبات
آمدہ از حق بہ شانِ عائشہ رضؓ

پاکی اور پاکیزہ خیالات حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ کے متعلق باری تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

از عنایت صد درود و صد سلام
ہر زمان بر جسم و جانِ عائشہ رضؓ

مہربانی سے درود و سلام کہہ کر صد درود ہر وقت حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ کے جسم و جان میں وابستہ رہے۔

یا الٰہی عاصیاں را روزِ محشر
وارہاں بہرِ روانِ عائشہ رضؓ

اے خدا گنہ گاروں کو محشر میں حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ کے طفیل درود ہم پر حبا مکا رہے۔

میر حسین قادریؒ

کتاب "تذکرہ اسرار الاخیار تاریخ حسن میں لکھا ہے کہ میر حسین قادریؒ۔ میر بہاؤ الدین منطقی کے بلند پایہ اور بلند مرتبت صاحبزادے تھے۔ کہا گیا ہے کہ میر حسن صاحب کی پیدائش سے پہلے شاہ عبد الرحمٰن قلندر صاحبؒ نے میر بہاؤ الدین کو بشارت دی کہ "خداوند کریم آپ کو ایک خوبصورت اور نیک سیرت فرزند عطا کرے گا۔ جو حضرت غوث الاعظم شاہِ جیلان کے فرمودات کی پیروی کرے گا"۔ شاہ عبد الرحمٰن قلندر صاحبؒ کی اس بشارت کے چند ماہ بعد ہی میر حسین تولد ہوئے۔ ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی میر حسینؒ اپنے والد کے سائے سے محروم ہو گئے۔ میر حسینؒ خدا کی توفیق سے ارشاد والے خدا دوستوں کی خدمت میں حاضر ہو کر اور ان کی تربیت سے فیض پا کر دل کی مراد پائی۔ اور طریقۂ قادری کا سلسلہ اختیار کیا۔ حقیقت میں انہیں حضرت محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ کی مہربانی حاصل تھی۔ آخری عمر میں مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور بغداد شریف کی زیارت کرنے کا شوق ہوا۔ باری تعالیٰ نے انہیں یہ شوق پورا کرنے کی توفیق عطا کی۔ حج کے دوران ہی ان کی وفات (۲۲ رذی الحجہ ۱۳۰۰ھ) ہوئی۔ مزار جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ کے گنبد کے متصل دفنائے گئے۔ نذرِ عقیدت کے طور پر میر حسین قادری کی ایک منقبت جس کا آخری بند یعنی مقطع نامکمل تھا۔ اور جسے حاجی میر عبد الغنی نے پورا کیا۔ میر حسین قادریؒ نے خواب میں حاجی میر عبد الغنی کو تاکید کر دی کہ وہ ان کی منقبت کا آخری بند مکمل کر دے۔

میر حسین قادری رح

یاشاہِ جیلانؓ

میہ کُن کراکھ نظر یاشاہ جیلانؓ
بو پیومُت چھُس پتھر یاشاہ جیلانؓ

سٹھاہ چھُس بے زرو سامانہ بے زر
سٹھاہ چھُس بے ہُنر یاشاہِ جیلانؓ

گیمُت دٲدی میہ چھُم کیتاہ ونے بو
ژِ چھے سٲری خبر یاشاہِ جیلانؓ

مَن دادِ ہن گومُت چھُس بو گرِفتار
دفع کر غم تہ شر یاشاہِ جیلانؓ

تھکتھ پیوسی وتھ کَت کُن ہکی بو
یکھ ژٹ ژانُو ریاشاہِ جیلانؓ

بعزت تھاوتم از شرِ دشمن
میہ دِم فتح وظفر یاشاہِ جیلانؓ

ژِ آسکھ غیرتی یتھ آغہ میانوی
بو آسا دربدر یاشاہِ جیلانؓ

میہ عشقہ چانہٕ گو بیریانہ سینس
وہ دِم نارِ جگر یاشاہِ جیلانؓ

کرُم بے سیرانہ خوانِ سخاوت
سخی چھک مشتر یا شاہِ جیلان رض

ہلم دارِکھ چھہ آمت ساری مسکین
خزانن برمُژ ریا شاہِ جیلان رض

شرف اشب حسین گوز لُطفش
وُچھتھ روی الور یا شاہِ جیلان رض

* حضرت میرحسین قادری کا خواب میں دیدار ہوا۔ اُنہوں نے
مجھے اِس منقبت شریف کا مقطع تیار کرنے کی ہدایت فرمائی
اور میں نے حضرت میرحسین کی ہدایت پر عمل کرکے مقطع تیار کیا
جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

حاجی میر عبدالغنی

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

احمد رضا خان بریلوی

غوث الاعظم سیّد عبدالقادر جیلانیؒ

رنگِ محمدؐ بوئے علیؓ خُلقِ حسنؓ خوئے حسینؓ

دستگیرِ دو جہانؓ حضرت غوث الثقلین

* حاجی میر عبدالغنی *

غوث الاعظم اولیاہن ہند سردار ژٕ چھکھ — تختِ عرفانک تاجدار ژٕ چھکھ

نائبِ مصطفیٰؐ شہِ بغدادؓ — مالکِ حکم و اختیار ژٕ چھکھ

حسب و نسب از اولادِ علیؓ — شانِ توحید کوی دربار ژٕ چھکھ

نورِ چشم اولیا نورِ حق تابان — درِ عرفان کوی اسرار ژٕ چھکھ

گنجِ اسرار چون ذاتِ شریف — رہنمائے پیرِ نامدار ژٕ چھکھ

پھولہٕ نوو تہٕ ژیٚے باغِ عرفانی — ملکِ عرفانکوی بہار ژٕ چھکھ

فیض بخشنس اندر ژٕ چھکھ مشہور — مریدن پیرِ غم گسار ژٕ چھکھ

شانِ محبوبیت ژیٚے از حق چھوی — سایۂ لطفِ کردگار ژٕ چھکھ

چانہٕ دربارٕ فیضِ کل جاری — مشہور در عرب و عجم شہار ژٕ چھکھ

چانہٕ دربارٕ پیٚتھ اکھاہ سیراب — فیض دِہ مثلِ آبشار ژٕ چھکھ

زیرِ در امتوی بہٕ چھس عبدالغنی

چھوکن دِلکین بلغار ژٕ چھکھ

حاجی میر عبدالغنی

منقبت شریف

سردارِ اولیاء حضرت شاہ جیلان قطب الآفتاب رضؓ

مردارِ اولیاء شاہ جیلانیے رضؓ — برتخت ہیتھ چھوی پیرِ پیران رضؓ
حضرتِ غوث پاکؓ کیاہ چھہ شوبانیے — خُدا سُید مُتھ چھُس مہربان
ملک و فلک ہم زمین و آسمانیے — لوحُ و قلم در زیرِ فرمان
مُریدی لاتخف چھُہ تُہند فرمانیے — پایہ لبہ ڈُسند وُچھتہٕ کیاہ شان
شانہٕ لبہ ڈُشوبان نُور نُور اُسیے — کیاہ سناڈُ چھس ردٔیے تابان
روشن چُھہ تس گوشو چھُہ بوز اسیتیے — غوث الاعظم رضؓ سون نگہبان
پیرِ پیرانس وندہٕ زُو جاسیتیے — یتھ یتھ رُو ڈُمت چھُم ییہ دامان
عربس تہ عجمس منز تمایانیے — دریاۓ رحمتک فیض بآگران
کیاہ کرٕ تعریف جاگیِ بیاسیتیے — پاک ذاتہ سُند چھُوی نور تابان
حقن بخشنے مرتبہ جانیے — مشہور ژٔری چھُکھ دردوٗ جہان

شوقہِ حاجہٕ عبدالغنی آدلارانیے
ڈیڈتل لبہٕ نے امن دامان

خواجہ حبیب اللہ نوشہری رح

اے بادشاہِ باحشم یا شاہِ ہمدان المدد

خواجہ حبیب اللہ نوشہری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ شمس الدین کے فرزند تھے۔ سری نگر کے ایک علاقے نوشہرہ میں بتاریخ ۹۶۳ھ اُن کی ولادت ہوئی۔ شعر و سخن میں خداداد قابلیت تھی اور اُن کا کلام معرفت اور حقیقت سے لبریز ہے۔ حبیبؔ تخلص کرتے تھے۔ فارسی، عربی میں اُن کا کلام بہت بلند پایہ ہے۔ راہ حق کی رہبری حضرت میر محمد خلیفہ رح نے کی۔ خدا کی مہربانی سے رُوحانی ترقی اس درجہ کی کہ عام و خاص لوگوں کو فائدہ پہنچا۔ حسب حال و مال اور کرامات بن گئے اور بڑے مقام میں کمال کا دستگاہ رکھتے تھے۔ عاشقانِ رسول صلعم اُن کا کلام بڑے شوق و ذوق سے خانقاہوں، مسجدوں میں پڑھا کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی ایک منقبت جو میر سید علی ہمدانی رح کے حق میں ہے، پیش خدمت ہے۔

منقبت شریف

اے بادشاہِ باحشم یا شاہِ ہمدان المدد
وے دافعِ ظلم و ستم یا شاہِ ہمدان المدد

محبوبِ حق الحق توئی نورِ نبیؐ برحق توئی
بر اولیاء رونق توئی یا شاہِ ہمدان المدد

اسلام را بانی توئی بانیٔ مسلمانی توئی
بے شک علی ثانی توئی یا شاہ ہمدان المدد

جدت شہیدِ کربلاؑ نامش حسین مجتبیٰ
اے شافعِ یوم الجزا یا شاہِ ہمدان المدد

ہمہ دان فریادی یئے از سوزِ دِل نادادہ دِئے
لادن ہئے پادن پئے یا شاہِ ہمدان المدد

یا اللہ ترٕ ستوٗی چھم نہ کانہہ دِ اللہ چھم پُشت پناہ
لُنٛد کرم حاجت روا یا شاہِ ہمدان المدد

کوتاہ پھکے چونٛزی بجر ینہ چانہ لوب دِینن تھزر
ہُبت خانہ ہر جا یہ تھر یا شاہِ ہمدان المدد

بر تل پھسے آمت گدا کینژھا دِتم راہِ خدا
چھکھ دوٛن جہانن پادشاہ یا شاہ ہمدان المدد

دینس کرِتھ یاری سٹھاہ بنیین ترٕ کوٗر نے مرجا
یی گوٚ ولعٕ مَن تسُاہ یا شاہِ ہمدان المدد

دریا ایرناوِ چھم بوٗٹھ لاگتم سئے برانتھ چھم
درگاہ چانے گرتھ نہ کم یا شاہِ ہمدان المدد

کشمیر را آباد کُن از درد و غم آزاد کُن
دِلہائے غمگین شاد کُن یا شاہ ہمدان المدد

آمد حبیبی زیر دراے بادشاہِ بحر و بر
آمد توٗی شمس و قمر یا شاہِ ہمدان المدد

منقبت حضرت شاہ ہمدانؒ

امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ

*** حاجی میر عبد الغنی۔ شاہ کدل ***

ذاتِ پاکن دِتوی عظمتک شان یا علی ثانی شاہ ہمدانؒ

درسِ تبلیغ اوس تہند فرمان یا علی ثانی شاہ ہمدانؒ

کشمیر مشرف سپد نوران شکرِ للہ کافر واوّن ایمان

ساری ولسی پیہ یوہ تل یک آن یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

از آبِ رحمت دل کیاہ چھلتھ، جامہ ہدایتک تریتے کیاہ ولت

شمع عرفان چھکھ نور تابان، یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

شہور تہ چھکھ تاروم و شام، عرضی چھس کران داغِ غلام

فیض چون جاری فیض روان یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

تاقیامت ژٕ کُن اسہ سرخم دوہ کھن ہند دوا چھکھ چھکن مرہم

خانقاہ تہندی دارالامان یا علی ثانی شاہ ہمدانؒ

دادِین چھہ دوا دیدار چون خاک درِ چونوی بلغار سون

جان پان وندہے چھکھ ژٕ شوبان یا علی ثانی شاہ ہمدانؒ

یتھ جایہ دینِ حق کردکھ جاری، تتھ جایہ ہر دم چانی یاری

ہر طرف گل پھیلو در گلستان یا علی ثانی شاہ ہمدانؒ

ملکِ کشمیر حض گومُت خراب، از چنگِ ظالم در گردِ آب
دست رٹھ دستگیر اے سلطان یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

درحقیقت أیسی سٹھاہ نابکار، گنہٕ ہیوکِنہٕ أیسی بیٛر شرم شار
زار بوزِ فکرِ و کرٕ پریشان یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

زنگہٕ زنگہٕ غمن منز چھی گلُمتی فریاد ژٕ ییٚ کُن چھہ آمتی
سٹھاہ چھہِ بے قراری اے پشتبان یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

اَکھ تظر میہٕ کُن کرآغا، میہٕ ہیٚو فریاد بیہ کانٛہہ چھا
یار بھاے ہیتھ حض کرم ژھانٛڈان یا علی ثانی شاہِ ہمدانؒ

عبدالغنی چھون بندٕ غلام، وِرد چھُم ناو چھون صبح و شام
چیر چھُم رٹمُت چھون دامان، یا علی ثانی شاہِ ہمدان

شمس فقیر

دار امید شفاعت زِ رسولِؐ مشفق

کورُٹے معراج ساتٕ نبیںؐ — ظہور تمہِ کُے چھہ دوٕن عالمنَ

حضرتِ جبریل خبر ہیتھ آو — السلام علیکم غم غصہٕ تراو

وُتھِو سآل کرُو حض لامکانَن — ظہور تمہِ کے چھہ دوٕن عالمنَ

بُراقس پیٹھ ییلہِ کھور کھ پلنٕ — الاالله کرِتھ دَرحرم ژاے

کَس دِیان بُراق کیا چھس کھین — ظہور تمہِ کُے چھہ دوٕن عالمنَ

کورکھ بِسم الله مسجد اقصےٰ ژاے — مُرسلَن انبیاہَن پیشوا آے

اکھ لچھ ژٕ وٕ ساس پیغمبرَن — ظہور تمہِ کُے چھہ دوٕن عالمنَ

حاجی میر عبدالغنی

منقبتِ شریف

حضرتِ میر سیّد علی شاہ ہمدانؒ

کرِ دنا اکھ نظر یا شاہِ ہمدانؒ
ژٕ لۄم جگرس میٚہ شر یا شاہِ ہمدانؒ

تمنا آرزد دیدارٕ چانک
بہ ڈیچھے روٗیے انور یا شاہِ ہمدانؒ

اہناوٕ نہٕ ہے غمن ہنز شکایت
گرٕ ژھکنا جلوٕ گر یا شاہِ ہمدانؒ

بہ ہاوٕیے داغ سینک حال بادٕیے
دندی جان وُ جگر یا شاہِ ہمدانؒ

کٔرِتھ یآری ژٕ اسلامس بہ کشمیر
دیتوتھ دینس نجر یا شاہِ ہمدانؒ

دیتوتھ تہذیب کُرتھ قایم شریعت
ژٕ چھُکھ عالی گوہر یا شاہِ ہمدانؒ

سفیرِ احمدِ مختار ژٕ چھُکھ
امیر وُ بحر بر یا شاہِ ہمدانؒ

دیتوتھ للہِ عارفس ژٕ جام عرفان
پھُلس جگرک شجر یا شاہِ ہمدانؒ

ژٕ چھُوی لوح وُ قلم در زیرِ فرمان
ژٕ چھُوی شانس بفخر یا شاہِ ہمدانؒ

بنووُتھ باغِ جنت ملکِ کشمیر
ژٕ چھے قدرت نظر یا شاہِ ہمدانؒ

فلاماہ چانہٕ درباری کوی غنی چھُس
سنٛھاہ محتاج وُتر یا شاہِ ہمدانؒ

٥

حاجی میر عبدالغنی

منقبت شریف

حضرت شاہِ ہمدان امیرِ کبیر میر سید علی ہمدانیؒ

چھکہ لد سینہ چھم تی بہ ہاوس — میر سید علی ہمدانسؒ
پاین تل بوسہ تراؤس — میر سید علی ہمدانسؒ
دیدار چانک لول نابکارس — نظراہ تراؤ تم لولہ بیمارس
زو جان وندہس ماہ رخسارس — میر سید علی ہمدانسؒ
رحیم نظراہ کر خاکسارس — حلِ مشکل کرہ گنہ گارس
یا امید امت چھی دیدارس — میر سید علی ہمدانسؒ
للہ ون داغ چھم منز باگ سینس — رو برو وچھہا ماہِ جبینس
دہ کہ داد اندر یم بر ونٹھ کنہ باوس — میر سید علی ہمدانسؒ
خوشحال تھاو یم اہل دعیالس — رنج و غم کاستم لولہ بیمارس
تھپ چھم گرمژ زور داماس — میر سید علی ہمدانسؒ
کم کم گل پھلی یمہ کاننا قس — رحمت بے تنگ چھے جہانس
ناو کیاہ تابان ملکِ کشمیرس — میر سید علی ہمدانسؒ
ڈیفنگ دربار عالی شانس — زیاد چھس کران صبحس تہ شامس
عرضی ہیتھ آس لولہ سان آعش — میر سید علی ہمدانسؒ

برتل عبدالغنی چھوی انتظارس پراران چانس دیدارس

آستانہٕ اندری ہلم بودارس

میر سیّد علی ہمدانس رح

حاجی میر عبدالغنی

منقبتِ شریف

حضرت نور الدین نورانی علمدار کشمیر رح

بوزتم التجا علم دارد چھم یوہے مدعا علم دارد

فیض چونُی چھ عالمس جاری کرمیٚہ راحت عطا علم دارد

چوٚن دیدار دادِنی دَوا کرمیٚہ مرض دَوا علم دارد

آش چھم چانی ژی عنایت کر دستِ جودو سخا علم دارد

عیب دار چھس توٚے گومت گیر عفو کر تم خطا علم دارد

چھم امید تہند ستی میٔلم تار پُلِ صراطس شہا علم دارد

کاشرن چھکھ وسیلہ در محشر پیشِ یوم جزا علم دارد

روزِ مہربان پاسِ شاہِ ہمدانؒ تدمن سر فدا علم دارد

ولہٕ تہٕ محبتہٕ آس لاران با امید شفا علم دارد

دیدار چانک چھم مہ ہاوُس ہاوٕ نورِ تجلّی علم دارد

دربار سائِل آمت چھوی کرتھٕ حاجت روا علم دارد

برتل عبدالغنی حال باوان دفع کر ہر بلا علم دارد

حضرت بلبل شاہ صاحبؒ

سید شرف الدین عبدالرحمٰن بلبل شاہ قدس سرہ کے منقبت کے ساتھ میں ان کے ظاہری اور باطنی شخصیت کا تعارف کروانا ضروری اور جائز سمجھتا ہوں۔ لہٰذا تھوڑا فضائل کے طور پر لکھ رہا ہوں ——— بلبل شاہ صاحبؒ راجہ سہدیو کے زمانے میں کشمیر تشریف لائے۔ مورخوں کے مطابق بلبل شاہ صاحبؒ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ سے قبل ۴۹ برس ۷۲۵ء کو کشمیر میں وارد ہوا۔ اور حکم الٰہی کی تعمیل میں رنچن شاہ کو دائرۂ اسلام میں لانے کے لئے طے مکان کر کے کشمیر آئے۔ اس بات کی وضاحت یہ ہے کہ رنچن شاہ بدھ مذہب کا پیروکار تھا۔ جب اس کے دل میں ہدایت کا اثر پیدا ہوا تو اس نے ایک روز اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ اگلی صبح جس شخص پر پہلی نظر پڑے گی۔ جس مذہب کا وہ ہوگا تو وہ وہی مذہب اختیار کرے گا۔ اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک لانے کے لئے وہ ساری رات دعائیں کرتا رہا۔ چنانچہ جب صبح ہونے لگی تو رنچن نے اپنے مکان کی کھڑکی کھولی تو دیکھا دریائے جہلم کے کنارے پر حضرت بلبل شاہ صاحبؒ نہایت نیازمندی کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ رنچن شاہ کو اس کی نیازمندی اور بارگاہ الٰہی میں نماز کی ادائیگی اتنی پسند آئی کہ اسی وقت اپنے اہل و عیال کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ اس واقعہ سے حضرت بلبل شاہ صاحبؒ عام لوگوں کی توجہ کے مرکز بن گئے۔ حضرت بلبل شاہؒ نے کشمیر میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فقہ کی داغ بیل ڈالی۔ ان کے بعد اس مشن کو حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ نے آگے بڑھایا۔

حضرت امیرؒ سلطان شہاب الدین کے عہد میں (۷۷۱ھ مطابق ۱۳۷۱ء) کشمیر تشریف لائے۔ حضرت امیر نے یہاں اسلام کو فروغ دیا۔ حضرت امیرؒ کے ساتھ سات سو سید بھی کشمیر آئے تھے۔ جنہیں حضرت امیرؒ نے اسلام کو وسعت دینے کے لئے مختلف جگہوں پر تعینات کیا۔ انہوں نے بھی حضرت امام اعظمؒ کے فقہ کی تشہیر کی۔ حالانکہ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی شافعی مسلک کے پیروکار تھے۔

امام اعظم حضرت ابوحنیفہؓ کا مسلک اختیار کرنے میں کون سی وجوہات کارفرما ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ

حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ حضرت بلبل شاہؒ کے مزار پر حاضری دینے کے لئے تشریف لے گئے اور یہاں پر نماز فجر ادا کی۔ نماز سے فراغت ہوئی تو کچھ لمحہ کے لئے مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ نیم بیدار اور نیم خفتہ حالت میں دیکھا کہ حضرت بلبل شاہ صاحب تشریف فرما ہوئے اور حضرت امیرؒ سے ہم کلام ہوئے فرمایا۔ برادرم! میں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؓ کی راہ اختیار کی ہے۔ اور آپ بھی اسی راہ کو اختیار کریں اگر اپنے شافعی کا مسلک کی تبلیغ کی تو اس سے کشمیر کے عوام میں تفرقہ پیدا ہو جائے گا۔ یہاں کے عوام جو حال ہی میں مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ خیال کریں گے کہ اسلام میں بھی فرقہ بندی ہے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ مسلمانانِ کشمیر میں اختلافات نمودار نہ ہو جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب حضرت امیرؒ مراقبہ سے بیدار ہوئے تو سارے حالات و واقعات اپنے ہمراہیوں کو سنایا۔ اور حسب ارشاد حضرت بلبل شاہ صاحبؒ امام اعظم ابو حنیفہ کی راہ کو تسلیم کر لیا۔ اور اپنے سات سو سیدوں کے ساتھ حضرت بلبل شاہ صاحبؒ کے ارشادات پر عمل پیرا ہوئے۔

حاجی میر عبدالغنی

شاہ کدل سرینگر

شرف الدین حضرت سید عبدالرحمٰن بلبل شاہ قلندرؒ کے حق میں نذرانۂ عقیدت از طرف سعید احمد فرزندِ ارجمند حاجی میر عبدالغنی شاہ کدل سرینگر پیشِ خدمت ہے۔

میرا امیر شاہ و قلندر رہے ۔ مجھے غم کیا ہو گا اس زندگانی سے
مدد کو علی وہ شیر خدا ہے ۔ ہر غم و ستم میں راحت انہی سے

منقبت شریف حضرت شرف الدین

سیّد عبد الرحمٰن بُلبُل شاہ صاحبؒ

حاجی میر عبد الغنی شاہ کدل سرینگر

عارفن تہٕ عاشقن معرفت مُل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

اللہ اللہ جلوٕ شاہِ رُسل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

ارشاد سپد کھ وأتی جل جل — دینگ اعلان کرو کھ مکمل

کشمیر مشرف سپن بالکل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

مرحبا عاشقو چھہ جمالِ گُل — دین گورو شن، قل کیاہ گل

گاہ اوس تراوان سیدِ کُل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

یودی سپدی فیض حاصل — سپد کھ محروم تہٕ بیہ واصل

اکھ گلاب روس مشکِ سنبل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

فیض چون جاری بے مثال — اکھ شمع روس کیاہ خط و خال

دیدار ڈیشتھ پھولان گُل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

لولہ سان تس دنان سیّد بُلبُل — زخمن مرہم، تس چھہ بالکل

پھولہٕ تس باغ دِل مثلِ سنبل — پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

روی چون ڈیشتھ غیبس خیال — کیاہ ستاد چھہ نا بو نورِ جمال

دمہٕ دمہٕ حل کران مشکلن کُل

پایہِ بوڈ حضرت سیّد بُلبُلؒ

منقبت شریف

خواجہ بزرگ سیّد بہاؤالدین نقشبندؒ بخارا

اے شہے نقشبند شاہِ عرفان
پایہ بوڈ اولیاؤ چھک ژٕ شوبان
گنجِ اسرار چون ذاتِ نورٗان
خالقن دیتو نے فیضِ عرفان
یس آسی ژٕ ہیٚو دِلشِکستہ بان
کر کیاہ تس غم پریشان
بوٗجھِس ژٕ یے نِش کرم ژھانڈان
ست چھُم چانی آس لاران
رحمتک قلمٕ تل یک آن
ڈیڈہ تل مرید چھس عرض کران
یئرِ پترِ ژٕ ونُت چھُم میٚہ دامان
فِدا عبدالغنی چھُوی از دل و جان

حقہِ سندِ محبوبہ چھکھ آغہ سونٔوی

عاصیؔ پیر حیدر صاحب، اسلام آباد کشیر

در مدح حضرت محبوب العالم شیخ مخدوم حمزہ کشمیریؒ

حقہِ سندٕ محبوبہ چھکھ آغہِ سونوی
از بوز سونوی دنہِ ہے جان

فِداکرِ ہوے یہ قبیلہِ کرانوی
از بوز سونوی دنہِ ہے جان

شاہہِ بوڈ ذاتن بھانہ رُت زانوی
محبوب العالم چھکھ شوبان

عرشِ اعظم چھوی اسیر گاہ چونوی
از بوز سونوی دنہِ ہے جان

آفتابہ رویو دیتہ درشانوی!
مشتاقن ووتو برلب جان

بے کس کوٚت کال ردنہِ پرارانوی
از بوز سونوی دنہِ ہے جان

ڈیڈٕ تل چانہِ چھس بہ غلام اکھ چونوی
ہانکل چانی چھم فضلِ یزدان

سرمایۂ حیات

آغس غلام شوبہ وارٕ را چھونوی
از بوز سونوی ونڈٕ ہے جان

چینڈٕ چھُن مسکین گرٕ ٹھنہٕ منڈٕ چھانوی
دُشمن ہے چھُم پامہٕ دوان

از گرٕ تھٕ خاکس سُون کرانوی
از بوز سونوی ونڈٕ ہے جان

کعبہٕ تانی آستان چھُو چانوی
صفا تہٕ مروہ کوہ ماران

عاشقو آب گیر زمہ زمہ زانوی
از بوز سونوی وندہ ہے جان

وصلک شراب ہتہٕ باگرانوی
مشتاقن دیوہ ژلہٕ ارمان

سائل داماہ گرٕ تھٕ چادانوی
از بوز سونوی وندہ ہے جان،

دریادس منز چھُس ایرٕ دانوی
چیرٕ یا کھٕ رٹُمی چون دامان

ایرٕ دہ ن از گرٕ تھٕ لوٗ ٹھ کھانوی
از بوز سونوی وندہ ہے جان

از گرٕ تھٕ عرضین گوشس تھادانوی
مرضس ساہ نین بنہٕ درمان

ازگرٛتھ عرضین کنٛڈ متھرالوی
ازبوز سولوی وندٕ ہے جان

عاصی نارٕتہٕ گرٛتھ راچھانوی
محشرس منٛز یئلہٕ آسہٕ حیران

یار بھاے ہیتھ گرٛتھ تار تارلوی
ازبوز سولوی وندٕ ہے جان

یا نبی ژٕ یئتے درودٕ ہسم تسلیم
ازخدا دمبدم بصدِ تکریم

اِس نعت شریف کو "گلشن نعت" نامی کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن نعت کے تخلیق کار کا نام تبدیل کر کے کسی عبدالسلام کابلی کر دیا گیا ہے جو کہ سراسر بددیانتی ہے اور اِس طرح عاصیؔ کا اسمِ گرامی معدوم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حاجی میر عبدالغنی۔ شاہ کدل سرینگر

۳۰؍نومبر ۱۹۹۰ء

منقبت شریف حضرت سلطان العارفین

٭ حاجی میر عبد الغنی ۔ شاہ کدل

محبوب العالم میانہ سلطانے
ریخ و غم کاسم بوز تم زار

نظراہ تراو تم پھیو لہ گلزارے
دوہ دمتس جگرس پھیرِ شیہچار

روی چون خورشید ماہ تابانے
فیض رحمانک نور مینار

جایے چانی تھر زس کیا چھہ شویانے
ملکِ کشمیر تژی حصن مختار

سلطانہ میانیو کیاہ چون شانے
روضہِ منز نیران مشکن دار

ذاتن کورنک ازلہ مقبولے
ﷲ ہا وتم نورِ رخہ سار

ہنزِ نا جلو چانہ دربارے
چشمہ لوسم کران انتظار

کوہ ماراتس نور تابانے
جان و دل پادن کرہے نثار

کن تھاو زارہ پارِ گرزہ ہترِ بوزانے
ڈیڈہ تل آسے لولہ بیمار

فیض چھوی حاصل عالیشانے
فیض باگراونک توہی اختیار

ردِ ٹمت چونوی چھم دامانے
الھتہ رتھ کرزم چھس بہ لاچار

مختصر عبد الغنیس رو زمہربانے
چانہ دربارک چھس امیدوار

فریاد کران تراس دربارے
دربار چانک چھس خاکسار

حاجی میر عبدالغنی

منقبت شریف

محبوبِ العالم شیخ حمزہؒ

محبوب عالم پیر پرہیزگار ژٕ چھکھ ۔ اولیائے سربلند کردار ژٕ چھکھ
نائب احمدِ مختارؐ ژٕ درکشیر ۔ برمریدان سائے کردگار ژٕ چھکھ
پیردی دینِ محمدؐ در طریقت اویسیؓ ۔ بحرِ عرفانکوی باللہ اسرار ژٕ چھکھ
معنوی فرزندِ مصطفےٰؐ شاہِ عرب ۔ مشہور درہ گام وشہار ژٕ چھکھ
فیض بخشنس اندر ژٕ چھکھ مشہور ۔ رہنمایے پیرِ تاجدار ژٕ چھکھ
در شہرتا تہٕ عظمت چھکھ تابان ۔ در صورت و سیرتِ شاندار ژٕ چھکھ
در بحر ملکِ کشیر سید کھ پیدا ۔ کشف و کمالک پیر نامدار ژٕ چھکھ
از شرِ دشمناں میہ تھاؤ زہم محفوظ ۔ رحمتک سائیہ از پروردگار ژٕ چھکھ

نامِ پاکِ تو راحت برمریدان ۔ محشرس منز سائے شہبار ژٕ چھکھ
خستہ چھس بخشتم میہ داؤ بن دَدا ۔ بادشاہ جود و کرم سرکار ژٕ چھکھ
از عشق و محبت ورِد زبان چون ناوٗ ۔ طبیب خستہ دِلن ہند قرار ژٕ چھکھ
شاہِ سلطانس منقبت ہتھ آمت ڈاکی ۔ در دفع کر غم پیرِ غمگسار ژٕ چھکھ

شاہنشاہا اکھ نظر کر عبدالغنیس
فیض دِہ فیضکوی دربار ژٕ چھکھ



بدربارِ عرش وقار رسولِ حبیب ضیاءِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

نگاہِ رحم ہو مسلم کے استغاثہ پر
ہے قوم مضطرب و زار یا رسول اللہؐ
فلاحِ اُمتِ بیکس پہ ہوجیے مائل!
حبیبِ ایزدِ غفار یا رسول اللہؐ
دعائے نُصرتِ اسلام کیجیے حق سے
سکوں کے ہم ہیں طلب گار یا رسول اللہؐ

دستِ بدعا — حاجی میر عبدالغنی

رحمٰن صاحب ڈار

رحمٰن صاحب ڈار مشہور و معروف شاعر، اہلِ حال، دقال، روشن دل، سچے ضمیر اور صاحبِ کمال بزرگ تھے۔ سری نگر کے محلہ دانامزار، متصل چھوٹی نور باغ (صفاکدل) میں سکونت پذیر تھے۔ اسی علاقہ (دانامزار) کے مسجد کے احاطے میں آخری آرام گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو سکون اور اطمینان بخشے۔ ڈار صاحب کی سلام آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

چھُس بہ چھون غلامِ داغدارے   سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

گوڈٕ سوز ذاتن نوٗرِ محمدؐ   دپن گو روشن دین دارے

سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

دمہِ دمہِ چھُس بہ چھون تعریف خان   زار میانی بوز کھنا زارِ پارے

سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

ذاتن ژ ے نش سوز جبرئیل   سارٕ کرٕنہٕ نیر کھنا شاہ سوارے

سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

حضرت سوٗتنے کھوت لامکان   ڈٲلی چھنے نٲلی منشر ترنہ ہِ پیارے

سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

اَولیہِ آسمانہِ بیٹھہِ چھون راج   نوٗیِ مہِ آسمانہٕ چھکھ برقرارے

سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

ہر ذرہ چھُس یِوان چانہِ ڈیدِ تل   کرتہِ دیدار رحمان ڈارے

سلام بوز عرشہِ کے تاجدارے

حرفِ آخر

"سرمایۂ حیات"

حاجی میر عبدالغنی صاحب کی نعتوں، مناجات اور مناقب کا مجموعہ ہے ——— اس مجموعہ میں کئی نامور اور برگزیدہ شعرا کا بھی کلام ہے۔ اس میں حاجی صاحب نے جس محنت سے کام کیا ہے۔ وہ ناقابلِ بیان ہے اس لحاظ سے بھی حاجی صاحب کا یہ مجموعۂ کلام واقعی 'سرمایۂ حیات' ہے۔

محمد صدیق

راہ بابا صاحب، سری نگر